رجسٹرڈ نمبر اے ۳۲۲۳

علمی ادبی سیاسی اقتصادی اور اصلاحی

ماہنامہ

قائد

مراد آباد یو۔ پی

مدیر مسئول

سید اختر اسلام قاسمی

مدیر انتظامی

(مولوی حکیم) انظار احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ القائد		"جریدہ خجستہ بنیاد"
۱۳۵۷ھ		۱۳۵۷ھ
شرح چندہ		ممالک غیر سے
سالانہ عمدہ کاغذ - ۱۲؍	ماہنامہ قائد مرادآباد	سالانہ
ششماہی - عہ		عمدہ کاغذ
سالانہ معمولی کاغذ عہ	ترسیل زر کا پتہ	چار (۴) شلنگ
ششماہی ۱۲؍	(مولانا حکیم انتظار احمد صاحب مدیر استفا فی محلہ فیل خانہ مرادآباد)	معمولی کاغذ ۳ شلنگ

نمبر ۵	بابتہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ	جلد

۷۸۶

فخر قوم عالیجناب آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر اوقاف

ورسل ورسائل کی رائے عالی

مجھے مسرت ہے کہ شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی زیر سرپرستی اور جناب مولانا عبد الحق صاحب مدنی اور جناب مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کی زیر نگرانی مرادآباد سے ایک ماہوار رسالہ "قائد" جاری کیا گیا ہے نگراں اور ارکین تحریر وہ حضرات ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے جماعت علماء میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں اور علوم مذہبی کی مہارت کیساتھ سیاسیات میں بھی بہترین بصیرت حاصل کئے ہوئے ہیں، رسالہ مذہب اور سیاست کے متعلق اعلیٰ افکار اور ترقی پسند مضامین کا بہترین مجموعہ ہے - مزید دلچسپی کیلئے ادبیات، سیاسی روزنامچہ، اصلاحی افسانے اور مکالمے بھی ہوتے ہیں توقع ہے کہ علم دوست حضرات رسالہ کی پوری پوری قدر فرمائیں گے اور یقین ہے کہ رسالہ بہت جلد عام مقبولیت حاصل کریگا - (محمد ابراہیم عفی عنہ)

فہرست مضامین قائد نمبر ۵ جلد ۱ بابتہ ماہ جمادی الثانیہ [illegible]

قواعد و ضوابط رسالہ

(۱) رسالہ کا نیا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور قمری ماہ کی ۱ تاریخ تک رسالہ تیار ہوتا ہے ۱۰ کو ڈاکخانہ میں پہنچا دیا جاتا ہے

(۲) اندرون ہند قمری ماہ کی ۱۵ تک رسالہ نہ پہنچے یا غلطی سے قسم اول کی بجائے قسم دوم پہنچ جائے تو فوراً مطلع فرمایا جائے -

(۳) قمری ماہ کی ۲۵ تاریخ کے بعد رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ہوگی تو رسالہ قیمت سے بھیجا جائے گا -

(۴) سالانہ چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیے اس سے سلسلہ والے کو [illegible] کی کفایت [illegible] بھیجنے والوں کو سہولت رہتی ہے

(۵) [illegible] نمبر خریداری [illegible] دو کا پتہ کافی نہ ہو [illegible] پتہ ضروری ہو تو اس سے بھی مطلع فرمایا جاوے

(۶) خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضروری ہے

(۷) جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۸) مہذب اشتہارات شائع کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ [illegible] فی صفحہ ایک مرتبہ اور [illegible] نصف صفحہ ایک مرتبہ کے حساب سے اجرت پیشگی ادا فرمائی جاوے -

(۹) صرف وہی مضامین شائع کئے جائیں گے جو مستقل عنوانات کے ماتحت ہوں، شائستہ مہذب اور مستند ہوں مسلک کے مخالف مضامین پر سنجیدہ تبصرہ بھی کیا جائیگا -

(۱۰) نمونہ کا پرچہ مفت روانہ ہوتا ہے

(۱۱) ترسیل زر بنام مولانا حکیم انتظار احمد صاحب (مراد آباد) ہونا چاہیے

عرض اوّلین

صرف تین پیسے اور تھوڑا سا وقت

والا مرتبت - کرمفرمایان رسالہ - دامت الطافکم -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عنایت فرما کر کم از کم دس احباب کے پتے (جو علم دوست حضرات ہوں اور جنکی خدمت میں رسالہ بطور نمونہ بھیجا جائے تو کامیابی کی غالب توقع ہو) ایک کارڈ پر تحریر فرما کر ارسال فرما دیجئے، عین نوازش ہوگی اور جن بلند مقاصد کیلئے رسالہ جاری کیا گیا ہے اُن کے پیش نظر توقع ہے کہ جناب کی یہ توجہ عند اللہ ماجور ہوگی -

اور اگر

جناب والا رسالہ کے تین خریدار بھی بنا دیں تو نوازش پر نوازش اور احسان پر احسان ہوگا -

(۲)

عنایت فرما کر ہر ایک خط و کتابت کے وقت پتہ صاف تحریر فرمایا جاوے -

(۳)

وی پی طلب کرنے میں آپکو چار آنہ زیادہ خرچ کرنے پڑیں گے، آپ رسالہ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیجئے -

(۴)

رسالہ کے پہلے نمبر ختم ہوگئے ہیں سردست اُن کے ارسال کرنے سے معذوری ہے، البتہ مسلسل مضامین انشاء اللہ جلد ہی کتابی شکل میں تیار کئے جائیں گے اسوقت یا تو باقی ماندہ اوراق بھیجدیئے جائیں گے اور نئے حضرات کیلئے قیمت میں غیر معمولی رعایت رکھی جائے گی -

نیازمند:- محمد میاں عفی عنہ

شذرات

"فیڈریشن اور ہندوستان"

ہندوستان کی مسلسل وان تھک جدوجہد کا نتیجہ ایک آئین کی شکل میں نمودار ہوا، جو ظاہری نظر میں نہایت ہی دلفریب اور ہندوستان کی فطری خواہشات ومطالبات کو پورا کرنیوالا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ذرا تعمق نظر سے کام لیا جائے تو یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ اس آئین کے سیمیں پردے میں ہندوستان کی غلامی کو اور زیادہ مضبوط اور آہنی سلاسل سے جکڑنے کی کوشش کیگئی ہے تاکہ برطانیہ ہندوستان پر حاوی ہونے کے بعد بین الاقوامی پیچیدگیوں کو سلجھا سکے۔

آئین کی حقیقت | جدید انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) صوبہ جاتی خودمختاری (۲) وفاق یا مرکزی خودمختاری۔ لیکن اس خودمختاری کی حقیقت بس اتنی ہی ہے کہ ایکطرف تو ہندوستان کو ناقص و ناکارہ اختیارات دیکر خوش کرنیکی کوشش کیگئی ہے دوسری طرف گورنروں اور گورنر جنرل کے اختیاراتِ خصوصی کو جو قدیم انڈیا ایکٹ کی رو سے ذرا کمزور حیثیت میں تھے آئینی شکل دیکر اپنے مفاد کا تحفظ کر لیا گیا اور گورنر اور وائسرائے کو اختیار دیا گیا کہ ہندوستانیوں کے ہر اس مسودۂ قانون کو بلا تامل منسوخ کر سکتے ہیں جسکی وجہ سے انگلستان کے مفاد کو صدمہ پہنچتا ہو یا اندیشہ ہو۔

قانون کے دونوں جزوں میں فرق

صوبجاتی خودمختاری | جہاں تک گورنروں اور وائسرائے کے غیر محدود اختیارات کا تعلق ہے وہ تو دونوں میں یکساں پایا جاتا ہے، لیکن اگر گورنر اپنے جا و بیجا اختیاراتِ خصوصی کا استعمال نہ کریں تو صوبہ جاتی خودمختاری سے اہلِ ملک کو ایک گونہ فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے مثلاً اصلاحِ دیہات تعلیم کو فروغ دینا شراب نوشی کو بند کرنا، حفظانِ صحت کا انتظام کرنا نیز ملک میں انقلابی اسپرٹ کو فروغ دینا جو کانگریس کے

پروگرام کا اہم ترین جز ہیں انکو کانگریس صوبجاتی نظم و نسق پر قابض ہونیکے بعد ہی اچھی طرح انجام دے سکتی ہے نیز حکومت ہند کے موجودہ قانون کو منسوخ کرانا۔ (۲) نمائندہ اسمبلی کا انعقاد (۳) فیڈریشن کا خاتمہ کرانا یہ ایسے بڑے بڑے مسائل ہیں جنمیں صوبہ جاتی حکومتوں پر کانگریس کا قابض ہونا یقیناً مفید ہوگا۔ اِن ہی مفاد کے پیش نظر کانگریس نے صوبہ جاتی حکومتوں پر قبضہ مفید سمجھا۔

فیڈرل آئین اس وفاق کے دو ایوان ہیں ایک کونسل آف اسٹیٹ دوسرے فیڈرل اسمبلی، وفاق برطانوی ہند کے صوبہ جات اور دیسی ریاستوں پر مشتمل ہوگا۔ کونسل آف اسٹیٹ میں برطانوی ہند کے ۱۵۶ نمائندے اور دیسی ریاستوں کے زیادہ سے زیادہ ۱۰۴ ہونگے۔

فیڈرل اسمبلی میں برطانوی ہند کو حق نمائندگی ۲۵۰ اور دیسی ریاستوں کو ۱۲۵ دی گئی ہے اگرچہ فیڈریشن فی نفسہ کوئی بری چیز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسے مرکزی ادارے کا نام ہے جسکی طرف صوبجاتی اسمبلیاں اپنی حکومت کے نظم و نسق میں ہدایات حاصل کرنے کے لئے محتاج ہیں۔ نیز صوبوں کے نظام میں یکجہتی پیدا کرنے کیلئے بھی ایک مرکز کی ضرورت ہے۔

لیکن موجودہ فیڈریشن نہ صرف ناکارہ ہی ہے بلکہ یہ تو ایک غلامی کا نیا پٹہ ہے جو برطانوی آقاؤں کیطرف سے ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو اور مضبوط کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے یوں تو اسکی ہر ہر دفعہ غلامی کی توثیق و تثبیت کر رہی ہے لیکن ہم ذیل میں وہ دفعات بیان کرتے ہیں جن کے نقصانات بدیہی ہیں۔

(۱) مرکز کیلئے نمائندوں کا انتخاب صوبجاتی اسمبلیاں کرینگی۔

(۲) اس ایوان میں ۱۲۵ ریاستوں کے نمائندے ہوں گے جنکو ہر ریاست کا فرمانروا اپنی مرضی کے مطابق نامزد کریگا (جنکا کام بجز اپنے فرمانرواؤں اور برطانوی آقاؤں کے اشاروں پر رقص کرنیکے اور کچھ نہ ہوگا۔)

غور طلب حقیقتیں اس آئین کی رو سے ایک تو فیڈرل اسمبلی کا (جسمیں عوام کی نمائندگی ہوگی) طریق انتخاب عوام کے ہاتھوں سے نکالکر صوبوں کی اسمبلیوں کو تفویض کر دیا گیا ہے جو جمہوریت کے اصول کے

سراسر منافی ہے۔ دوسرے ریاستی نمائندگی کو اتنی اہمیت دیگئی ہے کہ برطانوی ہند کے قریب ہی پہنچا دیا گیا ہے اسکا مقصد بجز اس کے کچھ اور نہیں معلوم ہوتا کہ کانگریس نمائندگی فیڈرل اسمبلی میں نہ ہونے پاوے، کیونکہ کانگریس کا عوام سے جو براہ راست تعلق ہے اُسکا تقاضا ہے کہ اگر انتخاب کا وہی اصلی دستور یعنی دارالعوام کا بلا واسطہ چناؤ باقی رکھا جاتا ہے تو یقیناً کانگریس اپنی ہردلعزیزی ایثار و قربانی کیوجہ سے ان صوبوں میں بھی کامیاب ہوگی جو کانگریس کے اقتدار سے باہر ہیں چنانچہ ایوان میں بھی کانگریس کی یقیناً اکثریت ہوگی جسکا نتیجہ برطانوی سامراج کی شکست اور ہندوستان کے غریب اور فاقہ مست طبقہ کی فتح ہوگا۔ چنانچہ برطانیہ نے ایک ایسا نرالا دستور نکالا کہ اُدھر تو ریاستی نمایندگی بڑھادی اِدھر حقِ انتخاب مخصوص افراد کو دیا گیا تاکہ دیسی ریاستوں کے نمائندوں کیساتھ برطانوی ہند کے زمیندار اور سرمایہ دار نمائندے جو دوسرے صوبوں سے یقیناً کچھ نہ کچھ ضرور منتخب ہونگے ملاکر ایوان میں سامراجی قوت کی اکثریت ہوجاوے اور قوم پرور عنصر کی ہر وہ آواز جو ہندوستان کی مفلسی اور فاقہ مستی کو دور کرنے کیلئے اُٹھائی جائے، اقلیت میں رہجانے کے باعث نقار خانہ میں طوطی کی آواز سے زیادہ وقعت نہ رکھ سکے۔

فیڈریشن کے نفاذ میں برطانیہ کی کوشش

جب سے کانگریس نے جدید آئین کی رُو سے نظم ونسق کی عنان اپنے ہاتھ میں لی ہے برطانیہ کی جانب سے مسلسل یہ کوشش رہی ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو فیڈریشن کا ہولناک قلادہ ہندوستان کے گلے میں ڈالدیا جائے اور ہندوستان کو ایک ایسی لعنت میں گرفتار کردیا جائے جس سے چھٹکارہ ممکن نہ ہو۔

اس سلسلہ میں مدبرین برطانیہ فیڈریشن کی تعریف کے پُل باندھ رہے ہیں کہ فیڈریشن ہندوستان کیلئے ایک نایاب تحفہ ہے جو برطانیہ عظمیٰ کیطرف سے ہندوستان کو پیش کیا جارہا ہے۔ اسکے ذریعہ سے ہندوستان میں باہم اتفاق و اتحاد کی ایک زبردست اسپرٹ پیدا ہوجائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ لارڈ زیٹلینڈ اور پارلیمنٹ کے ممبران کی جانب سے ہندوستان کی انتظامی اور سیاسی قابلیتوں کا بھی اعتراف ہو رہا ہے۔ لارڈ لوتھین جو حال ہی میں ہندوستان آئے تھے ملک کے

واسطے اس آئین کو قابلِ قبول بنانے کا مشورہ دے رہے ہیں غرضکہ اسوقت برطانیہ کی تمام قوت فیڈریشن کے لئے صرف ہو رہی ہے اسلئے کہ یوروپ جن بین الاقوامی پیچیدگیوں کا گہوارہ بنا ہوا ہے اسکا اقتضاء یورپ کی بربادی ہے جس سے برطانیہ ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتی اور ہندوستانی رعایا میں بھی کیونکہ برطانیہ کے خلاف جذبہ منافرت روز بروز بڑھتا جا رہا ہے جسکے باعث برطانیہ یہ ضرورت محسوس کرتی ہے کہ یوروپ اور ہندوستان میں سے ایک کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی فکر کرے چنانچہ بقول لارڈ کرزن "ہندوستان ہماری سلطنت کی اصل چول ہے، اگر ہماری سلطنت کے ممالکِ محروسہ میں سے کوئی ملک ہماری سلطنت سے علیحدہ ہو جائے تو ہماری سلطنت اسکے باوجود قائم رہیگی لیکن اگر ہم نے ہندوستان کو کھو دیا تو پھر ہماری شاہنشاہیت کا گویا آفتاب غروب ہو جائیگا"۔

اسلئے برطانیہ چاہتی ہے کہ ہندوستان پر اپنے قبضہ کو اور سخت کرے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ برطانیہ کانگریس کی بڑھتی ہوئی طاقت فنا کر دے تاکہ برطانیہ کا آفتاب غروب نہ ہونے پاوے۔

فیڈریشن کے بارہ میں کانگریس کی پالیسی

کانگریس جو عوام کی نمائندہ جماعت ہے بارہا نہایت صفائی سے اپنی پالیسی کا اعلان کر چکی ہے کہ برطانیہ کی فیڈرل اسکیم کسی حال میں بھی ہندوستان کے حق میں قابلِ قبول نہیں ہو سکتی، ہندوستان کسی ایسے آئین کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا جو ہندوستان پر برطانوی سامراجی پنجوں کو مضبوط کرتا ہو اس پالیسی کا اعلان کانگریس کے ذمہ دار افراد بلکہ روحِ رواں مولانا ابوالکلام آزاد، اور پنڈت جواہر لال نہرو اور ہمارے موجودہ صدر مسٹر سوبھاش بابو کی زبانی بارہا پبلک جلسوں میں ہو چکا ہے کہ ہندوستان کسی حال میں بھی فیڈریشن قبول نہیں کر سکتا، اور اگر موجودہ اسکیم کو برطانیہ نے ہندوستان کے سر زبردستی تھوپنا چاہا تو ہندوستان ایک زبردست اور فیصلہ کن ایجی ٹیشن شروع کر دیگا۔ جسکا مقابلہ برطانیہ کیلئے دشوار ہوگا لیکن برطانیہ اسکے باوجود بھی ہندوستان سے بہت کچھ فیڈریشن کے بارہ میں توقعات رکھتی ہے، غالباً برطانیہ کو یہ غلط فہمی ہے کہ صوبجاتی خودمختاری کی طرح فیڈریشن بھی کانگریس قبول کرلے گی لیکن برطانیہ کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ آئین کے ان دونوں ٹکڑوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ صوبجاتی خودمختاری ایک حد تک ہندوستان کیلئے مفید ہے، اور

فیڈریشن تو سراسر غلامی کا زبردست جال ہے اور اسمیں کہیں بھی ہندوستان کے استقلال کا وجود نظر نہیں آتا۔ لہذا کانگریس فیڈریشن کو کیسے قبول کر سکتی ہے۔

(اختر اسلام)

تبصرہ

"الادب" کانپور تقریباً ۹ ماہ سے نہایت شاندار طریق پر وقت کی پابندی کیساتھ شائع ہو رہا ہے الادب بھی اُن رسائل میں سے ہے جنکا مقصد وحید مسلمان اور دین قدیم کی خدمت اور اردو ادب کی نشر و اشاعت ہے، رسالہ میں بلند پایہ مضامین اور ملک کے مایۂ ناز شعراء کے کلام ہوتے ہیں قیمت کے اعتبار سے نہایت ارزاں یعنی (ایک روپیہ) عہ رسالہ ۲۰×۳۰ صفحات ۳۲، اُمید ہے کہ ادبی اور علمی ذوق رکھنے والا طبقہ رسالہ کا خاطر خواہ خیر مقدم کریگا۔

رحلت جانگداز

"چراغِ تمنا گل ہوگیا"

۳۰ جمادی الاولیٰ ۵۵ھ - ۱۹ جولائی ۳۶ء بروز شنبہ بوقت ۵ بجے شام فدائے قوم آغا محمد یعقوب صاحب (نبیرۂ جناب مولوی تمنا صاحب مراد آبادی) نے رحلت فرمائی۔ آغا صاحب بہترین قومی کارکن اور مسلمانوں کے مخلص خادم تھے آپکا دل ترقی ملت کے بے پناہ جذبات کا بیت معمور تھا جسمیں شوق شہادت کی تمنا ہمیشہ روشن رہا کرتی تھی۔ آغا مرحوم کی اسی جذبہ نے وقت اور صحت قوت اور شباب کا بیشتر حصہ ملی اور ملکی خدمات پر قربان کردیا آغا صاحب مرحوم نے کل ۴۰ سال کی عمر میں تقریباً ۱۴ سال قومی خدمات میں صرف کئے جسمیں قید و بند کی مصائب بھی برداشت کرنی پڑیں ۳۱ء کی جیل کے بعد سے آپکی صحت بحال نہیں ہوئی اور تین سال سے جا بجا دنبل نکلتے رہے یہی مرض زیادتی ضعف اور آخر کار وفات کا باعث بنگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مخلصانہ ہمدردی کا جذبہ آغا مرحوم کی فطرت ثانیہ تھا ان ہی اوصاف نے آغا صاحب کو نہ صرف جمعیۃ العلماء بلکہ تمام قومی اداروں اور تمام باشندگان مراد آباد کا محبوب بنادیا تھا۔ اخلاق کی برتری بلندیٔ حوصلہ، مجلسی آداب، تہذیب، ایثار اور ہمدردی میں آغا صاحب کی نظیر سے مراد آباد یکسر خالی ہوگیا جامع مسجد مدرسہ شاہی مراد آباد میں متعدد بار قرآن شریف ختم کراکر ایصال ثواب کیا گیا، ادارہ قائد کیطرف سے جملہ ناظرین رسالہ سے درخواست ہے کہ وہ کم از کم ایک پارہ کی تلاوت کا ثواب مرحوم کی روح کو ضرور ہدیہ کریں کسی قوم کے جانباز ہونہار کی خدمات کا شکریہ یہی ہوسکتا ہے اور یہی شکریہ سب سے بہتر ہے (ادارہ قائد)

تعلیمات فرقان
صفات الٰہیہ

تیسری صفت علم!

(از حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مرادآباد)

(بقیہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۱ ربیع الثانی سے آگے)

ان ربک هو الخلاق العلیم (ع ۶ پ ۱۴ سورہ حجر)	تیرا پروردگار ہی ہے پیدا کرنیوالا، صاحب علم[1]
واللہ بکل شیٔ علیم (سورۂ نور)	اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔
واللہ واسع علیم (آل عمران ع ۴)	خدا فراخ نعمت دانا ہے (شاہ ولی اللہ)
ان اللہ علیم بذات الصدور (آل عمران ع ۱۲)	اللہ کو معلوم ہے دلوں کی بات۔
ربک یعلم ما تکن صدورهم و	تیرا رب جانتا ہے جو چھپ رہا ہے اُن کے سینوں
ما یعلنون۔ (ج ۲۰ ع ۷۔ سورۂ قصص)	میں اور جسکو وہ آشکارا کرتے ہیں۔
یعلم ما یلج فی الارض و ما یخرج منها	جانتا ہے جو بیٹھتا ہے زمین میں اور جو نکلتا ہی اس سے
و ما ینزل من السماء و ما یعرج	اور جو اترتا ہے آسمان سے اور جو چڑھتا ہے اس میں
فیها و هو الرحیم الغفور (ج ۲۲ ع ۱ سورۂ سبا)	وہی ہے رحم والا آمرزگار۔
اللہ یعلم ما تحمل کل انثی و ما تغیض	اللہ جانتا ہے جو پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ اور
الارحام و ما تزداد۔ و کل شیٔ عنده	جسکو سکوڑتے ہیں پیٹ اور جسکو بڑھاتے ہیں اور
بمقدار عالم الغیب والشهادة الکبیر	ہر چیز کا ہے اسکے پاس انداز، جاننے والا چھپے
المتعال سواء منکم من اسر القول	اور کھلے کا سب سے بڑا بلند مرتبہ برابر ہے تم میں جو چپکے
و من جهر به و من هو مستخف باللیل	بات کہے اور جو کہے پکار کر اور جو چھپ رہا ہو رات میں
و سارب بالنهار	اور گلیوں میں پھرتا ہے دن کو

[1] احتیاطاً اسی میں خیال کیا گیا کہ ترجمہ میں وہی الفاظ لائے جائیں جو حضرت شاہ عبدالقادر صاحب یا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اختیار کئے ہیں۔

له معقبات من بين يديه و من خلفه يحفظونه من امر الله (ع ۲ سورۂ رعد)	اسکے پہرے والے ہیں بندہ کے آگے اور پیچھے اسکو بچاتے ہیں اللہ کے حکم سے ۔
يعلم سركم وجهركم ويعلم ما تكسبون - (ع ۱ سورۂ انعام)	جانتا ہے تمہارا چھپا اور کھلا اور جانتا ہے جو کچھ کماتے ہو ۔
الا حين يستغشون ثيابهم يعلم ما يسرون وما يعلنون - انه عليم بذات الصدور -	یاد رکھو! جب تک اوڑھتے ہیں اپنے کپڑوں کو وہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں ۔ وہ جاننے والا ہے دلوں کی بات ۔
وما من دابة في الارض الا على الله رزقها ويعلم مستقرها ومستودعها كل في كتاب مبين - (جلد ۱۱ ع ۱ سورۂ ہود)	کوئی نہیں پاؤں چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے اُسکی روزی اور جانتا ہے جہاں ٹھیرتا ہے[۱] اور جہاں سونپا جاتا ہے[۲] سب موجود ہے کھلی کتاب میں ۔
يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم اينما كنتم والله بما تعملون بصير - له ملك السموات والارض والى الله ترجع الامور يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل وهو عليم بذات الصدور (جلد ۲۷ - رکوع ۱ - سورۂ حدید)	جانتا ہے جو پیٹھتا ہے زمین میں اور جو اُس سے نکلتا ہے اور جو اُترتا ہے آسمان سے اور جو اسمیں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو ۔ اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے اُسی کا ہے راج آسمانوں اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام ، داخل کرتا ہے رات کو دن میں ، اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور وہ جانتا ہے دلوں کی بات ۔

[۱] یعنی اپنے اختیار سے رہتا ہے جیسے گھر (فتح الرحمن) [۲] یعنی بلا اختیار رہتا ہو جیسے صلب یا رحم ۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب قدس سرہ اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں جہاں ٹھیرتا ہے یعنی بہشت اور دوزخ جہاں سونپا جاتا ہے یعنی قبر ۱۲

ترجمہ تفسیر ابن کثیر ــــــ پیوستہ گذشتہ سے ــــــ از حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب

نیز حدیث شریف میں جو بہت سی سندوں سے مروی ہے وارد ہوا ہے ۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ ط

(جس شخص سے کوئی ایسی چیز دریافت کی جائے جسکو وہ جانتا ہو ۔ اور وہ اسکو کسی خوف یا طمع کے باعث چھپائے) تو اسکو قیامت کے روز آگ کا لگام پہنایا جائیگا

ہاں ایک حدیث وہ بھی ہے جسکو ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسکے متعلق دو سندیں پیش کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی اتنی ہی آیتوں کی تفسیر فرمایا کرتے تھے جتنی کہ تفسیر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکو بتا دیا کرتے تھے مگر یہ حدیث ضعیف ہے ۔ اسکی سند میں ایک شخص ہے جعفر بن محمد جسکو امام بخاری اور حافظ ابو الفتح ازدی نے ضعیف قرار دیا ہے ۔

بہرحال مفسر ابن جریر نے اس حدیث کے متعلق کلام کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہ کا یہ بیان اُن آیات کے متعلق ہے جنکا مطلب اللہ تعالیٰ کے بتانے پر موقوف ہے چنانچہ خداوند عالم عزاسمہ حضرت جبرئیل امین کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان آیات کی تفسیر بتایا کرتے تھے ۔ اگر یہ حدیث صحیح مان لی جائے تو اسکا یہ مطلب صحیح ہے ۔

آیاتِ قرآن کی مختلف قسمیں | وجہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک کی کچھ آیتیں تو وہ ہیں جنکا علم خداوندِ عالم عزوجل نے اپنے لئے ہی مخصوص فرما لیا ہے ، کچھ وہ ہیں جنکی تفسیر مخصوص طور پر علماء راسخین جانتے ہیں ، کچھ وہ ہیں جنکا علم عرب کو لغت اور محاورہ کے پیش نظر حاصل ہو جاتا ہے ، اور کچھ آیتیں وہ ہیں جنکا علم حاصل کرنا مسلمان پر فرض ہے ۔ اُن سے جاہل رہنے کے متعلق کسی کا عذر بھی قبول نہیں ہو سکتا ۔

چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ تفسیر کی چار صورتیں ہیں ایک وہ کہ اُسکو عرب اپنے کلام اور محاورہ کے لحاظ سے جان لیتے ہیں ۔ ایک وہ تفسیر جس سے ناواقف رہنے میں کسی کا بھی کوئی عذر مسموع نہ ہوگا ۔ ایک وہ تفسیر جسکو صرف علماء ہی جانتے ہیں ۔ ایک وہ جسکو صرف خداوند عالم ہی جانتا ہے

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث ایک اور سند سے بھی منقول ہے مگر وہ سند ضعیف ہے اسکا مفہوم یہ ہے کہ قرآن پاک چار صورتوں پر نازل ہوا ہے ۔ ایک حلال اور حرام جسکا جاننا ہر شخص پر لازم ہے اور جس سے نادانی کے متعلق کسی کا عذر بھی مسموع نہ ہوگا ۔ ایک وہ تفسیر جسکو اہل عرب اپنے محاورہ اور لغت کے لحاظ سے کرتے ہیں ۔ اور تیسرے وہ تفسیر جسکو صرف علماء جانتے ہیں اور چوتھے جسکا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو بھی اُن کے علم کا دعویٰ کرے وہ کاذب ہے ۔

مقدمہ

جو کتب تفسیر کی ابتداء میں سورۂ فاتحہ سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے

(۱) مکی اور مدنی سورتیں (حضرت ابوبکر انباری بحوالہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ) سورۂ بقرہ ۔ آل عمران نساء ۔ مائدہ ، براءۃ ، رعد ، نحل ، حج ، نور ، احزاب ، محمد ، فتح ، حجرات ، رحمٰن ، حدید ، مجادلہ ، حشر ، ممتحنہ ، صف ، جمعہ ، منافقون ، تغابن ، طلاق اور یاایہاالنبی لم تحرم دسویں آیت کے شروع تک اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ ۔ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں ، باقی سورتیں مکہ معظمہ میں نازل ہوئیں ۔

(۲) آیاتِ قرآن کی تعداد چھ ہزار آیتوں سے کم کا قائل تو کوئی بھی نہیں ۔ البتہ زیادتی میں اختلاف ہے کچھ حضرات تو فرماتے ہیں کہ چھ ہزار ہی ہیں اسکے علاوہ کسی نے ۲۰۴ کسی نے ۲۱۴ کسی نے ۲۱۹ کسی نے ۲۲۵ کسی نے ۲۲۶ ، کسی نے ۶۲۳۲ کی زیادتی اور بیان کی ہے ۔ ان تمام اقوال کو ابو عمرو دانی نے کتاب البیان میں نقل کیا ہے ۔

(۳) کلماتِ قرآن فضل بن شاذان نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہ کلمات قرآن ۷۷۴۳۹ ہیں ۔

(۴) حروفِ قرآن عبد اللہ بن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے ۔ "ہم نے قرآن پاک کے حروف گنے ان کی تعداد تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو اسی ہے ۔

فضل بن عطاء بن یسار - تین لاکھ تیئس ہزار پندرہ

سلام ابو محمد الحمانی - حجاج بن یوسف نے، قرا، حفاظ اور قرآن شریف کے کاتبوں کو جمع کیا اور دریافت کیا کہ بتاؤ پورے قرآن شریف میں کتنے حروف ہیں چنانچہ ہم نے حروف شمار کئے اور سب نے متفقہ طور سے بیان دیا کہ کل حروف تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس ہیں -

حجاج بن یوسف - نصف قرآن کس حرف پر ہوتا ہے -

قرا اور حفاظ کرام - وَلْيَتَلَطَّفْ کی فاء پر جو سورۂ کہف میں ہے - اور پہلا ثلث قرآن سورۂ برأت کی سو آیت کے ختم پر - دوسرا ثلث سورۂ شعرا کی ایک سو آیت یا ایکسو ایک آیت پر اور تیسرا ثلث ختم قرآن پر -

(۱) قرآن پاک کا سُبع (حصہ اول یعنی پہلا ساتواں حصہ اسی قیاس پر دوسرا تیسرا) آہ منهم من آمن بہ ومنهم من صدّ کی دال پر -

(۲) سُبع دوم) سورۂ اعراف کی آیۃ اولئک حبطت کی تا پر

(۳) سُبع سوم - سورۂ رعد کی آیت اُکلہا کے دوسرے الف پر -

(۴) سُبع چہارم سورۂ حج کی آیت جعلنا منسکا کے الف پر

(۵) سُبع پنجم - سورۂ احزاب کی آیت - ما کان لمؤمنٍ ولا مؤمنةٍ کی تا پر جو وقف کی حالت میں ہاء ہو جاتی ہے -

(۶) سُبع ششم - سورۂ فتح کی آیت - الظانّین باللہ ظنّ السوء کے واؤ پر -

(۷) سُبع ہفتم - ختم قرآن -

سلام ابو محمد بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے چار ماہ صرف کرکے ان چیزوں کو معلوم کیا تھا -

قرنِ اول کا سب سے بڑا ظالم

علماء مورخین نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف ہر رات چوتھائی

۱؎ کسی بزرگ کا قول ہے کہ اگر تمام ظالموں کے ظلم کو ایک پلہ میں رکھ دیا جائے اور حجاج بن یوسف کے ظلم کو دوسرے پلہ میں تو مظالم حجاج کا پلہ جھکا رہیگا - مگر یہ مقولہ اس زمانہ کے ظالموں کے مقابلہ میں ہو، ورنہ ہمارے زمانہ میں (بقیہ حاشیہ …)

قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ پہلی شب میں سورۂ انعام کے ختم تک، دوسری شب میں سورۂ کہف کی آیت ولیتلطف کے فاتک تیسری شب میں سورۂ زمر کے آخر تک چوتھی شب میں قرآن پاک کے ختم تک۔

شیخ ابوعمر دانی نے اپنی کتاب البیان میں ان اعداد و شمار کے متعلق کچھ اختلافات بھی نقل کئے ہیں۔

قرآن پاک کے حزب و اجزاء آجکل تو مدارس وغیرہ میں قرآن پاک کے تیس پارے ہی مشہور ہو گئے ہیں اور ہم پہلے وہ حدیث بیان کر چکے ہیں جسمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قائم کردہ حصص بیان کئے گئے ہیں۔ وہ حدیث (جسکو مسند امام احمد، سنن ابو داؤد۔ ابن ماجہ وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے) یہ ہے کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت کیا کہ آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں قرآنِ پاک کا ورد کس طرح مقرر فرمایا تھا۔ صحابہ کرام نے جواب دیا تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ اور ایک حصہ مفصل کا ختم قرآن تک۔ یعنی پورے قرآنِ عزیز کے سات حصے کر لئے تھے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے، پہلے حصہ میں تین سورتیں، بقرہ، آل عمران، نساء۔ دوسرے میں پانچ سورتیں۔ یعنی مائدہ سے یونس تک، تیسرے میں سات سورتیں، یونس سے بنی اسرائیل تک، چوتھے میں نو سورتیں۔ بنی اسرائیل سے شعراء تک، پانچویں حصہ میں گیارہ سورتیں شعراء سے والصّٰفّٰت تک، چھٹے میں والصّٰفّٰت سے قاف تک تیرہ سورتیں، ساتویں میں سورۂ قاف سے آخر قرآن تک۔ ان سات حصوں کو سات منزلیں بھی کہتے ہیں اور عہدِ مبارک کے تذکرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقسیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کی گئی تھی۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳) نیز گذشتہ زمانوں میں بہت سے ایسے فرعون گذرے ہیں اور موجود ہیں کہ مظالم حجاج اُن کے مقابلہ میں گرد ہیں حجاج نے اگرچہ ہزاروں صحابہ کرام کو بیگناہ قتل کیا، یزید کا ظلم بھی اُسکے ظلم کے مقابلہ میں گرد ہو گیا، مگر تاہم اسکا ظلم افراد تک محدود تھا، مگر فراعنہ یورپ کا ظلم و ستم تو ساری ملتِ اسلامیہ کو برباد و مسخ کر رہا ہے، حجاج اگرچہ ظالم تھا مگر وہ عابد بھی تھا اسکا بھتیجا محمد بن قاسم تھا جسکو اُس نے ہندوستان بھیجا تھا اسلئے کہ کچھ مسلمانوں کو کراچی کے راجہ نے کشتی میں سے گرفتار کر لیا تھا جنکی امداد اور فریاد رسی حجاج اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا۔ اس نے محمد بن قاسم کو وصیت کی تھی کہ بلا تفریق مذہب و ملت، کمزوروں، عورتوں اور بچوں پر رحم کرے مفتوح رعایا کو دلداری اور عدل و انصاف کے ذریعہ سے مانوس کرے اور ہر وقت اسکی زبان اور اسکا دل ذکرِ الٰہی سے تر رہے محمد بن قاسم نے یہی کیا (دیکھو آئینۂ حقیقت نما مصنفہ مولانا اکبر شاہ خانصاحب مرحوم) کاش فراعنہ یورپ حجاج ہی ہو جائیں ۱۴م

۱۴م حجاج کے محاسن میں ایک یہ بھی ہے کہ اس نے علماء کی ایک جماعت مقرر کی جس نے نہایت احتیاط کے ساتھ قرآن شریف پر زیر زبر لگائے۔

حیات الانبیاء علیہم السلام اور تاریخ عالم

حضرت آدم علیہ السلام

غلطی کی تصحیح

رسالہ کی تصحیح کیطرف پوری توجہ کی جاتی ہے مگر پھر بھی عجب ہے کہ ایسی بڑی غلطی رہ جاتی ہے جسکو پہاڑ کی برابر کہنا چاہئے، ہم ندامت کیساتھ اس قصور کا اعتراف کرتے ہوئے ناظرین کرام سے معافی کے خواستگار ہیں

غلطی | رسالہ قائد ماہ جمادی الاولیٰ صفحہ ۱۳ پر آیۂ کریمہ کے ترجمہ کا آخری حصہ لکھا گیا اور واذ اخذ ربک سے الست بربکم تک کا ترجمہ لکھا ہی نہیں گیا جس سے مضمون کا خاص تعلق ہے

تصحیح | اس ٹکڑے کا ترجمہ حسب ذیل ہے اسکو حاشیہ پر درج فرمالیجئے۔

"جبکہ تیرے ربنے اولادِ آدم کی پشتوں سے انکی ذریات کو نکالا اور انکو خود انپر گواہ بناتے ہوئے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔؟"

---

(۱۲) عہد الست کی تفسیر ترمذی شریف کی حدیث سے

ترمذی شریف کی ایک حدیث اس عہد کی توضیح اسطرح کرتی ہے کہ جب خداوندِ عالم جل مجدہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرلیا تو پشت آدم پر دست قدرت پھیرا اس پر ایک وہ نسمہ (روح) جسکو خداوندِ عالم آدم علیہ السلام کی اولاد میں قیامت تک پیدا کریگا حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے جھڑ پڑا۔ ان میں سے ہر ایک کی پیشانی پر ایک نور تھا۔ پھر ان تمام "نسمات" (روحوں) کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام۔ خداوندا یہ کون ہیں؟

ارشاد خداوندی۔ تمہاری اولاد

پھر آدم علیہ السلام نے ایک نسمہ کو دیکھا جسکی پیشانی کے نور نے خود حضرت آدم علیہ السلام کو حیرت زدہ کردیا

حضرت آدم علیہ السلام۔ خداوندا یہ کون؟

ارشاد ربانی عزوجل ۔ آخری اُمتوں میں ایک شخص ہوگا جسکا نام داؤد ہوگا ۔ (علیہ السلام)

حضرت آدم علیہ السلام ۔ خداوندا اسکی عمر کیا ہوگی ۔

ارشاد ربانی عزوجل ۔ ساٹھ سال ۔

حضرت آدم علیہ السلام ۔ الٰہ العالمین میری عمر میں سے ۴۰ سال اسکو دیدیجئے ۔

اس کے بعد جب آدم علیہ السلام دنیاوی زندگی ختم کر چکے اور واپسی کا وقت آیا تو ملک الموت حاضر ہوئے ۔

حضرت آدم علیہ السلام ۔ (ملک الموت سے) کیا میری عمر میں چالیس سال باقی نہیں رہے ؟

ملک الموت ۔ کیا آپ نے اپنے بیٹے (داؤد علیہ السلام) کو دے نہیں دیئے تھے ؟

سید الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو نقل فرمانے کے بعد فرمایا ۔ " آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو اولاد نے بھی انکار کیا ۔ آدم علیہ السلام بھول گئے تو اولاد بھی بھول گئی ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے خطا کی تو اولاد بھی خطا کرنے لگی " (ترمذی شریف تفسیر سورۂ اعراف صفحہ ۱۳۳ جلد ۲)

مفسر قرآن علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں شہادت سے مراد انسان کی فطرت یعنی انسان کی پیدائش اور پیدائشی وضع ہی اس قسم کی ہے کہ انسان کو توحید کیطرف ہدایت کرتی ہے ۔ علامہ موصوف کے نزدیک آیت کی تفسیر یہ ہے کہ خداوند عالم نے اولاد آدم کو اُن کے آباء کی پشتوں سے پیدا ہی اس صورت پر کیا کہ وہ فطرۃً شاہد ہیں کہ انکا رب اور انکا مالک ایک ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ۔

علامہ موصوف مندرجہ ذیل آیت سے استدلال کرتے ہیں ۔

فاقم وجھک للدین حنیفاً فطرۃ	سو تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کر
اللّٰہ التی فطر الناس علیھا لا	وہی تراش اللہ کی جس پر تراشا لوگوں کو ۔ بدلنا نہیں
تبدیل لخلق اللّٰہ (سورۂ روم)	اللہ کے بنائے ہوئے کو ۔

اس آیت کی تفسیر صحیحین کی اس حدیث سے ہوتی ہے ۔

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ	ہر ایک بچہ ایک ہی فطرت اور طبیعت پہ پیدا

يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُوْلَدُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ

کیا جاتا ہے اُسکے ماں باپ اسکو یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جسطرح جانور کہ وہ صحیح سالم ہی پیدا ہوتا ہے کیا تم نکٹے اور کن کٹے پیدا ہوتے دیکھا کرتے ہو ۔

نیز مسلم شریف کی روایت ہے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ اِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ فَجَاءَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے تمام بندوں کو دینِ حنیف ہی پر پیدا کیا ہے پھر انکو شیاطین گھیر لیتے ہیں اور دینِ فطرت سے انکو بہکا دیتے ہیں اور وہ چیزیں اُنپر حرام کر ڈالتے ہیں جو میں نے اُن کیلئے حلال کی تھیں ۔

اس تفسیر کے بموجب مذکورہ بالا آیت کریمہ انسانی فطرت کی تمثیل ہو گی اور عہد الست یا شہادت سے ایک حالی معاہدہ اور حالی شہادت مراد ہو گی یعنی انسان کی زبانِ حال یہ عہد کر رہی ہے اور یہ شہادت دے رہی ہے کہ اسکا رب ایک ہے ۔

اس تفسیر کے بموجب اس آیت کا تعلق ہمارے مبحث یعنی (سیدنا آدم علیہ السلام کے حالات) سے نہ ہو گا نیز اس تفسیر کے بموجب یہ اعتراض بھی وارد نہ ہو گا کہ اگر اس قسم کا کوئی معاہدہ ہوا تھا تو یاد کیوں نہیں اور جب یاد نہیں رہا تو معاہدہ سے فائدہ کیا تھا اور اسکی مخالفت کی بنا پر اولادِ آدم کسطرح مستوجبِ سزا و عذاب ہو سکتی ہے ۔

علامہ موصوف تو یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ محققین علماء کا قول یہی ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ محققین علماء نے آیت کی تفسیر اسکے ظاہری ترجمہ کے مطابق ہی کی ہے جسکی توضیح ترمذی شریف کی حدیث سے ہوتی ہے جسکو مصنف نے "حسن صحیح" کہا ہے ، رہی دوسری آیت یا بخاری اور مسلم شریف کی احادیث تو وہ دوسرے معنی ادا کر رہی ہے جسکا آیتِ "عہد الست" سے کوئی معارضہ نہیں ۔

عہدِ الست کی آیت کا مضمون یہ رہا کہ جسطرح حضرت حق جل مجدہ نے آدم علیہ السلام کو خلعتِ خلافت سے نوازا ، ملائکہ سے اسکا اقرار کرایا ، شیطان کو اباءت و تمرد کی بنا پر ملعون کیا اسی طرح اولادِ آدم سے

بھی ایک عہد لیا۔ اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے بھی ایک معاہدہ ہوا (جس کا ذکر انشاء اللہ آئندہ آئیگا) یہ تمام واقعات پیدائش آدمؑ کے وقت ہوئے، اب لامحالہ ملائک، اولادِ آدم اور شیاطین کل مخلوقات اور کائنات کے تین ہیرو ہو گئے۔

ان میں سے ہر ایک کی فطرت دوسرے سے کچھ مختلف ہے ملائک کی فطرت خیر محض، اور سراسر اطاعت جن سے معصیت کا صدور رہو ہی نہیں سکتا۔ لا یعصون اللہ ما امرھم ۔ شیاطین کی فطرت شر محض اور سراسر شر جس سے خیر کا صدور نہیں ہوگا۔ انسان اور جن کی فطرت ربوبیت کی معترف ہے، حضرت حق کو پروردگار تسلیم کرنا اسکا طبعی جذبہ ہے جسمیں کبھی کوئی انحراف نہیں چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون	یعنی انسان اور جن کا فطری جذبہ عبادت اور
ما ارید منھم من رزق وما ارید ان	حضرت حق کے سامنے نیازمندی ہے، کمائی اور
لطیعمون۔	اکتساب رزق اسکا فطری جوہر نہیں ۔

لیکن مطلوب یہ ہے کہ وہ صرف اس فطری جذبہ پر اکتفا نہ کرے، بلکہ خلافتِ الٰہیہ کے تقاضے کے بموجب وہ قدسی صفات اپنے اندر پیدا کرے، ربانی اخلاق کا خوگر ہو۔ اسکو احسن تقویم سب سے بہتر فطرت، عطا فرمائی گئی کہ وہ خداوند عالم کو دیکھے بغیر اُسکی آیات اور اُسکی خلاقیت کی نشانیوں میں غور و فکر کرکے کفر و شرک سے محفوظ رہ سکتا ہے

روشن آفتاب کی معجز نما سنہری کرنیں اگر کسی وقت اُسکی بصارت کو خیرہ کرکے اُس سے ھٰذا ربی ھٰذا اکبر (یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے) کہلوادیں تو تھوڑی دیر بعد جب غروب کی زردی آفتاب کے چہرہ کی رونق کو ماند کر کے تاریکی کی چادر اُسپر تاننے لگے تو وہ " انی لا احب الآفلین " (میں غروب ہونے والوں سے محبت نہیں کرتا ۔) کہکر اپنے اس وسوسے سے توبہ کرلے اور فطرت سلیم واحد برحق کے اعتراف پر اُسکو مجبور کرکے یہ کہلا دے

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ	میں نے اپنا رُخ اسی ذات کیطرف پھیر لیا جس نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا	آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، ماسوا سے منہ
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛	موڑ کر۔ اور میں مشرک نہیں ۔

بیشک انسان ظلوم وجہول بھی ہے، مگر اسکے یہی معنی ہیں کہ اسمیں عدل وانصاف اور علم وفکر کی طاقت فطرت نے ودلیعت فرمائی ہے کیونکہ ظالم اسی کو کہا جاتا ہے جسمیں عدل وانصاف کی طاقت ہو اور پھر وہ اسپر عمل نہ کرے ۔ جاہل اُسی کو کہتے ہیں جسمیں علم کی صلاحیت ہو اور اسکو وہ بیکار کردے ۔ دیوار، درخت، پتھر گھوڑے گدھے کو کوئی بھی ظالم یا جاہل نہیں کہتا کیونکہ ان میں عدل وعلم کی طاقت ہی نہیں یہی باعث ہے کہ اسکو خداوندی امانت اور ربانی الہام ووحی عنایت فرمایا گیا ۔

انا عرضنا الامانة على السمٰوٰت	ہم نے امانت کو آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے
والارض والجبال فابين ان يحملنها	رکھا انہوں نے اسکے اُٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے خوف کھا گئے
واشفقن منها وحملها الانسان	انسان نے اسکو برداشت کرلیا کیونکہ وہ ظلوم تھا جسکے
انه كان ظلوما جهولا ۔	بجائے اسکو عادل بنانا مقصود ہے (جہول تھا یعنی
(سورۂ احزاب رکوع ۶ پارہ ۲۲	جاہل تھا جسکے بجائے اسکو عالم بنانا پیش نظر ہے)

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو آیت اور اسکی تفسیر میں جو احادیث پیش کی ہیں اسکا حاصل یہ رہا کہ اس فطری صلاحیت میں تمام انسان برابر ہوتے ہیں، پیدائشی طور پر کوئی بھی کافر اور مشرک نہیں ہوتا یہ سوسائٹی اور اسکے اعزہ واقارب کا قصور ہے کہ اسکو خدا سے منحرف کردیں، دین برحق سے ہٹا دیں ۔ معاذ اللہ
مختصر یہ ہے کہ یہ دونوں آیتیں الگ الگ مفہوم ادا کررہی ہیں، عہد الست والی آیت، پیدائش انسانی کی ابتدائی کیفیت بیان کرتی ہے ۔ جسطرح قرآن پاک میں بہت جگہ آسمان زمین، پہاڑ، عرش وغیرہ کی پیدائش کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں ۔ اور دوسری آیت جسکو علامہ موصوف نے پیش کیا تھا وہ دنیا میں آنے والے انسانوں کی فطری صلاحیت کی مساوات اور یکسانیت ظاہر کرتی ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

شکوک وشبہات کا ازالہ | سوال کیا جاتا ہے کہ اگر واقعی ازل میں کوئی عہد اس قسم کا لیا گیا تھا تو وہ یاد کیوں نہیں اور جبکہ یاد نہیں تو اسکی مخالفت پر سزا اور عقاب کیسا ؟ لیکن اگر انسان اپنے ابتدائی حالات پر غور کرے تو اس قسم کے سوال کی قطعاً جرأت نہیں کرسکتا ۔ آپکی نوشت وخواند کا سارا مدار الف ۔ با، پر ہے مگر کیا آپکو یاد ہے کہ آپنے کب اور کہاں بیٹھکر سب سے پہلا سبق لیا تھا، اور اگر بالفرض یہ یاد بھی ہو تو اس سے پیشتر کے واقعات

میں سے تو ایک بھی یاد نہ ہوگا، لیکن کیا یاد نہ رہنا بھی خلافِ عقل کے جواز کیلئے دلیل ہوسکتا ہے۔ کیا کسی کو اپنی ولادت یاد ہوتی ہے؟ پھر ماں کو ماں اور باپ کو باپ ماننے کا اُسکے پاس کیا ثبوت ہے، صرف یہی ماں باپ کے تعلقات اور لوگوں کا بتانا یعنی عام شہرت دوسرں کا بیان اور وہ نشانیاں یا علامتیں جنکو وہ خود دیکھتا ہے اگرچہ شکوک و شبہات کو یہاں بھی بہت زیادہ گنجائش ہے، ماں کے ماں ہونے پر عینی شاہد اسکو مل سکتے ہیں لیکن باپ کے باپ ہونے پر تو ایک بھی شاہد اسکو نہیں مل سکتا صرف ماں کا بیان ہی ہے یعنی دنیا بھر میں صرف ایک عورت کا بیان۔ لیکن حضرت حق جل مجدہٗ کی ربوبیت اور خالقیت پر انبیاء علیہم السلام اور اُن کے لاکھوں کروڑوں، جانشین ہمیشہ اسکو تنبیہ کرتے رہتے ہیں علاوہ ازیں اسکے گرد و پیش کی تمام چیزیں حتیٰ کہ خود اُسکے فطری اور طبعی اوصاف و حالات اُسکے لئے خدا کی خدائی پر شاہد ہوتے ہیں۔

وفی الارض آیات للموقنین و فی	زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے اور
انفسکم افلا تبصرون۔	خود تمہارے اندر کیا تم دیکھتے نہیں۔

علاوہ ازیں غور فرمائیے، خدا اور توحید کا اعتراف تو انسان کی طبیعت میں ایک طبعی چیز کیطرح پیوست ہے، کوئی مذہب یا کوئی دین بھی ایسا نہیں جسمیں تمام کا مرجع ایک کو نہ مانا گیا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ انہوں نے اپنی کج فہمی سے ایک کے سوا دوسروں کیلئے بھی خدائی اختیارات مان لئے اور یہی شرک ہے، مگر چند معبود مانتے ہوئے رب الارباب ایک ہی کو تسلیم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دہریہ جو بظاہر خدا کے منکر ہیں مگر اُنکے انکار کا یہی مطلب ہے کہ وہ خدا کو خدا نہیں مانتے دھوکے یا حماقت سے دہر کو خدا ماننے لگے۔ یورپ یا یونان کے ملحد اور زندیق فلاسفہ خدا کے نام سے، یا دہن کہنے وہ علۃ العلل یا اس قسم کے کسی فلسفی لفظ سے اسکو یاد کرتے ہیں وہ اسکے وہ اوصاف نہیں مانتے جو اہلِ مذہب مانے ہیں مگر اس تمام دائرۂ تکوین اور تمام حوادثات کا مرجع ایک ہی کو مانتے ہیں۔ انکی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے باپ کے وجود کا تو انکار نہیں کیا لیکن اپنے باپ کے سوا کسی اجنبی شخص یا کسی جانور کو باپ مان لیا۔ بہرحال تمام سلسلہ کا مرجع ایک ہی ذات ہیں۔ بہرحال یہ اجمالی تخیل جو ہر ایک کی فطرت میں ہے اس مدعا کے ثبوت کیلئے کافی ہے مگر شریعت نے صرف اتنی مقدار کو نجات کیلئے کافی نہیں قرار دیا بلکہ اسکے لئے اس ہدیٰ اور ان احکام کی اتباع بھی ضروری ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ انسان تک پہنچایا گیا اور جسکا سلسلہ آخر میں حضرت خاتم الانبیاء علیہم السلام پر مکمل کرکے تمام دنیا کو آپکی اتباع کا حکم دیا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ [عہ]

عہ یہ ایک ضمنی بحث تھی جو مختصر طور پر یہاں ذکر کیگئی تفصیلی جواب کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف "انتصار الاسلام" کا مطالعہ فرمائیے ۱۲

سیاسیات مسلم

احیاء خلافت اور مصر

برٹش سامراج کی خوفناک سازش

—— از مظہر رضوی ——

یہ مضمون اگرچہ "مدینہ" مورخہ ۱ر جولائی ۳۸ء میں شائع بھی ہو چکا ہے مگر اس خطرہ سے آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے اسلئے اسکو شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم کو اسکے کچھ حصہ سے اختلاف بھی ہے۔ (ادارہ)

آجکل لندن سے بار بار یہ خبر آرہی ہے کہ اسلام کی خلافت کا اسلام کے دوست جامعہ ازہر کے ممتاز اساتذہ از سر نو احیاء کر رہے ہیں، اس سلسلہ میں ہمیں بتایا جا چکا ہے کہ مصر کے نوجوان سلطان فاروق مسند خلافت پر متمکن ہونگے، ہم یہ بھی سُن چکے ہیں کہ ایران جسکے جوان عمر شاہزادے کی شادی سلطان فاروق کی نوجوان بہن سے ہو رہی ہے اسکی منظوری دے چکا ہے اور احیاء خلافت کا حامی ہے، اسلامی تاریخ کے پیش نظر یہ بات بھی تعجب سے خالی نہیں کہ ایک شیعہ فرمانروا ایک سُنی کی خلافت کا حامی ہے۔ ٹرکی جس نے اپنی فوجی تعمیر کے لئے برطانیہ سے ساٹھ لاکھ پونڈ کی رقم قرض لی ہے اُس نے بھی اپنی مشروط رضامندی کا اظہار کر دیا ہے، سُنا جاتا ہے کہ سلطان ابن سعود اسکے مخالف ہیں، یہ سب خبریں ریوٹر کے ذریعہ لندن سے موصول ہو رہی ہیں۔ خبر کی صحت پر شبہ کرنیکی ضرورت نہیں اور نہ اسوقت اسکی کوئی گنجائش ہی ہے جبکہ خود برطانی پریس کا ایک حلقہ اسپر مقالے لکھ رہا ہے۔ اور احیاء اسلام کا جھنڈا اونچا کر رہا ہے۔ احیاء خلافت کی یہ تحریک بہرحال نہایت خطرناک اور تباہ کن فتنہ ہے، مشرقی مسئلہ کے سلسلہ میں ابتک اتنی بڑی خطرناک صورت حال ابھی کبھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔

بحر روم اور نہر سویز اسوقت بین الاقوامی سیاست اور ڈپلومیسی کے خاص مرکز ہیں یوروپ کی تینوں طاقتوں برطانیہ، فرانس اور اٹلی کے مفاد اسی سے وابستہ ہیں، اسکے ساحلی ممالک پر برطانیہ اور فرانس کا قبضہ ہے، الجیریا اور ٹیونس فرانس کی نوآبادیاں ہیں، مصر اور فلسطین پر برطانیہ کا اقتدار ہے، ہندوستان پر اپنے اقتدار کو مضبوط اور استوار رکھنے کیلئے برطانیہ اور بحر روم اور سویز کی راہ کو کسی طرح اپنے اقتدار سے نکلنے نہیں دیسکتا۔ مصر،

فلسطین، عراق و عرب اور آس پاس کے ممالک برطانی مال کے بہترین بازار ہیں، ایران کا تیل بھی اسی سوئز اور بحر روم پر منحصر ہے، پھر یہ کہ عدن مصر، فلسطین اسائپرس اور مالٹا ہندوستان کی حفاظت اور رکھوالی کی چوکی ہے، ہندوستان کی حفاظت کیلئے برطانیہ کو ان سب کی حفاظت کرنا پڑتی ہے جبتک ہندوستان آزاد نہیں ہو تا برطانیہ اس ناکہ کو کسی قیمت اور کسی خطرہ میں بھی چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا، بین الاقوامی ڈپلومیسی میں برطانیہ اور فرانس کا ایکا اور اتحاد ہے، دوسری طرف اٹلی نے بحر روم میں اور نہر سوئز میں اپنا اقتدار اور اپنی قوت بڑھانی شروع کردی ہے جبشہ کی لوٹ کے بعد سے اٹلی کو اس سمندر اور نہر کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے، پھر تجارت کو فروغ دینے اور کچے مال حاصل کرنے کیلئے افریقہ کے زرخیز علاقوں پر اٹلی کے دانت الگ گڑے ہوئے ہیں افریقہ کے زرخیز علاقوں پر برطانیہ اور فرانس قابض ہیں اسلئے بحر روم میں جو کشمکش آج جاری ہے اسمیں برطانیہ اور فرانس ایکطرف ہیں اور اٹلی دوسری طرف، اٹلی نے اپنے عزائم میں جرمنی کی حمایت بھی حاصل کرلی ہے اور ان دونوں ڈاکوؤں میں ممکن ہے افریقہ کے بٹوارہ کا کوئی سمجھوتہ بھی ہوگیا ہو۔

اٹلی نے اپنے ابلیسی اور عفریتی عزائم کی تکمیل کیلئے الجیریا، ٹیونس، مصر اور فلسطین میں اپنی اسلام دوستی کا اور برطانیہ اور فرانس کی اسلام شکنی کا بہت شدید اور عمیق پروپاگنڈہ کیا ہے۔ روم سے عربی زبان میں قومیت آموز، حریت مآب، اور برطانیہ مخالف اور فرانس مخالف تقریریں براڈ کاسٹ کی ہیں، اپنی دوستی، ہمدردی اور امداد کا یقین دلایا ہے، مسولینی نے اسلام کیلئے کیا کیا؟ اس سوال پر عربی فرانسی اور انگریزی زبان میں متعدد کتابیں شائع کی ہیں جنمیں اچھی اچھی تصویریں ہیں، اور اونچے اونچے سبق، اپنے مسلسل پروپاگنڈہ کے ذریعہ اس نے چاروں ممالک میں اپنی جگہ پیدا کرلی ہے اسکے بہت سے حامی نکل آئے ہیں جنمیں سے کچھ تو برطانیہ اور فرانس کی لوٹ اور غارتگری سے عاجز آکر اپنی سادگی اور بھولے پن میں اُسے اپنا دوست سمجھ رہے ہیں اور کچھ سچ مچ فاسسٹ ہیں اور فاسسٹی اقتدار کا قیام چاہتے ہیں، فلسطین کی تحریک الجیریا اور ٹیونس کی تحریک زیادہ تر مسولینی کے اپنے عفریتی مقاصد اور عزائم کا نتیجہ ہے خود مصر کے اندر اسکی منظم سازش ہو رہی ہے اور نیلی پوشوں کی جماعت اسی فاسسٹ نطفہ کی پیداوار ہے جس نے وفد پارٹی کی تخریب کی ہے اور نحاس پاشا کو گرایا ہے مگر یہ جماعت اپنے ہی حربہ سے پٹ گئی ہے اور وقتی طور پر ایک ایسی جماعت برسر اقتدار آگئی ہے جو برطانیہ کی اغراض و مقاصد کو زیادہ خوش اسلوبی سے پورا

کر سکتی ہے۔ عربی زبان میں فاسسٹ پروپگنڈہ کے لٹریچر ٹیونس اور الجیریات ہندوستان میں کافی مقدار میں آئے ہیں اسمیں توحید رسالت اور اخوت اسلامیہ کے نام پر نہایت ہی گرمجوشی سے اپیل کیگئی ہے اور علمائے عالم بالخصوص علماء ہند سے اپیل کیگئی ہے اور امداد و ہمدردی طلب کی گئی ہے۔ اس سیاہ خطرے سے ہم علماء کو بھی آگاہ کر چکے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے علماء کرام نے اصلی صورت حال کو سمجھا ہے۔

یہاں پر ایکبات واضح کر دینی ضروری ہے جہاں تک ان مسلم ممالک کی آزادی کا تعلق ہے اسپر کوئی شخص بھی اعتراض نہیں کر سکتا اور خاص کر کے وہ شخص جسکی زندگی کے لمحے اپنی قومی آزادی کی جدوجہد میں گذر رہے ہوں لیکن ہمارے ذہن میں کبھی بھی ایسی آزادی کا تصور نہیں سما سکتا جو اپنے بل بوتے پر نہیں بلکہ دوسروں اسمیں بھی ان فاسسٹ ڈاکوؤں کے سہارے جو امن آزادی اور جمہوریت کو غارت اور تباہ کرنے میں رسوائے عالم ہو چکے ہوں، حاصل ہو ایسی آزادی دوسری غلامی کا پیش خیمہ ہوتی ہے جیسا فلسطین کیساتھ ہوا وہی فلسطین جو کل تک وفادار تھا مگر اپنی جذباتی تڑپ میں آکر ترکوں سے پھوٹا اور آج انگریزوں اور یہودیوں کی لوٹ اور استحصال جبر و استبداد کا شکار ہے۔

اٹلی کے ان تمام پروپگنڈوں کا یہ اثر ضرور ہوا کہ وہاں کی تمام سامراج مخالف قوتیں شعوری یا غیر شعوری طور پر اٹلی اور مسولینی کو اپنا دوست تصور کرنے لگی ہیں۔ اس سے اٹلی کو بحر روم اور سوئز میں ایک جاندار حمایت حاصل ہوگئی ہے۔ اسکی کاٹ کے لئے برطانیہ کے سکریٹری امور نو آبادیات نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ بھی عربی میں اپنے خطبے براڈکاسٹ کریں گے۔ ان ہی ایام میں جرمنی نے بھی عربی زبان میں براڈکاسٹ کرنا شروع کر دیا تھا بلکہ اس نے تو اپنے ہندوستانی قادیانی ایجنٹوں کے ذریعہ ہندوستانی زبان میں بھی روس اور سوشلزم کے خلاف برطانیہ اور سامراج کے خلاف اور پھر مذہب، تمدن، تصوف اور روحانیت پر کافی تقریریں براڈکاسٹ کی ہیں لیکن حالات سے معلوم ہوتا ہے اسمیں بھی جرمنی اور اٹلی ہی بڑھ گئے اور برطانیہ کی شاید اچھی طرح جمی نہیں۔

کمیونزم اور فاسیزم آج بین الاقوامی ڈپلومیسی بہت ہی پیچیدہ ہو گئی ہے اور دنیا کو جنگ سے چھٹکارا ملنے کی کوئی صورت نہیں، بین الاقوامی نزاع میں دو قوتیں خاص طور پر قابل لحاظ ہیں کمیونزم اور فاسیزم باقی طاقتیں بیچ میں کی اور دوسرے درجہ کی اہمیت رکھتی ہیں۔ کمیونزم کا مقصد ہے عالمگیر انقلاب، موجودہ نظام استبداد

کی دھجیاں اُڑانا، استحصال جنگ اور فاسیزم کا قلع قمع کرنا۔ امن اور عوام کی سچی جیتی جاگتی جمہوریت قائم کرنا، برخلاف اسکے فاسیزم ہے جو تمدن کو غارت کر رہی ہے، علم کی اشاعت کو مسدود کر رہی ہے، آزادیٔ فکر کو مسدود کر رہی ہے، دُنیا کو بربریت کی راہ پر لیجا رہی ہے، جمہوریت کی تخریب کر چکی ہے اور بچے کھچے علامات کو غارت کرتی جا رہی ہے۔ مذہبی اصطلاح میں مسولینی کا نام دجّال ہے جو سچی راہ پر چلنے والے جمہوریت پسندوں اور استحصال شکن قوتوں کو روندتا مسلتا جا رہا ہے اور اپنے فرنیکو جیسے چاہنے والوں کیلئے جنّت بسا رہا ہے۔ فاسیزم آج دُنیا میں آگ برسا رہی ہے اور زہریلی گیسیں اُڑا رہی ہے، اسکا فوری مقصد ہے دُنیا کے تمام زرخیز علاقوں پر چھا جانا اور تمام جمہوری قوتوں کو مٹا دینا، چین پر جاپان کی آتشباری اور ہسپانیہ میں جرمنی اور اٹلی کے بم گولے وہاں جا کر دیکھئے کیسے تڑپ رہی ہے آگ اور خون میں بھوکی اور بے لبس انسانیت ۔

ان دونوں متضاد قوتوں کی کشمکش اور ٹکر میں برطانیہ بالکل بے پناہ ہو رہا ہے اسکی سوکھی کھوپڑی میں کوئی صاف بات نہیں آتی یہ دونوں قوتوں کو اپنے مفاد اور اغراض کا مخالف سمجھتا ہے .... اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کمیونزم دُنیا میں کسی قوم کو محکوم دیکھنا نہیں چاہتی، کمیونزم کسی طبقہ کو تباہ حال اور مستحصل دیکھنا نہیں چاہتی، محکوم ملکوں اور نوآبادیوں کے متعلق کمیونزم اپنی پالیسی کا اعلان سنہ ۱۹۲۰ء میں کر چکی ہے، وہ بتا چکی ہے کہ ان ممالک میں مکمل آزادی اور مکمل جمہوریت کا قیام اور اسکی تاسیس ہو۔ یورپ کے آزاد ملکوں کے بارہ میں جہاں صنعتی استحصال اپنی آخری حد کو پہنچ چکا ہے وہ کہہ چکی ہے کہ وہاں پرولتاری جمہوریت قائم ہو اور استحصال کا ادارہ ختم ہو آج اقتصادی بدحالی کے وسیع اور عمیق ہو جانے کی وجہ سے اور فاسسٹوں کی غارتگری کی وجہ سے دُنیا میں ایک ایسی صورتِ حال پیدا ہو رہی ہے جسمیں وہ اپنے پیغام کو پورا کر سکتی ہے۔ کمیونزم عوام کے عزائم اور حوصلوں کا مرکز ہے اور وہ عوام میں سے اُبھری ہے اور اس میں پیوست ہے۔ اس اعتبار سے سامراجی برطانیہ کی اس سے کوئی مصالحت ممکن نہیں ہے سامراج اور کمیونزم میں کسی سمجھوتہ اور مفاہمت کا امکان نہیں ۔

دوسری طرف فاسیزم ہے اسکے جو کرتوت ہیں وہ ظاہر ہیں وہ برطانیہ ہی کی نوآبادیوں کو ہڑپ کرنا چاہتی ہے۔ دنیا میں اسوقت برطانیہ اور فرانس کے علاوہ کوئی اور سامراجی قوت بھی ایسی نہیں ہے جسے لوٹ کھسوٹ کر برطانیہ ان فاسسٹوں میں تقسیم کر دے۔ اور اپنی جان چھڑائے وہ اس ترکیب کو بھی آزما کے

ہار چکا ہے۔ حبشہ، آسٹریا اور ہسپانیہ کے تمام اقتصادی مسائل سے لبریز علاقے ان کے سپرد کرچکا ہے لیکن فاسیزم کا پیٹ ابھی کہاں بھرا ہے جو چیمبرلین کا پیچھا چھوڑے ان حالات میں اب سارا نشانہ اسی پر ہے۔

سلطان فاروق کا خلیفہ بننا کیوں ضروری ہے؟

احیاء خلافت کی تحریک کا یہی پس منظر ہے، خلافت کا اگر احیاء ہو گیا اور سلطان فاروق خلیفہ ہو گئے تو کیا صورت ہوگی؟ برٹش سامراج کیلئے سلطان فاروق کا ہی خلیفہ بننا کیوں ضروری ہے۔۔؟

یہ سب جانتے ہیں کہ مصر کوئی آزاد اور خود مختار ملک نہیں ہے مصر کی تجارت اور صنعت اور بنک میں کروڑوں پونڈ برٹش سرمایہ لگا ہوا ہے اسکے ذریعہ برطانیہ مصری سماج اور مصری سیاست پر بہت گہرا اور وسیع اثر رکھتا ہے۔

مصر اور برطانیہ میں حال ہی میں (سنہ ۱۹۳۶ء) جو سمجھوتہ ہوا ہے اُسکی رو سے مصر کی فوجی حفاظت اور خاص کر سوڈان پر پورا پورا کنٹرول سامراجی برطانیہ کو حاصل ہے، سامراجی برطانیہ کو سمجھوتہ کی شرائط کی رو سے اسکا پورا پورا حق حاصل ہے کہ جنگ کی حالت میں مصر کے کونے کونے میں وہ جہاں چاہے وہ اپنی فوج کو لے جا سکتا ہے، فوجی بارکیں بنا سکتا ہے اور پلٹنیں رکھ سکتا ہے یہ سمجھوتہ وفد پارٹی اور اسکے لیڈر نحاس پاشا سے ہوا تھا مصر میں وفد ایک سچی سامراج مخالف جماعت ہے اور ہر چند کہ نحاس نے برطانیہ سے سمجھوتہ کر لیا تھا مگر وہ سمجھوتے کی دوسری دفعات بھی وصول کرنیکی تیاری کر رہے تھے اور اسی موقعہ کے منتظر تھے جو آج مصر کو حاصل ہے اور یہ فقط انھیں فوجی مراعات کو منسوخ کرتی جو آج برطانیہ کو اس ملک میں حاصل ہے اور جسکے بل بوتے پر ہندوستان کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اُسوقت انصاری اور مدینہ نے بھی برٹش سامراج اور اٹالین فاسسٹوں کے پروپاگنڈہ میں آکر صحیح صورت حال کو نہ سمجھنے کی وجہ سے نحاس پر آمریت کا الزام لگایا تھا۔ غریب نحاس بیرونی سازشوں کی تاب بہرحال نہ لا سکا مسولینی نے اسے برطانیہ کا حامی سمجھ کر سازشیں کیں اور خود برطانیہ نے اُسے اپنا بنیادی دشمن سمجھ کر فاسسٹی سازشوں سے فائدہ اٹھایا، اس سازش میں مسولینی کی شکست ہوئی اور برطانیہ کی جیت کیونکہ محمود پاشا کی وزارت میں برطانیہ کو ایک قابل اعتبار اور سچا دوست مل گیا جو جنگ کی حالت میں بہترین رفاقت کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اس سے بین الاقوامی سیاسی اور فوجی امور میں سلطان فاروق کی بے دست پائی

اور حکومتِ مصر کی معذوری اور بے بسی ظاہر ہو سکتی ہے، اس سے یہ بھی ظاہر ہو سکتا ہے کہ شرائط معاہدہ اور مصر کے موجودہ دستور اساسی کی رو سے برطانیہ مصر پر کسقدر حاوی ہے اور مصر کی بین الاقوامی سیاست اور خارجی پالیسی خود سامراجی برطانیہ کے ہاتھوں میں ہے۔

اسوقت کم سے کم دنیا کے دو محاذوں پر شدید جنگ جاری ہے اور اس جنگ کا بین الاقوامی اور عالمگیر صورت بھی اختیار کر لینا ناگزیر ہے، اور اس جنگ میں برطانیہ کا کودنا بھی اسی طرح ناگزیر ہے، جنگ کی صورت میں برطانیہ کو دو باتوں کی ضرورت ہے اسکی نو آبادیوں میں جہاں اسوقت گہری قومی تحریکیں اور جمہوری جدو جہد پیوست ہے، امن سکوت اور خاموشی ہو جنگ کی حالت میں یہ نو آبادیاں سر نہ اٹھائیں، اور جنگ کی صورت میں برطانیہ کی کمزوری اور بین الاقوامی صورتِ حال کی نزاکت سے فائدہ اٹھانے اور قومی جمہوری آزادی کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کریں۔ دوسری چیز یہ کہ نو آبادیوں کے وسائلِ معاش، جنگی مال اور انسانی قوت اسے حاصل ہوں اسی مقصد کے پیش نظر ہندوستان میں فیڈریشن کے نفاذ کی سازشیں ہو رہی ہیں، اسوقت برطانیہ کی نو آبادیوں میں فلسطین اور ہندوستان اور ایک حد تک خود مصر باغی اور سرکش ہو رہے ہیں، فرانس کی نو آبادی ٹیونس اور الجیریا میں بھی کھلبلی ہے۔

جنگ کی صورت میں برطانیہ کے حلیف کے طور پر سلطان مصر کا اسکی امداد و اعانت کرنا بھی ضروری ہے، مگر یہ اعانت تنہا ہوگی، فلسطین، الجیریا اور ٹیونس آزادی کا علم بلند کرنے سے باز نہیں آسکتے، پھر سعودی عرب کدھر ہوگا؟ یہ بھی مشکوک ہے۔ اسطرح ہندوستان کے ناکوں کی حفاظت مشکوک رہ جاتی ہے لیکن جب سلطان فاروق جنگ میں امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے شریک ہوتے ہیں تو ان کے پیچھے طاقت ہوتی ہے دنیا بھر کے مسلمانوں کی افغانستان، ایران، عراق، حجاز، فلسطین، ٹیونس، الجیریا، مراقش ترکی جس نے اسوقت فوجی تعمیر کیلئے ۲۰ لاکھ پونڈ کا قرض برطانیہ سے ابھی چند مہینے ہوئے لیا ہے اسکی شرط تمام کر چکا ہے

برٹش سامراج کے دو کام مشرق میں اسوقت برٹش سامراج کے دو کام ہیں۔ (۱) ہندوستان میں فیڈریشن کا نفاذ۔ (۲) خلافتِ اسلامیہ کا احیاء۔ اگر ان دونوں میں برطانیہ کو کامیابی ہوگئی تو ایشیا میں اسکی فتح اور بقا کی راہ صاف ہے۔ سامراجی برطانیہ کی یہ تحریک محکوم ممالک کے حوصلوں اور عزائم

اور تاریخ میں ان ممالک کو جو اور جس طرح کا حصہ لینا ہے اسکی سند ہے اسلئے ہم تاریخ کی روشنی میں اس حرکت سے چنداں خطوں نہیں یہ حرکت سامراجی قوت کی موت آگئیں سے اسکی اور بدحواسی کی علامت ہے ۔ اس حرکت میں مد د اسکی اور ان تمام قوتوں کی جو دنیا میں غارتگری اور غلامی پھیلا رہی ہیں موت پوشیدہ ہے دنیا کی طبقاتی جنگ اور کشمکش نے غریب محکوم اور مستحصل عوام کو اسقدر بیدار کردیا ہے کہ اگر مسلمانوں کے با اقتدار اور استحصالی طبقے سامراج کی تائید کریں بھی جو انکی موجودہ طبقاتی خاصیت کا تقاضہ ہے تو اسکا ردعمل بھی اسی پر ہوگا تاہم اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ تاریخ کی حرکت اپنے فرائض خودبخود انجام دے لیگی موجودہ حالات میں اپنے عمل اور اپنی قوت کے مظاہرہ کی ضرورت بہت زیادہ ہے ۔

موجودہ محکوم ممالک جنمیں اسلامی ممالک خاص طور پر شامل ہیں انکا اس وقت کام ہے کہ وہ بین الاقوامی امن کیلئے جدوجہد کریں بڑے بڑے دیوہیکل مظاہروں سے یہ بتائیں کہ وہ جنگ اور فاشیزم کے بدترین دشمن ہیں اور امن کے خواہاں ہیں وہ بتائیں کہ جمہوری خودمختاری ان کا بنیادی مطالبہ ہے اور وہ اسکے لئے عملی جدوجہد کریں ۔ محکوم قوموں کا فوری مسئلہ ہے امن آزادی، خوشحالی ۔

سامراج اس وقت احیاء خلافت کی سازش کے ذریعہ امن اور جمہوریت کی قوموں پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کررہی ہے اور لوٹ اور غارتگری کی قوتوں کو سینچنا چاہتی ہے ۔ اس اعتبار سے دنیا کی تمام امن پسند قوتوں کا اور خاص کر کے مسلمانوں کے اس بازو کا جو آج اس مقصد کے تحت جدوجہد کررہا ہے کام ہے کہ سامراج کا اس محاذ پر پوری قوت سے مقابلہ کرے اور عوامی قوت کو حرکت میں لائے ۔ جامعہ ازہر پر اس وقت بدترین قسم کے رجعت پسند اور سامراجی عالموں کا اقتدار ہے اور وہ مسلمانانِ عالم کو سامراجی اغراض کا آلۂ کار بنانے کے درپے ہیں ۔ اس اعتبار سے علماء ہند کا فرض ہے کہ وہ اس سازش کا مقابلہ کریں ۔ اور اسکی سختی سے مخالفت کریں ۔

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام (مولوی حکیم) انتظار احمد صاحب محلہ فیل خانہ ہونا چاہئے ۔

بنام خدا نہایت مہربان حفاظت کیوالا

رحمت جہاں ہادیٔ برحق پر درود و سلام

اسلام اور زمینداری

ذیل میں حضرت مولانا سید قاسم علی صاحب ازہری امام شہر مراد آباد کا مضمون شکریہ کیساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ مولانا موصوف مراد آباد کے عمائدین کرام میں سے ہیں، آپکا خاندان مراد آباد میں پشتہا پشت سے معزز مانا جاتا ہے، اہل شہر نے مدتوں سے آپکے خاندان ہی کو امامت کیلئے منتخب کر رکھا ہے، آپکے خاندان کا سب سے بڑا فرد جامع مسجد کا امام بنایا جاتا ہے۔

حضرت مولانا کو پورے پورے احترام کیساتھ، سیاسی خیالات میں کچھ اختلاف بھی رہتا ہے - اس مضمون کے کچھ اجزاء اگرچہ ہمارے خیالات کے مخالف ہوں گے، مگر رسالہ "قائد" اپنی سیاسی پالیسی کو محفوظ رکھتے ہوئے ہر اس مضمون کو شائع کر سکتا ہے جو سنجیدہ ہو اور ذاتیات سے پاک ہو - صداقت اور دیانت کیساتھ بحث و تمحیص ذہنی نشو و ارتقا کا سبب ہوا کرتی ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اختلاف امتی رحمۃ - میری امت کا اختلاف رحمت ہے، مضمون کی اشاعت کے بعد اگر ضرورت سمجھی گئی تو فاضل مضمون نگار کے پورے احترام کیساتھ نہایت سنجیدہ طور پر اپنے خیالات کا بھی اظہار کر دیں گے۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ سلسلہ حضرات ناظرین کیلئے دلچسپی کا سامان ہوگا۔ (ادارہ)

کیوں وقت کو اپنے کھوتا ہے مستقبل کا کچھ پاس نہیں؟ کیا آنیوالی ساعت کا نادان تجھے احساس نہیں؟
مغرب کی تقلید میں پھنسکر دکھ ناحق کو اٹھاتے ہو مشرق کے مسکینوں کو مغرب کی ہوا ہی راس نہیں

اسلام ایک میثاق خداوندی ہے جسکا اعلیٰ مقصد صرف یہ ہے کہ انسان دین و دنیا دونوں کو ایک ساتھ عقل و فطرت کی روشنی میں بناتا ہے -

بس جو شخص اس مقصد صحیح کو صحیح طور پر سمجھ لیگا اُسی کیلئے درحقیقت قدرت کی گہرائیوں میں تمام وہ

بلندیاں حاصل ہوجائیں گی جو روحانی جسمانی، دینی و دنیوی انفرادی و اجتماعی ارتقاء قلبی، طمانیت و تزکیۂ نفسانی ارتفاع اور جملہ ظاہری و معنوی کمال کی آخری حد ہیں۔

لہٰذا اس میثاقِ وجدانی کی موجودگی میں مسلم کسی دستور، کسی ضابطے اور کسی نئے قانون کا شرمندۂ احسان نہیں ہوسکتا، بلکہ دنیا کو علم ہے کہ مسلم کی زندگی کا ہر شعبہ اور زندگانی کا ہر سکون و حیات کی ہر حرکت قانون اسلام کے تحت میں ہونا جزوِ زندگی ہے۔

ایک قیدی جسطرح جیلخانہ کی زندگی میں قانونِ جیل کا پابند ہے، ٹھیک اسی طرح ایک مسلمان اس دنیا کے اندر قانونِ اسلام میں جکڑ بند ہے الدنیا سجن المؤمن کی یہی تفسیر ہے، ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں ہر سیاہ و سفید کے بارے میں شریعت و ہادیِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت ایسی ہی ضروری ہے جسطرح اسلام میں داخل ہونے کے واسطے توحید و رسالت کا اقرار لازمی ہے۔ لہٰذا جو کچھ ہم کہیں گے یا کہہ سکتے ہیں یا جو کچھ ہم کریں گے یا کر سکتے ہیں وہ قرآن و حدیث کی لائٹ اور قوانین شرعیہ کی اجازت ہی میں ہوگا اور ہوسکتا ہے ؎

خواہی کہ روشنت شود احوالِ سرِ عشق — از شمع پرس قصہ ز داغ جگر مپرس

دنیائے تمدن میں دولت و سرمایہ داری انسانی زندگی کا ایک اہم ترین شعبہ ہے، اسلام نے اسکو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے صرف حدود کھینچکر ایک نظام میں جکڑ دیا ہے بعض سطحی حضرات کا یہ تخیل کہ اسلام دولت و سرمایہ داری کا نہایت ہی سخت دشمن ہے ایک لغو اتہام ہے جو عدم واقفیت اور لاعلمیت کا رہینِ منت ہے۔ اسلام نے کبھی اور کہیں داخلِ حدود سرمایہ داری و دولت کی ہرگز ہرگز مخالفت نہیں کی ہے۔

تفاوت نکات ہی جبکہ عالم کے قوام و قیام کے اسباب و دلیل ہیں تو بھلا اسلام فطرت کے اٹل اصول کی کسطرح مخالفت کرتا، یہ سمجھ کا پھیر ہے، یا غلط تعلیم کے غلط نتائج ہیں بلکہ بقول شکور ؎

ہر ایک نے اپنے لئے کچھ سمجھ لیا — اللہ کیا اثر ہے کسی کی نگاہ میں

لیکن یاد رہنا چاہئے کہ اسلام ان عامیانہ پرواز سے بہت بالا ہے، قدرت کا وہ نظام جو کائناتِ عالم میں کارفرما ہے، سپرد محو اور حوالۂ عدم و فنا نہیں کیا جاسکتا، ایک امیر دوسرا غریب، ایک غالب دوسرا مغلوب

Scanned by CamScanner

ایک طاقتور دوسرا کمزور، ایک حاکم دوسرا محکوم، ایک خادم دوسرا مخدوم، ایک تابع دوسرا متبوع، ایک فاعل دوسرا منفعل، اگر نہ ہو تو سارا نظامِ کائنات درہم برہم ہو جائے۔

دماغ اگر دل کی اطاعت چھوڑ دے، دل دماغ کی اگر خدمت نہ کرے، معدہ و آنتیں [illegible] سے اگر دست کش ہو جائیں، حرام مغز اگر اعصاب سے بغاوت کر جائے، عناصرِ پنجگانہ مخصوص خدمات اگر کنارہ کر لیں، ذراتِ ارضی و تاثراتِ فلکی باہمی لین دین اور حرکاتِ زمین و آسمان انقیاد و اطاعت کو لات مار دیں تو کیا کلو بھائی گا مارستم جہاں اور گورے میاں سینڈو پہلوان بن سکتے ہیں، حاشا ثم حاشا اس قسم کا تخیل یقیناً خبط ہے بلکہ حماقت کا سنگین مظاہرہ ہے۔

لہٰذا اسلام نہ سرمایہ داری کے خلاف ہے نہ اہلِ دنیا کو دولت کی مخالفت پر اکساتا ہے بلکہ کسبِ معیشت کو جائز ہی نہیں، ضروری قرار دیتا ہے۔ ہاں بالیقین اسپر کی گرفت اور اسکو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے، ہر اس ناجائز سرمایہ داری کو ٹھکراتا ہے جو مخلوقِ خدا کیلئے مصیبتِ عظمیٰ بن جائے جیسے سود و جوا وغیرہ کے ذریعہ یا شرفِ انسانی کے خلاف ذرائع سے جو دولت پیدا کی جائے، وہ اسلام کی نگاہ میں مبغوض بھی ہے اور معتوب بھی، چونکہ مخلوق اللہ کی اسمیں اخلاقی و روحانی موت ہے اور خستہ حالی کے تمام مراحل مضمر ہیں لیکن جو دولت اور سرمایہ داری راہِ خدا میں، مخلوقِ خدا کی بہبود و فلاح میں، حقوق العباد و حقوق اللہ کی ادائیگی میں صرف کرنے کے واسطے جمع و حاصل کی جائے تو اسلام نہ صرف اسکے حصول کی تحریص ہی دلاتا ہے بلکہ بعد ایمان تمام طاعات و عبادات پر نمایاں ...... ترجیح دیتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل	مشرق و مغرب کو تمہارے منہ پھیرنے میں کچھ بھی
المشرق والمغرب ولکن البر من	بھلائی نہیں بھلائی تو یہ ہے کہ خدا پر ایمان لائے
آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ	آخرت کا یقین رکھے فرشتوں کا قائل ہو آسمانی کتابوں کو
والکتاب والنبیین وآتی المال علی	برحق جانے، تمام نبیوں کو سچا سمجھے اور سب سے زیادہ
حبہ ذوی القربی والیتمیٰ و	بھلائی یہ ہے کہ مال کی محبت کو خدا کی محبت پر قربان کر کے عزیزوں
المساکین وابن السبیل والسائلین	غریب یتیموں بے نواؤں مسافروں اور سوالیوں کو

وفی الرقاب - الخ

(سورہ بقرہ رکوع ۲۲ - پ ۲)

اور مصیبت زدوں کے چھٹکارے میں مال کو صرف کرے - (یہی بہترین بھلائی اور اعلیٰ بندگی ہے)

یہ رفع مراتب عمدہ درجات اور پسندیدہ افعال جب ہی بروئے کار آ سکتے ہیں کہ جب دولت فراہم کرے یا فراہم کرنے کے اسباب پر کاربند ہو ورنہ "کیا ننگا نہائے کیا نچوڑے" ایک بھی بہترین اجر والی خوبی اور اعلیٰ بھلائی حاصل نہیں ہو سکتی -

جب ہی تو اسلام نے زمین کی خرید و فروخت، تجارت، زراعت، فلاحت، صنعت و حرفت اور تمام اشیاء پر مالکانہ حیثیت کا قیام اور دولت حاصل کرنے کے تمام یہ ذرائع جائز قرار دیئے ہیں ان کے اکتساب پر بڑے بڑے وعدے، پُر از خیر بارشوں کی اُمیدیں دلا کر بہت ہی تحریص دلائی ہے - پس سرمایہ داری اور دولت کی فراوانی درحقیقت نعمائے الٰہی میں سے وہ افضل ترین نعمت ہے جو لاکھوں کروڑوں حسنات کی سرچشمہ ہے، لہٰذا یہ نہ مذموم ہے اور نہ ممنوع بلکہ نیت خیر کیساتھ ضروری اور اسکا کسب و حصول ہر مسلم و مسلمہ کیلئے لازمی ہے -

ہاں شر و نیت میں، بُرائیوں کے ارادوں میں، روحانیت کی تباہ کاریوں میں، بندۂ سیم و زر ہونے میں، صفاتِ ذمیمہ و خصائلِ رذیلہ اختیار کرنے میں، عبدیت و بندگی کے درہم و برہم ہونے میں، بُری بھی ہے اور ممنوع بھی، اور اسکا کسب و اکتساب ناجائز بھی ہے اور حرام بھی، الدنیا جیفۃ وطالبہا کلابٌ کی تیجیح و عمدہ تشریح یہی ہے - چونکہ انسانی شرف کی تمام بلندیاں ایسی گندگیوں میں دبدبا کر خاک ہو جاتی ہیں الغرض دولت و سرمایہ داری جسطرح آج موردِ عتاب ہو رہی ہے، یا اپنے خفیہ ارادوں کی تکمیل کیلئے غریب مزدوروں کو اپنا ہمدرد بنانے کے واسطے خراب بتائی جا رہی ہے وہ ہوشمندی کے قطعی خلاف ہے محض منہ سے کہنے کی چیز ہے جس پر انسان کبھی عمل نہیں کر سکتا، اور نہ آج مدعیانِ تخریبِ سرمایہ داری عمل پیرا ہیں - اسی لئے اسلام نے جو رویہ اختیار کیا ہے یقیناً وہی صحیح ہے اور وہی عین فطرت ہے، سراہنے کے موقعہ پر دولت کو سراہا ہے، بچانے کے موقعہ پر ہٹایا اور بچایا ہے - منتہائے انسانیت (خدا کی بندگی) یا مقصدِ عبودیت کیلئے صرف ذریعہ قرار دیا ہے اور بس -! بہر حال اسلام کی نگاہِ فطرت میں داخلِ حدود دولت و سرمایہ داری

جبکہ ایک نعمتِ محمودہ ہے تو اسکے تمام شوشے وگوشے اور بالکلیہ تمام داخل حدود شبعے حدِ جواز میں بھی ہیں اور اجر و ثواب سے بھی خالی نہیں ہیں بلکہ ترک و تنفر اور کنارہ کش ہو جانے میں یقیناً گناہ ہے لارھبانیۃ فی الاسلام ۔ کا میں خیال کرتا ہوں اعلیٰ مفہوم یہی ہے ۔ اور لتسئلن یومئذٍ عن النعیم کی موجودگی میں اس نعمتِ عظمٰی کی جوابدہی لازمی ہے تو اسکے حصول و فراہم کرنے کے جائز ذرائع بالواسطہ ہوں یا بلاواسطہ جبکہ کسطرح برباد و تباہ کئے جاسکتے ہیں ۔

سرمایہ داری کے اہم شعبہ جات میں سے اہم ترین شعبہ زمینداری ہے یا زمین کا مالک بننا ہے کیونکہ تمدنی زندگی یا انسانی ضروریات کا یہ غیر معمولی جز ہے اسی لئے اسلام نے اسکے واسطے بھی بڑی اہم اور واضح ہدایات دی ہیں جو قرآنی آیات میں احادیث کی صحیح روایات میں، فقہ کی کلیات و جزئیات میں اسقدر زیادہ موجود ہیں جنکا تفصیلی بیان اس مختصر تحریر میں میرے لئے نہایت ہی کٹھن ہے بخوفِ طوالت چھوڑا جاتا ہے کسی دوسری فرصت میں انشاء اللہ پیش کیا جائے گا ۔

اسوقت غالباً من یرید کے واسطے یہ اشارہ ہی کافی ہوگا کہ ربانی کتاب قرآنِ کریم کے ہر پارے میں احادیث کی ہر تالیف میں اور فقہ کی بیشتر تصانیف میں بڑا ذخیرہ موجود ہے، بالخصوص فقہی احکام اور وہ مو شگافیاں جو کتاب الزکوٰۃ، باب الزروع والثمار، کتاب البیوع باب تملیک الارض ۔ کتاب الاجارہ، کتاب الہبہ، کتاب الغصب، کتاب الوقف، کتاب احیا الموات، باب العشر والخراج، کتاب الزراعۃ والمضاربۃ، باب المحاصل والاباحۃ، کتاب المساقات، کتاب الفرائض، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الخلع، باب العدۃ وغیرہ وغیرہ میں ہیں وہ اسقدر صاف مسائل ہیں جن سے وہ گروہ بھی طمانیت حاصل کر سکتا ہے جو زیادہ گہرائی میں جانا نہیں چاہتا ہے ۔

الغرض یہ ایسے کھلے ہوئے مضامین ہیں جنمیں ملکیت زمین و حقوق مالکانہ، محاصل و منافع کے اصول و ضابطے، پیداوار اور اسکا مصرف و حقوق، اجیر، مزدور، زمیندار، کاشتکار یعنی تمام زمیندارانہ سسٹم کے واسطے سب ہی کچھ موجود ہے، علماءِ اسلام جسکی ہر ہر ادا کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں ۔

(باقی آئندہ)

مدارسِ عربیہ کا خطرناک مستقبل

اور ہمدردانِ ملت کی فوری توجہ کی ضرورت

از حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب

تعلیم و تعلم سے جہاں تک ضروریاتِ وقت کے مطابق افادہ و استفادہ مقصود ہے اور حسب حال مقصد وحید کے نشر و اشاعت کا تعلق ہے، ہندوستان کے موجودہ مدارس عربیہ اس سے کوسوں دور واقع ہو رہے ہیں۔ یہ محض اسلام کا معجزہ ہے کہ اسکی مقدس تعلیم و تدریس کے نشر و اشاعت کیلئے پورے اسباب و ذرائع مہیا نہ ہونے کے باوجود اپنے فطرتی کمالات اور باطنی خوبیوں کے باعث اسوقت تک معمورۂ عالم میں جلوہ فگن ہے ورنہ دورِ حاضر کے حامیانِ اسلامی تعلیم و منتظمین مدارس عربیہ حسب ضروریات حاضرہ اسکی کوئی خاص خدمت سرانجام نہیں دے سکے جس سے اس پاکیزہ تعلیم کی وسعت اور ترقی ہو سکتی۔

یہ صرف ہماری سستی و غفلت ہی کا نتیجہ ہے کہ عرصۂ دراز سے آجتک اسلامی نظامِ تعلیم کی عملی وسعت و اشاعت کے متعلق ہندوستان میں کوئی باقاعدہ لائحہ عمل مرتب نہ ہو سکا، اور نہ ہی اسکے تحفظ اور بقا کیلئے عوام و خواص کی عملی توجہ ہو رہی ہے، ہندوستان جیسے وسیع ملک میں صرف چند درجن چھوٹے موٹے مدارس عربیہ کا غیر منظم اور پراگندہ حالت میں پایا جانا عملی وجود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت مدارس عربیہ کے موجودہ طرز عمل اور مسلک سے قوم میں ہردلعزیزی و دلچسپی پیدا ہونے کے بجائے نفرت و بیزاری کے اثرات پیدا ہو رہے ہیں۔

دن بدن دنیا کے رجحانات ہمارے مدارس کے خلاف اسلئے صف آرا ہو رہے ہیں کہ ہمارے مدارس میں دنیا کے حالات و ضروریات کے مطابق تعلیمی انتظام نہیں کیا جاتا۔ حضرات کبھی آپنے اپنے ماحول

سے باہر کے حالات و واقعات کے مطالعہ کرنیکی تکلیف بھی فرمائی ہے کہ دنیا مدارس عربیہ کے متعلق کیا خیال رکھتی ہے؟ یا جدید انقلابات میں ہمارے مدارس کا کیا حشر ہوگا؟

ملک کی استعماری حکومت کی خود غرضانہ پالیسی اور اغیار کی ریشہ دوانیاں اور زہریلے نظریات تو درکنار صرف جمہور مسلمین اور آئندہ برسر اقتدار آنیوالے مسلمان طبقہ کا ہی عندیہ آپکو معلوم ہو تو آپ ششدر رہ جائیں۔ مدارس عربیہ کے متعلق جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور عام کاروباری مسلمانوں کے تمام تخیلات اس وقت بالتفصیل پیش نہیں کئے جاسکتے جن کے سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس وقت صرف ایک واقعہ عرض کیا جاتا ہے جس سے آپ کسی قدر اندازہ فرماسکیں گے۔

پچھلے دنوں راقم الحروف کو ایک ایسے معزز دوست سے مدارس عربیہ کی ضرورت و عدم ضرورت پر تبادلۂ خیالات کرنیکا اتفاق ہوا جو صوم و صلوٰۃ کے پورے پابند تعلیم یافتہ تاجر ہیں اور گاہ بگاہ مدارس عربیہ اسلامیہ کی امداد و اعانت میں بھی حصّہ لیتے رہتے ہیں۔ دوست موصوف نے مدارس عربیہ کی موجودہ وضع اور طریقۂ کار پر سختی سے نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ "دارالعلوم دیوبند کیا ہے؟ بس صرف گداگری سکھانے کا بہت بڑا کارخانہ ہے جہاں سے سیکڑوں گداگر پیدا کئے جاتے ہیں۔"

موصوف کے اس جملہ سے مجھے جسقدر دلی صدمہ ہوا اسکا اظہار الفاظ میں مشکل ہے۔ لیکن جملہ مذکور کسی ملحد و نیچری کا نہیں اور نہ کسی غیر فرقہ کے آدمی کا ہے۔ بلکہ یہ ایک لکھے پڑھے دیندار مسلمان کا نظریہ ہے جو ایک حد تک مدارس عربیہ سے واقفیت و تعلق رکھنے والا ہے اور نیز یہ ظاہر ہے کہ یہ جملہ محض صرف ایک شخصیت کا عندیہ نہیں بلکہ ایک کثیر جماعت کی ترجمانی کی حیثیت رکھتا ہے۔ الغرض آج کاروباری دنیا مدارس عربیہ کو بیکار محض اور قوم کیلئے گرانبار بوجھ تصور کررہی ہے اور سمجھتی ہے کہ حالات حاضرہ اور ضروریات وقت سے ناآشنا ہونیکی وجہ سے قوم کے کسی مرض کیلئے یہ کوئی علاج نہیں ہیں اور نہ معلوم کیا کیا مخالفانہ تاثرات نت نئے پیدا ہورہے ہیں اور کیا کیا رنگ لائیں گے۔

لیکن ایں حالات کیا ہمارا یہی فرض ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھکر منتظر فردا بیٹھے رہیں اور انا لہ لحافظون کی آڑ لیکر موجودہ مسلک میں سرمو فرق نہ آنے دیں۔؟

بیشک قادرِ قیوم اپنے دینِ قیم کا حافظ و ناصر ہے مگر کچھ خدمت تو اُس نے اپنے بندوں کے ذمہ بھی لگا رکھی ہے جسکے لئے اسلاف کرام بڑی بڑی قربانیاں پیش کر چکے ہیں

اس وقت انقلاب انگیز حالات و واقعات حضرات علماءِ کرام کو ببانگ دہل چیلنج دے رہے ہیں، کہ اگر جرأت، ہمت، مردانگی، اخلاص، ایثار باقی ہے تو میدانِ عمل میں مردانہ وار قدم رنجہ فرما کر فتح و شکست کی قسمت آزمائی فرمائیے۔

محترم حضرات! یہ بالکل صحیح ہے کہ خطرناک حالات شواہد کے ہوتے ہوئے مدارس عربیہ کے اصلاح و تنظیم اور ترقی و بقاء کیلئے منتظمین و معاونین مدارس نے اگر آج بروقت کروٹ نہ بدلی اور فوری عملی تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو یقیناً ہندوستان کے طول و عرض میں مدارسِ اسلامیہ کا مستقبل نہایت خطرناک ہوگا اور اسکی تمامتر ذمہ داری اکابر منتظمین پر ہوگی اور یقیناً یوم محشر میں جوابدہ ہوں گے۔

راقم الحروف نے مدارس کے اصلاح نصاب کیلئے کئی بزرگوں سے خط و کتابت کی، زبانی عرض و معروض اور تبادلہ خیالات ہوا لیکن عرصہ کی کوشش کے باوجود آجتک عملی توجہ نہیں ہوئی، بلکہ اکابر حضرات اس اہم ضرورت کیطرف بالفعل عملی اقدام فرماتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ وہ شاید بعض دیگر ضروریات کو مقدم فرماتے ہوں۔ لیکن جہاں تک راقم الحروف کا تجربہ ہے اور حالات کا تقاضا ہے، اس وقت تعمیری پروگرام کی رو سے سب سے پہلے تعلیمی ترقی اور تبلیغی مساعی کی سخت ضرورت ہے۔ اور تعلیمی ترقی صحیح معنوں میں سوائے اسکے نہیں ہوسکتی کہ جب تک متقاضی ضروریات کے موافق نصاب کی اصلاح و ترتیب نہ کی جائے۔

اسوقت مدارسِ عربیہ کو جو کچھ ضعف پہنچ رہا ہے یا پہنچنے کا شدید خطرہ ہے یہ محض موجودہ نصاب تعلیم کا اثر ہے اور چنداں کوئی وجہ نہیں۔ یعنی نصاب کا وہ حصہ جو ضروریاتِ دین علوم و فنون خادم سے زائد حصہ جسے معقول و فلسفۂ یونان سے یاد کیا جاتا ہے، یہ مدارسِ عربیہ کیلئے مرض متعدی اور نوجوان طلباء کیلئے مہلک ثابت ہوا ہے۔ راقم الحروف اس وقت اس غیر ضروری مضمون کی نامعقولیت اور اسکی عدم ضرورت پر تفصیلی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ اس مسئلہ کے واقف اور عدم ضرورت کے قائل ہونگے۔ مجھے علم ہے کہ بہت سے حضرات اس نام نہاد معقول اور یونان کے فرسودہ فلسفہ کے غیر ضروری ہونے کے

معترف ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اسکو نصاب سے خارج کر دینے کی جرأت صرف اسلئے نہیں کر سکتے کہ دہ سکر ہم عصر فاضل ہمیں کم عقل تصور کریں گے، بس اسی دیکھا دیکھی میں یونان کا جُوا ہماری گردنوں میں پڑا ہے اور اس بات پر توجہ نہیں ہو رہی کہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے ۔ اور قوم کا سرمایہ برباد ہو رہا ہے ۔ کیا یہ عند اللہ قابلِ مواخذہ بات نہیں ہے ؟ کہ مسلمان بچوں کے بہترین دل و دماغ جو تفقہ فی الدین اسلامی تاریخ کے جاننے اور ضروریاتِ زندگی سمجھنے پر صرف ہونے چاہئیں تھے ، وہ یونانیوں کے کار از رفتہ تخیلات و توہمات پر ضائع کئے جاتے ہیں اور قوم کا وہ پیسہ جو اسلامی تعلیمات اور کار آمد علمی و عملی تحقیقات پر خرچ ہونا چاہئے تھا وہ ایک غیر ضروری اور غیر مفید مضمون پر صرف ہو رہا ہے ۔

الحاصل نصاب کی یہ خامی ہزار کمزوری کی جڑ ہے زائد از ضرورت معقول و فلسفہ کے اس گورکھ دھندے کیوجہ سے کئی ضروری سے ضروری مضامین کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، بلکہ کئی لوگ سلسلۂ تعلیمات میں سے اس دقیانوسی الجھنوں کو "معراجِ علم" اور سرمایۂ حیات تصور کر کے محو رہ جاتے ہیں اور اسلام کی کسی عملی ضرورت میں کام نہیں آ سکتے ۔

فلسفیانہ تخیلات میں اُن کے دماغ ماؤف، دل مُردہ اور اعضاء معطل معلوم ہوتے ہیں۔ عملی زندگی کے کسی شعبہ میں وہ کوئی نمایاں حصّہ نہیں لے سکتے، یہ کسقدر مقامِ حیرت ہے کہ دنیا کہاں سے کہاں نکل گئی حالات و ضروریات ہزار کروٹیں بدل چکے، لیکن ہمارے عربی مدارس میدانِ جدوجہد میں ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

راقم بلا مبالغہ عرض کرتا ہے اور نہایت درد و کرب سے کہتا ہے کہ موجودہ دور میں ہندوستان کے مدارس عربیہ نے حالاتِ حاضرہ و مقتضیاتِ وقت کے لحاظ سے قرآن کریم و حدیثِ نبوی (علیہ تحیۃ والسلام) کی کوئی عملی خدمت ادا نہیں کی اور اسلامی تعلیمات کی وسعت و ترقی کیلئے کوئی بہترین تحریک پیدا نہیں کی اور نہ ہی مشتاقانِ علومِ اسلامیہ کیلئے کوئی ایسا کامیاب نصاب پیش کیا جو عربی و اسلامی تعلیم کی تکمیل کے ساتھ ساتھ بقدرِ ضرورت دنیوی تعلیم اور جدید علمی و عملی تحقیقات اور روزمرہ کے ضروریات و معلومات سے آگاہ و ماہر بنا سکتا ۔

موجودہ نصابِ تعلیم سے بالعموم دن بدن کمزور خیال، تنگ نظر، پست ہمت، ضروریات و معاملاتِ وقت سے ناآشنا، بیکار محض افراد پیدا ہو رہے ہیں جو اکثر میدانِ عمل میں کسی اہم اسلامی خدمت بجالانے سے قاصر ہیں، البتہ اس سے مجھے انکار نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ عربی مدارس کے بعض فارغ التحصیل افراد نے اسلام کی نہ بہترین و بلند پایہ خدماتِ جلیلہ سرانجام دی ہیں جنکی نظیر دوسرے مغربی تعلیم یافتہ طبقہ میں نہیں مل سکتی۔ لیکن یہ نصاب کا معجزہ نہیں بلکہ فطرتی سلامتی طبع اور خارجی اثرات کا ثمرہ ہے اور ایسی امثلہ نادرات سے ہیں، اسی طرح بعض شاذ و نادر مغربی تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی مثالیں ملتی ہیں، جو مغربی تعلیم کے نصاب پر موقوف نہیں انہیں بھی تاثرات کھینچکر میدانِ عمل میں کھڑا کر دیتے ہیں، یہاں تو مدارسِ عربیہ کے موجودہ نصاب سے بحث ہے کہ موجودہ نصاب نوجوان طلبہ کا قیمتی وقت ایک بوسیدہ موضوع پر (جو بالفعل دینی و دنیوی ضروریات میں غیر مفید ہے) کافی خرچ کرکے ضروریات و مقتضیاتِ زمانہ کے موافق اسلامی خدمات بجالانے اور ضروریاتِ زندگی بسر کرنیکی صلاحیت و قابلیت نہیں پیدا کر سکتا، نصاب میں حضورِ اقدس صلعم کی "سیرتِ طیبہ" "اسلامی تاریخ" "مکمل تاریخ ملل عالم"، جغرافیہ ہند، اور جغرافیہ عالم، حساب (اور بعض مدارس میں ادب عربی بھی داخل نہیں ہے -) اور نہ ہی اردو لکھنا پڑھنا، خوشخطی، مضمون نویسی، ترجمیں سکھایا جاتا ہے، عربی میں مضمون نویسی اور تقریر و تحریر کی مشق نہیں کرائی جاتی، اور علاوہ ازیں دورِ حاضر کے معلوماتِ عامہ، شہریت، اقتصادیات، ہیئتِ جدید، سائنس، فلسفہ جدید، علم نباتات، زراعت، صنعت جدید، علمی انکشافات و ایجادات سیاسیاتِ ہند، سیاسیات عالم، سیاسیات عالم الاسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ویسے خارجی طور پر کوئی طالبعلم ضروریاتِ مذکورہ بالا کو حاصل کرے یا مڈل میٹرک یا ایف اے، بی اے وغیرہ کرے تو یہ الگ امر ہے لیکن مدارسِ عربیہ کا نصاب پڑھنے والوں کو ان ضروری سے ضروری مضامین کو حاصل کرنے پر مجبور نہیں کرتا، بلکہ کاغذ قلم دوات کے چھونے تک کی تکلیف نہیں دیتا۔ مدارسِ عربیہ کے بیشمار فارغ التحصیل لڑکے ایسے ملیں گے جو اپنے دستخط تک نہیں کر سکتے وقت کے کسی ضروری سے ضروری سیاسی مذہبی معاشرتی معاملہ پر محققانہ طور پر نقد و تبصرہ نہیں کر سکتے۔

اندریں حالات غور کیا جائے کہ کیا ایسی جماعت سینکڑوں یا ہزاروں کی تعداد میں بھی تیار ہو تو اسلام یا مسلمان کو کوئی معتد بہ فائدہ پہنچا سکتی ہے؟ راقم الحروف کو تاجر صاحب موصوف کے مذکورہ عندیہ سے من وجہ ضرور اختلاف ہے لیکن ان کے اور دوسرے احباب کا جائز اعتراضات کا اعتراف اور نصاب کی واقعی کمزوریوں کا اقرار ہے اور خدانخواستہ حالات کی نزاکت، تقاضۂ وقت سے آنکھیں بند کرکے نصاب کی خامیوں اور کمزوریوں کو فوراً دور نہ کیا گیا۔ اور اسکے تحفظ و بہبودی کیلئے مستحکم انتظام ابھی نہ کیا گیا تو یاد رکھئے ملک کے آنیوالے انقلابات میں مدارس عربیہ کا نام ونشان تک ملنا دشوار ہو جائیگا (العیاذ باللہ العظیم) ان کے چندے بند وظائف اور اوقاف ضبط ہو جائیں گے اور مدارس عربیہ صرف داستانِ ماضی بنکر رہ جائیں گے۔

جن قومی اسمبلیوں کیلئے آج قربانیاں کی جارہی ہیں یہی آپکے مقدس مدارس کے خلاف بل پاس کرینگی، مذہب و کلچر کے نام پر اپیل اور تبلیغ کرنیوالے نام زیر دفعہ ...... وارنٹ بلا ضمانت کٹے گا اور جیل یاترا جانا ہوگا۔ اور مسلم پبلک آپکی حمایت میں سول نافرمانی یا کسی اور قربانی کیلئے ہرگز آمادہ نہیں ہوگی۔ بلکہ کہے گی کہ اتنے مصائب کے بعد بھی یہ شوریدہ سر مولوی ہمیں آرام کا سانس نہیں لینے دیتے بس میاں جاؤ! ہمارے بچوں کیلئے یہی ودیش بھگت نیشنل اسکول کافی ہیں، پھر آپکی آنکھیں کھلیں گی لیکن اسوقت اسپین کے مسلمانوں کی طرح آپکو صرف مساجد میں بھی با آوازِ بلند قرآن مجید پڑھنے سے روکا جائے تو باعثِ تعجب نہ ہوگا۔ آنے والے دور میں اگر مسلمانوں نے بالفرض اسلامی تعلیم حاصل کرنے کیلئے انتہائی دلچسپی اور کسی بڑی قربانی کا مظاہرہ کیا بھی ہو۔ مدارسِ عربیہ اسلامیہ کے نعم البدل صرف اسلامیہ سکول اور اسلامیہ کالج ہی تصور ہوں گے، مسلمانوں کو اپنے مذہب، تمدن، اقتدار کے محفوظ و برقرار رکھنے کی خاطر نہ تو برادرانِ وطن کی تنگ نظریوں کیوجہ سے ان کے متعلق حسن ظن اور اعتماد پیدا ہو سکتا ہے، اور نہ ہی ان کے کسی وعدے کا اعتبار۔ مسلمانوں کیلئے اگر کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو صرف "باہمی تنظیم" خود اعتمادی، عملی سرگرمی ہے اور بس۔

اپیل :- اسلئے تمام درد ملت رکھنے والے حضرات علماء کرام اور رہنمایان قوم سے نہایت ہی دردمندانہ استدعا ہے

ہے کہ خدارا ناموس اسلام کی خاطر اپنے تمام فروعی اختلافات کو مٹا کر ہندوستان میں مدارس عربیہ اسلامیہ کے تحفظ و بقا اور ترقی کے لئے فوراً ایک مجلس مقرر فرمائیں جسمیں چند مشرقی اور مغربی علوم کے ماہر و متبحر علماء اسلام منتخب ہوں جو دینی و علمی ضروریات میں ضروریاتِ وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مدارس عربیہ کا بہترین نصاب تعلیم مرتب فرما کر بصورت رپورٹ شائع فرمائیں۔ تاکہ تمام مدارس ہندوستان کا واحد نصاب تعلیم ہو۔

"دیوبندیت" و "بریلویت" کے پیدا شدہ امتیازات کو یکسر مٹا کر باہمی نہایت اخلاص و محبت سے ملکر کام کرنیکی خوشگوار فضا پیدا کی جائے، ہر اسلامی خدمت میں متحدہ محاذ قائم کیا جائے اور ملک میں تنظیم مدارس عربیہ کی بہترین سکیم پیش کی جائے اور نصاب میں اسلامی علوم فنون کے ساتھ ساتھ ضروریاتِ حاضرہ کا پورا پورا خیال رکھا جائے تاکہ فارغ شدہ طلبہ میں اسلامی روشنی و قابلیت سے حالاتِ حاضرہ و ضروریاتِ وقت پر صحیح نظر و کنٹرول رکھنے اور مسلمانوں کے ہر معاملہ (مذہبی، سیاسی، اقتصادی) میں رہنمائی کرنے کی پوری پوری صلاحیت پیدا ہوسکے انشاء اللہ بعونہ تعالیٰ۔

اندکے بتو گفتم غم دل ترسیدم ۔ شاید دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

نوٹ:۔ تمام اسلامی جرائد و رسائل کے حضرات مالکان و مدیر صاحبان سے التماس ہے کہ از راہ ہمدردی ملت اس درد مندانہ مضمون کو اپنے قیمتی صفحات میں نقل فرما کر اس پر مجاہدانہ قلم اٹھائیں اور مدارس عربیہ کے اصلاح و استحکام کیلئے بہترین اسکیم پیش فرمائیے۔

جن پرچوں میں مضمونِ ہٰذا کے مقصد پر تنقید و تائید فرمائی جائے وہ اگر پتہ ذیل پر بھیجے جائیں تو خاص اعانت تصور ہوگی۔

اور نیز دیگر حضرات ہمدردانِ ملت و حامیانِ اسلامی تعلیم اپنے اپنے افکارِ عالیہ اور قیمتی مشوروں سے بذریعہ خطوط مستفید فرما سکیں تو خاص نوازش ہوگی۔

آپ کا خیر اندیش

محمد ذاکر سیالوی، ناظم عمومی جمعیت تعلیم الاسلام المحمدی

مہتمم دار العلوم محمدی۔ ضلع جھنگ حلقہ بھوانہ۔ پنجاب

نظامِ حکومت کے اغراض و مقاصد

ماخوذ از حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ استاذ علماء ہند سیدنا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

(مذکورہ بالا تحریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ انسان کو دنیاوی زندگی کے سلسلہ میں دیگر حیوانات سے ممتاز کرنیوالی چیزیں تین ہیں ۔

(۱) تفکر و تدبر جس سے وہ مستقبل بعید کی چیزیں اپنے خیالات اور عقائد میں جما کر ان کیلئے ایسی جدوجہد کرے کہ بھوک، پیاس، راحت و آرام غرض موجودہ وقت کی تمام لذتیں اور آسائشیں اُن پر قربان کر دیتا ہے ۔

(۲) ظرافت یعنی نفاست پسندی جس کی بنا پر وہ اپنے لئے مقدار ضرورت سے زائد، بہتر اور عمدہ لباس کا خواہشمند ہوتا ہے ۔

(۳) افراد اور طبقات میں ایسا تفاوت اور تفاضل جس سے کسی فرد یا کسی طبقہ کو دوسرے پر قیادت اور سیادت کا حق حاصل ہوتا ہے ۔ لیکن معیارِ قیادت اور سیادت یہ ہے کہ وہ عام انسانوں کیلئے زائد سے زائد نافع اور مفید چیزیں سوچ سکے اور ایجاد کر سکے) 　　　(محمد میاں عفی عنہ)

حضرت شاہ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں، انسان جب سے دنیا میں آیا فطرت کی ان تینوں چیزوں پر وہ عمل پیرا رہا حتی کہ رفتہ رفتہ آج علومِ الہامیہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اسکے پاس جمع ہو گیا جسکو علومِ کسبیہ سے قوت حاصل رہی 　اسی عظیم الشان ذخیرہ پر انکی روحیں جم گئیں ، اور اسی پر انکی موت و حیات موقوف ہو گئی ہے ۔ (مثلاً آج اسکے پاس اخروی عقائد، اخلاق، عادات، تہذیب و تزکیہ وغیرہ جنکو علومِ الہامیہ کہئے نیز جغرافیہ، سائنس کیمسٹری (کیمیا) ڈاکٹری یا طب، انجینیرنگ یعنی فنِ تعمیر وغیرہ وغیرہ جنکو علومِ کسبیہ کہئے کے متعلق عقائد، اصول، نظریات، تھیوری وغیرہ وغیرہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے ۔ جو دنیا بھر کے انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام، حکماء، اور عقلاء کی سالہا سال کی محنتوں اور صعوبتوں کا نتیجہ ہیں جو آج ہماری

پاس ترکہ کی طرح موجود ہے ۔

حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان تینوں چیزوں کیساتھ فطری الہامات[۵] بھی متواتر رہتے جنکی مثال یہ ہے کہ انسان کا سانس لینا تو نبض کی حرکت کی طرح ضروری اور فطری چیز ہے کوئی انسان وہم و گمان بھی نہیں کرسکتا کہ اس نے اسکو ایجاد کیا ہے، البتہ سانس کے چھوٹے یا بڑے لینے میں انسان کو اختیار ہے ۔

سیاست کا سنگِ بنیاد | یہ تینوں اوصاف تمام انسانوں میں برابر درجہ کے نہیں ہوتے کیونکہ انسانوں کی طبیعت اور قوتِ فکر میں بہت کچھ فرق ہوتا ہے ، نیز کسی کو موقعہ ملتا ہے کہ قوتِ فکریہ کو کام میں لاسکے اور کسی کو مختلف قسم کی مشکلات اسطرح گھیر لیتی ہیں کہ وہ اصل قوت کا مالک ہوتے ہوئے اُسکے استعمال سے عاجز رہتا ہے، بہرحال اسی قسم کے تفاوت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارتفاقات (تدابیر نافعہ) کے دو مرتبے ہوگئے ۔

(پہلا مرتبہ) تو وہ ہے کہ جنگلات یا پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسنے والے چھوٹے چھوٹے اجتماع اعداد و نہ درجہ کی جماعتیں اُس سے خالی نہیں ، اس مرتبہ کا نام ہم ”ارتفاقِ اوّل“ رکھیں گے ۔

(دوسرا مرتبہ) ان تدابیر نافعہ کا وہ ہے جو متمدن ممالک کے شہروں اور بڑے بڑے قصبوں کے بسنے والوں میں پایا جاتا ہے جسکا تقاضا اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اعلیٰ اخلاق کے انسان ، اور مدبرین عقلاء ان میں پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہاں اجتماعات زیادہ ہو تو ہیں ضرورتیں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں اور تجربوں کا موقعہ زیادہ ملتا ہے ۔ تو بہت سے طریقے (تہذیب و تمدن کے) ایجاد کئے جاتے ہیں اور اُنپر پابندی سے عملدرآمد ہوتا ہے ۔ اسی مرتبہ کا اعلیٰ درجہ وہ ہے جبکہ خوشحال بادشاہ عمل پیرا ہوتے ہیں ، اُن کے پاس مختلف جماعتوں کے عقلاء رہتے ہیں یہ بادشاہ اُن سے کارآمد طریقے اور قوانین معلوم کرتے ہیں ۔ اس مرتبہ کا نام ہم ”ارتفاقِ ثانی“ رکھیں گے ۔

(تیسرا مرتبہ) جب ارتفاق ثانی کامل ہوجاتا ہے تو ایک تیسرے ارتفاق کو پیدا کرتا ہے کیونکہ جب اُن میں

---

[۵] یہ چیز واضح ہو جانی چاہئے کہ فطری الہامات سے مراد وہ خیالات ہیں جو قدرتی طور پر انسان کے دل میں پیدا ہو جائیں وحی ان کے ماسوا دوسری چیز ہے فطری الہامات کیلئے انبیاء یا اولیاء کی تخصیص نہیں بلکہ جیسا کہ گذشتہ تحریر میں گذرا انسان کی بھی تخصیص نہیں وہ حیوانات کو بھی ہوتے ہیں مثلاً شہد کی مکھی کو اسی فطری الہام کے ذریعہ سے بتا دیا جاتا ہے کہ وہ کسطرح چھتا بنائے کسطرح شہد نکالے، حضرت شاہ صاحب کا یہ مضمون قرآن پاک سے ماخوذ ہے ۔ علماء کرام بآسانی سمجھ سکتے ہیں ۔ ۱۲ محمد میاں عفی عنہ

آپسمیں معاملات دائر ہوتے ہیں، اور اُنکی طبیعتوں میں بخل، حرص، حسد، اور حقوق کی ادائیگی میں تاخیر یا انکار نمو پذیر ہے تو اُن میں اختلافات و نزاع پیدا ہوتے ہیں اُن میں بہت سے ایسے آدمی بھی پیدا ہو جاتے ہیں جنپر دنیاوی خواہشات کا غلبہ ہوتا ہے یا فطری طور پر اُن میں ایسی جرأت اور دلیری ہوتی ہے جو قتل و قتال لوٹ مار پر اُنکو آمادہ کر دیتی ہے -

علاوہ ازیں انکے منافع آپسمیں مشترک ہوتے ہیں کوئی ایک شخص بھی اسبات پر قادر نہیں ہوتا کہ انکو سنبھال سکے، اور باہمی تعلقات کو درست رکھ سکے اور قادر بھی ہو تو کم از کم اسکے لئے یہ آسان نہیں ہوتا، یا اپنا اوقات و اپنی جان ان جھگڑوں میں پھانسنا گوارا نہیں کرتا تو ضرورت پڑتی ہے کہ ایک کو بادشاہ بنا دیا جائے - جو انکے درمیان عدل و انصاف قائم کرے، نافرمانوں کو سزا دے، شوخ چشموں اور سرکشوں کا مقابلہ کرے اُن سے خراج وصول کرے اور موقعہ اور محل پر اسکو صرف کرے - اسکا نام ارتفاقِ ثالث ہوا

(چوتھا مرتبہ) ارتفاقِ ثالث نے ایک چوتھا ارتفاق پیدا کر دیا اسکی صورت یہ ہوئی کہ جب ہر شہر کیلئے ایک بادشاہ مقرر ہوا اور اسکے پاس مالگذاریاں اور محصول فراہم ہو گئے اور بہت سے بہادر اسکے گرد جمع ہو گئے، اور طمع، حرص اور کینہ اور بغض اُنکی طبیعتوں میں نفوذ کر گیا تو آپسمیں ملوک کی جنگ شروع ہوئی - ایک بادشاہ (راجہ) دوسرے برسرِ پیکار رہنے لگا - تو ایک خلیفہ[۵] کے قائم کرنے کی ضرورت پڑی یا کسی ایسے سلطان کے ماتحت جھکنے کی ضرورت پڑی جسکا تسلط اُنپر ایسا ہی ہو جیسا خلافتِ کبریٰ کا - اور خلیفہ سے مراد وہ شخص ہے جسکو اتنی قوت اور شوکت حاصل ہو کہ کسی دوسرے شخص کا اُسکے مقابلہ پر آکر اُسکے ملک کو تاراج کرنا اور اسکی شوکت کو ختم کر دینا محال جیسا ہو ہاں صرف اس صورت میں کہ بڑے بڑے جتھے بنائے جائیں، بہت سے مال فراہم کئے جائیں

۵ یعنی یا تو مختلف بادشاہ ملکر ایک کو خلیفہ اور رئیس مقرر کریں، جیسا کہ آجکل مثلاً افغانستان، ایران، عراق ملکر مصر کو اپنا رئیس اور سردار تسلیم کریں تو اسکو خلافتِ کبریٰ کہا جا سکے گا - یہ طریقہ اسلامی تعلیمات کے قریب تر رہا کیونکہ اسلام میں خلافت کے انعقاد کی اصل شکل یہی ہے کہ انتخاب ماتحت جماعتوں کی رضامندی سے ہو اگر ایسا نہو اور کوئی ایک بادشاہ دوسروں پر غالب آجائے اور وہ مجبوراً اسکے حکم کے سامنے جھک جائیں جیسا کہ ترکی خلفاء کا طرز رہا کہ وہ اپنی قوت سے غالب ہوتے رہے تو یہ بھی بدرجہ مجبوری خلافت کہی جائے گی - ان ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے آجکل فیڈریشن یا لیگ آف نیشنس "بین الاقوامی لیگ" قائم کی جاتی ہے - ۱۲

اور انقلاب کی منظم کوشش کی جائے جسپر کوئی شخص برسہا برس میں کامیاب ہوسکے۔

اشخاص اور عادات کے اختلاف سے کے بموجب خلیفہ بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ جس قوم کی طبیعت زیادہ سخت اور تیز ہوتی ہے اسکو خلیفہ کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔

اب ہم ان ارتقاقات کے اصول اور ان کے ابواب کی فہرست پر مطلع کرتے ہیں، یہ اصول وہیں کہ شائستہ اقوام کی عقول اور بلند اخلاق کے حاملین نے انکو قائم کیا ہے اور انکو ایک مسلمہ مسلک گردان لیا ہے جنمیں نہ اعلیٰ کو اختلاف ہوسکتا ہے نہ ادنیٰ کو۔ آپکے سامنے جو بیان کیا جاتا ہے اسپر غور کرو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

"مسلمانوں کا روشن مستقبل"

مصنفہ

مفکر جلیل عالیجناب مولوی سید طفیل احمد صاحب (علیگ)

نظامِ حکومت کے اغراض و مقاصد شاہانِ مغلیہ کا طرزِ حکومت، برطانوی سامراج کا ہندوستان میں قیام اور اسکی ابلہ فریبیاں۔ علماءِ ہند کی مجاہدانہ خدمات اور انکی حریت نوازی۔ سر سید احمد کی غداری اور انگریزی ہاتھوں میں کٹ پتلی بنجانا۔ کانگریس، جمعیۃ علماء ہند، خلافت کمیٹی، مسلم لیگ کی مکمل تاریخ وغیرہ وغیرہ بیش بہا معلومات کا خزانہ ہے۔

صفحات ۶۰۸ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ کاغذ بہترین کتابت و طباعت دیدہ زیب

قیمت مع جلد صرف ۶؍

ملنے کا پتہ

کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہی دروازہ مراد آباد (یوپی)

اَصحابُ الصُّفّہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(از محمد حسن عفی عنہ)

اصحاب صفہ کا لباس (۱) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے گذری جس میں ذکر ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ جب تشریف لائے تو برہنگی (ننگے ہونے) کی وجہ سے وان بعضھم لیستتر ببعض من العری

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کے بدن پر صرف ایک چادر تھی جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اسلام سے پہلے بہت بڑے مالدار اور صاحب حیثیت تھے آج اس عاشق اسلام کی خستہ حالی دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی۔ (جمع الفوائد صفحہ ۲۴۳ ج ۲)

(۳) حضرت خباب بن الارت فرمایا کرتے تھے۔

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہجرت کی ہمارا مقصد رضاء الٰہی کا حصول تھا ہمارا ثواب تو خداوند عالم کے دربار میں مقرر ہوگیا پھر ہم میں سے کچھ تو وہ تھے جنہوں نے اپنے اجر وثواب کا کوئی پھل بھی اپنی موت سے پہلے نہیں چکھا مصائب اور آلام ہی میں انکی وفات ہوگئی اُن میں سے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے تو ہمارے پاس آپکے کفن کیلئے صرف ایک چھوٹی سی چادر تھی جب سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ آخرکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر چھپادیں اور پاؤں پر اذخر (ایک قسم کی گھاس) رکھدیں۔ اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جنکے پھل پک گئے وہ اُن کو توڑ رہے (زندگی کے بعد فراخی کا لطف اٹھا رہے ہیں) (صحاح بحوالہ جمع الفوائد صفحہ ۲۷۵ ج ۲)

(۴) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کسی کے پاس بھی چادر نہیں تھی کسی کے پاس لنگی تھی کسی کے پاس چھوٹی سی کمبلی ہوتی تھی جسکو گردن پر باندھ لیتے تھے یعنی سینہ پر پیچ دیکر پیچھے گردن پر باندھ لیا کرتے تھے تو وہ کملیاں غرض یہ تھی ہوتی تھیں کہ آدھی پنڈلیوں تک پہنچ سکیں اور کوئی ٹخنوں تک پہنچتی تھی لمبائی یہ تھی کہ ستر چھپانے کیلئے ہاتھ سے کناروں کو تھامے رہا کرتے تھے۔ باقی آئندہ

سلسلہ مقبولان بارگاہ کی مقدس جماعت

از مولانا محمد شفیع صاحب سہسرامی ۔

امام واقدی کا بیان ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے ۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ بعد وفات دشمنان دین کے ملک میں دفن کیا جائے چنانچہ مسلمانوں کی ایک جانباز جماعت حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں بلاد روم پر حملہ آور ہوئی اسمیں آپ بھی شریک تھے، وہیں وفات ہوئی اور حسب وصیت قسطنطنیہ کی شہر پناہ کی دیوار کے نیچے دفن کئے گئے آجتک آپکا مزار زیارت گاہ عالم ہے ۔ اہل سیر سنین وفات میں مختلف ہیں ۔ ابن عدی ۵۰ھ لکھتے ہیں، امام واقدی ۵۲ھ بتاتے ہیں، ابو زرعہ دمشقی کا بیان ہے کہ ۵۵ھ میں وفات ہوئی ۔

خبّاب بن الارتؓ کنیت ابو عبد اللہ جاہلیت میں آہنگری کرتے تھے، مہاجرین اولین سے ہیں ۶ھ میں مشرف باسلام ہوئے ۔ جنگ صفین میں حضرت علی کیساتھ تھے (علامہ ابن عبد اللہ جیسے محققین نے اس قول کی تردید کی ہے کہ شرکت ثابت نہیں ہے البتہ ارادہ تھا، مگر بوجہ علالت شریک نہ ہوسکے ۔ ۷۳ برس کی عمر میں ۳۷ھ میں وفات پائی ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی، آپکو کفار مکہ نے طرح طرح کی اذیت پہنچائی ۔ چنانچہ سہیلی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کے استفسار پر آپنے اپنی پیٹھ کھولکر دکھائی تو تمام پیٹھ جلی ہوئی تھی ۔

حزیم بن فاتک الاسدیؓ کنیت ابو یحییٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، کعب احبار سے روایت کرتے ہیں ایمن ابن حزیم، حبیب بن نعمان، ابن عباس، ابوہریرہ وغیرہ اکابر آپسے روایت کرتے ہیں ۔ امام بخاری نے بدریین میں شمار کیا ہے ۔ حضرت امیر معاویہ کے عہد میں وفات ہوئی ۔

ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ کنیت ابو فراس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن محمد بن عمرو بن عطاء، نعیم المجمر وغیرہ حذاق نے روایت کی ہے آپ سے کتب احادیث میں صرف ایک حدیث مروی ہے ۔ جسکا ٹکڑا یہ ہے اعنی علی نفسک بکثرۃ السجود ۔ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ میں وفات پائی ۔ زید بن خطابؓ کنیت ابو عبد الرحمن حضرت عمرؓ کے بھائی ہیں ۔ فاروق اعظم سے قبل اسلام قبول کیا

بدر و دیگر مشاہد میں شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ بڑی بہادری سے آپنے قلبِ لشکر میں پہنچکر دادِ شجاعت و مردانگی دی، بالآخر رحال بن عنفوۃ کے ہاتھوں شہید ہوئے، حضرت عمرؓ نے شہادت کی خبر پاکر بہت افسوس کیا، اور فرمایا میرا بھائی مجھ سے دو باتوں میں سبقت لے گیا۔ اوّل یہ کہ مجھ سے قبل حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ دوم مجھ سے پہلے جامِ شہادت نوش کیا۔ جنگ یمامہ صدیق اکبرؓ کی خلافت ۱۲ھ میں ہوئی۔ کتبِ حدیث میں آپسے صرف ایک حدیث مروی ہے۔

سائب بن خلاد۔ مدنی ہیں کنیت ابو سہلہ۔ عطا بن یسار، محمد بن کعب قرظی۔ عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ وغیرہ ماہرینِ فنِ حدیث نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ عمر فاروقؓ نے یمن کا حاکم مقرر کیا تھا ۱۷ھ میں وفات ہوئی۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ امیر معاویہ نے بھی یمن کی ولایت آپکو سپرد کی تھی۔

سعد بن مالک۔ کنیت ابو سعید خدری ہے۔ یوم اُحد میں آپ چھوٹے تھے۔ آپنے ۱۲ غزوات کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زید بن ثابت، ابو قتادہ، ابو موسیٰ اشعری۔ اور دیگر اصحابؓ سے آپ روایت کرتے ہیں۔ بہت بڑے فقیہ تھے، سال وفات میں اختلاف ہے ۶۳ھ ۶۵ھ کو شیخ ابن حجر عسقلانی ترجیح دیتے ہیں۔ عمر ۸۴ سال کی ہوئی۔

سعد بن ابی وقاص قدیم الاسلام ہیں تقریباً سترہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا، بدر اسی طرح تمام مشاہد میں شریک ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خولہ بنت حکیم سے روایت کرتے ہیں، ابراہیم عامر محمد مصعب، عائشہ۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہ ابنِ عباس، ابن عمر، وغیرہ اکابر دین آپسے روایت کرتے ہیں۔ آپ اُن فدایانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے جو غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست حفاظت کیا کرتے تھے۔ فاتح قادسیہ آپ ہی ہیں۔ آپکے فضائل بہت ہیں، آپ مستجاب الدعوات تھے عمر فاروقؓ نے متعدد مرتبہ کوفہ کی امارت آپکے سپرد کی۔ تاریخ وفات میں بہت اختلاف ہے۔ ابراہیم بن منذر، حافظ ابن حجر عسقلانی ۵۵ھ بتاتے ہیں اور یہی مشہور بھی ہے عشرہ مبشرہ میں آپکی وفات سب سے پیچھے ہوئی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

سعید بن عامر۔ آپ قرشی ہیں قبل خیبر اسلام قبول کیا اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے

آپ زاہد و تارک الدنیا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمٰن بن سابط، شہر بن حوشب وغیرہ علمائے عظام آپ سے روایت کرتے ہیں خلافت فاروقی ۲۰ھ میں وفات پائی۔

سفینہ ابن عبد الرحمٰن - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی، اُم سلمہ سے حدیثیں روایت کرتے ہیں حسن بصری، ابو ریحانہ، عبد الرحمٰن، عمر، وغیرہ اکابر تابعین آپ سے روایت کرتے ہیں انکا نام عمیر ہے سفینہ نام ہونیکی وجہ خود انہوں نے بیان کی ہے کہ سفر میں لوگ تلوار ڈھال وغیرہ مجھ پر لاد دیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا "انت سفینۃ"۔

شداد بن اوس، کنیت ابو یعلی بہت بڑے عالم و فاضل تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعب احبار سے روایت کرتے ہیں آپکے صاحبزادے یعلی، محمد، اور حمزہ بن حبیب، جبیر بن نفیر، محمود بن لبید ابو الاشعث ابو اسماء الرحبی وغیرہ ایک جماعت کثیر نے آپ سے روایت کی ہے بعض اہل سیر کا خیال ہے کہ آپ بدر میں شریک ہوئے، مگر امام بخاری نے اسکی تغلیط کی ہے اور کہا ہے کہ آپ کا بدر میں شریک ہونا صحیح نہیں ہے آپ شاعر اسلامی حسان بن ثابتؓ کے برادر زادے ہیں - تاریخ وفات میں اہل سیر کے اقوال مختلف ہیں۔ ابن عبد اللہ نے ۴۱ھ ۶۴ھ دو قول نقل کئے ہیں، ابن سعد، ابن حبان ۵۸ھ لکھتے ہیں، فلسطین میں وفات ہوئی اور بیت المقدس لاکر دفن کئے گئے۔

شقران - آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص تھے، عبد الرحمٰن بن عوف نے بطور ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ بدر میں شریک تھے، قیدیوں کی نگہداشت کیلئے مقرر کئے گئے تھے، بدر کے بعد آپکو آزاد کر دیا، آپکا اسم گرامی صالح بن عدی ہے۔ مدینۃ الرسول میں اقامت پذیر تھے۔

شمعون، کنیت ابو ریحانہ، آپ بھی سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم تھے، آپکی صاحبزادی ریحانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراپا سے تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، مجاہد بن جبیر شہر ابن حوشب، ابو علی تجیبی، ابو عامر وغیرہ محدثین عظام آپ سے روایت کرتے ہیں آپ بڑے عالم و فاضل زاہد و عابد تھے۔ اہل سیر نے آپکی متعدد کرامتیں لکھی ہیں ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ بحری سفر میں کپڑے سی رہے تھے کہ سوئی ہاتھ سے چھوٹ کر دریا میں گر گئی آپنے دعا کی اور سوئی فوراً سطح آپ پر آئی اور آپنے لے لی۔ (باقی)

نوجوان!

مولانا محمد اصلح صاحب حسینی فاضلِ دیوبند، فارسی عربی اور اُردو کے ادیب اور ذکی الطبع عالم ہیں آپ کے نوجوان قلب کو خداوندِ عالم نے ترقیِ ملت کا جوان جذبہ عطا فرمایا ہے۔ فاضل موصوف کا ایک فارسی ترانہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے اور شکریہ کیساتھ استدعا کیجاتی ہے کہ آئندہ بھی ناظرین قائد کو اپنی پاکیزہ نظموں سے محظوظ فرمائیں گے۔

(ادارہ)

(۱)

اے نوجوانے		اے نوجوانے
روحِ دروانے		تاب و توانے
اے لطفِ رب را		میموں نشانے
اے بہرِ قومے		چوں گلستانے
برقِ جہانے		بہرِ جہانے
ناموسِ ملت		اے پاسبانے
تاکے بما لی		در بندِ نانے
نانے نیرزد		گاہے بجانے
دیدی؟ بہ گلشن		آمد خزانے
اے باغبانے		اے باغبانے
اینک زیانے		اینک زیانے
قومے بکیوان		دامے فگندے
حاشا نہ بینی		اے دردمندے
اے نوجوانے		اے سربلندے

(۲)

قومے عزیبے		آمد ز بطحا!
چوں بادِ صرصر		خیزد ز صحرا
در عزم کوہے		در سیر، دریا
طوفانِ رحمت		موجِ سکوں زا
سیما بخاک و		تابے بہ سیما
گاہے بہ زینے		گہہ بر مصلا
دستش نشانے		از بطشِ کبریٰ
بوسیدہ پایش		ایوانِ کسریٰ
از بہرِ او شد		حکمِ قضا را
اکنوں نہ بینی		چوں گشتی رسوا
گلشن بہ گلشن		صحرا بصحرا
در دامِ افرنگ،		اُفتادہ بندے!
قومے عزیبے		اے سربلندے!
اے نوجوانے،		اے دردمندے

ہر فرد اورا (۴) بینی چو شاہے
قرآں بفکرش مانند بہ کاہے
قومے برا ہے قومے براہے
شاعر شکارِ آہو نگاہے
قائد غلامِ تاج و کلاہے
ملا اسیرِ ناموس و جاہے
شیخِ مقید در خانقاہے
فریاد و آہے فریاد و آہے
شورے ز مسجد خیزد بگاہے
قومے پرستد گاہے گاہے
اللہ اکبر قومے تباہے
گیتی خدائی اے پائندے
برخیز و برخیز اے دردمندے
ای نوجوانے ای سربلندی
چوں شعلہ رقصاں (۴) بادہ خنداں
اے صبح سیما، مہرِ درخشاں
قہر نگاہے، آتش بداماں
شمع یقینے در دل فروزاں
شمشیرِ عریاں چوں برق لرزاں
دستِ قضا یش چوں قہر یزداں
تیغے بدستے دستے بہ قرآں

روزِ مصافے مردِ بمیداں
آغشتہ در خوں پہلے بجولاں
رنگیں قبائے چوں گل بداماں
فرخندہ روئے فرخندہ دوراں
برخیزد اینک گزرے کمندے
صیدے برافگن اے سربلندے
ای نوجوانے اے دردمندے
تاکے نشینی (۵) اے غمگسارے
عالم نہ یارد بے تو قرارے
اے دخترِ افرنگ آدم شکارے
در خونِ دہقاں رنگیں عذارے
قومے رباید از مزدکارے
نانِ جو سینے جانِ نزارے،
شیر بجو اب و رزد بہ لکارے
از قلبِ گیتی !! خیزد شرارے
برخیز و برخیز! اے دل فگارے
مُردن بہ بالیں اے وائے عارے
رو، بوسہ زن بر روئے دارے
یارب بہ قومی گوئے ارجمندے
روحی فدایت اے دردمندے
ای نوجوانے ای سربلندے

تاریخ اسلام

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے اسلام لانے کے وجوہات

(ب) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپ نے اسلام سے پیشتر بھی (رسالت پناہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کوئی علامت دیکھی تھی؟

صدیق اکبر۔ دیکھی تھی۔ اور کیا کوئی قریشی یا غیر قریشی ایسا بھی ہے جس کے سامنے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر واضح حجت نہ پیش کر دی ہو!

زمانۂ جاہلیت میں (اسلام سے پیشتر) میں ایک روز درخت کے نیچے بیٹھا تھا، میں نے دیکھا کہ درخت کی ایک شاخ میرے اوپر جھکنے لگی، یہاں تک کہ میرے سر کے پاس پہنچ گئی، میں اسکو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہ کیا بات ہے، پھر میں نے درخت میں سے ایک آواز سنی کہ[۵]

"یہ نبی فلاں وقت ظہور فرمائیں گے تم ان کے فیوض سے سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنا"

(ج) حضرت کعب فرمایا کرتے تھے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ایک آسمانی الہام تھا اسکی صورت یہ ہوئی کہ ابوبکر شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے وہاں ایک خواب دیکھی اسکی تعبیر بحیرا راہب سے دریافت کی۔

بحیرا راہب۔ آپ کا وطن؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ مکہ مکرمہ

بحیرا راہب۔ کونسے قبیلہ سے ہو؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قریش سے

بحیرا راہب۔ کیا کرتے ہو؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوداگری

بحیرا۔ تمہاری خواب سچ ہے، تمہاری قوم میں ایک نبی ہوں گے تم انکی زندگی میں ان کے وزیر ہو گے اور وفات کے بعد خلیفہ ہو گے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خواب اور اسکی تعبیر کو مخفی رکھا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[۵] خصائص کبریٰ صفحہ ۲۹

مبعوث ہوئے اسوقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور دریافت کیا یا محمدؐ! آپکے پاس اپنے دعوی کی دلیل کیا ہے ؟

شاہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم - وہی خواب جو تم نے شام میں دیکھی تھی -

ابو بکر صدیقؓ فوراً چمٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا - اشھدُ انک رسول اللّٰہ) (میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں[۱])

(۵) عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ - صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پیشتر ایک مرتبہ میں یمن گیا، میں قبیلۂ ازد کے ایک صاحب کے ہاں پہنچا یہ ایک عالم تھے کتب سماویہ کا مطالعہ کئے ہوئے تھے اور ۴۰۰ سال انکی عمر ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر فرمانے لگے، میرا خیال ہے کہ تم سرزمینِ حرم کے باشندے ہو ؟

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ - بیشک جناب کا خیال صحیح ہے -

ازدی عالم - آپ قریشی ہیں ؟ ابو بکر صدیقؓ - جناب والا !

ازدی عالم - غالباً آپ قبیلہ تیم سے ہیں ؟ ابو بکر صدیقؓ - درست فرمایا -

ازدی عالم - ایک بات اور رہ گئی - ابو بکر صدیقؓ - وہ کیا ؟

ازدی عالم - اپنا پیٹ کھولکر دکھا دیجئے صدیق اکبر کیوں ؟

ازدی عالم - مجھے صحیح طور سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ سرزمینِ عرب میں ایک نبی مبعوث ہوں گے ایک نوجوان اور ایک ادھیڑ شخص انکی امداد کریں گے - نوجوان کی صفت یہ بیان کیگئی ہے کہ خواض غمرات ودفاع معضلات (خطرات میں گھس جانے والا، مشکلات کو ہٹا دینے والا) اور سن رسیدہ شخص کا حلیہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ گورا رنگ، دبلا پتلا، اُسکے پیٹ پر ایک تل ہے اور اُسکی بائیں ران پر ایک علامت ہے یہ کہکر ازدی عالم نے کہا اسمیں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی کہ آپ اپنا پیٹ مجھے دکھا دیں کیونکہ اور علامتیں تو سب درست ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیٹ کھولکر دکھایا، ناف کے اوپر ایک کالا تل تھا اُسکو دیکھ کر ازدی عالم کہنے لگا - ربِ کعبہ کی قسم وہ آپ ہی ہیں[۲] (باقی آئندہ)

[۱] خصائص کبریٰ صفحہ ۱۲ - [۲] خصائص کبریٰ صفحہ ۲۹

فلسفۂ ایمان

مکالمہ

کیا مذہب فطری جذبہ ہے؟

مجلس دوم

خلیل نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ یہ میرا گلا ہے اور اسی قسم کا دوسرے اور تیسرے شخص کا بھی گلا۔ اور کروڑوں اربوں انسانوں کو گلے بھی ایک ہی قسم کے ہیں لیکن آواز ہر ایک کی دوسرے سے جدا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ اختلاف کہاں سے آیا اور کیوں۔

شکل و صورت اور آواز کی طرح عادات، اخلاق اور طبیعتیں ہیں جنمیں تفاوت یقیناً ہوتا ہے، اگر ان تمام چیزوں کو دیمقراطیسی اجزا یا الیکٹرن اور انرجی کی پیداوار تسلیم کیا جائے تو ایک مشین کی بنائی ہوئی چیزوں کیطرح ان میں اختلاف نہ ہونا چاہیئے اختلاف اور تفاوت اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ بنانے والا ذی شعور اور صاحب عقل و حکمت ہو اور اپنے ارادہ اور اختیار سے بناتا ہو۔

سلسلۂ تقریر میں خلیل کی آواز بلند ہوگئی اور مذہب پرستی کے جذبات نے اُسکی تقریر میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا اور کسی قدر کرخت آواز کے ساتھ اُس نے کہا۔

اے دنیا بھر کے تمام انسانو! خدارا بتاؤ کہ آخر تمہارے اخلاق ایکدوسرے سے جدا کیوں ہیں۔ شکل و صورت کی طرح فکر اور ذہن میں کیوں اختلاف ہے اور پھر خدارا یہ بھی بتاؤ کہ یہ عقل کیا چیز ہے، روح کیا ہے؟ مجرد ہے یا مادہ۔ آخر تم نے آجتک اسکو کیوں نہیں دیکھا، ہاں ایک بھل غلطاں کا سینہ چاک کرو اسکے دماغ کا آپریشن کرو، تم بیشک دل کا لوتھڑا اسینہ سے نکال لوگے، سر سے کچھ آلائش خارج ہوگی، مادہ سب کا سب موجود ہے، مگر کبھی کسی روح کو بھی تم نے پکڑا، تمہارے پوسٹ مارٹم نے کسی کی عقل کو بھی شیشہ میں بند کیا۔

بیشک یہ تمام چیزیں خود انسان کے اندر ہیں، مگر کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسی بے شعور اور بے عقل و فہم

دیمقراطیسی اجزاء اور حرکت و قوت کا نتیجہ ہے۔

اس قسم کے سیکڑوں دلائل خود آپکے اندر موجود ہیں۔ اب آپ اپنی ذات سے نظر کو ہٹائیے۔ یہ زمین آپکے پیروں تلے ہے، اسکو دیکھئے اسکے لہلہاتے ہوئے چمن سبزہ پوش پہاڑ رنگ برنگ کی پتیاں قسم قسم کے پھول اور اُنکی دلفریب پنکھڑیاں دیکھئے۔ وہ دُنیا کی تمام عقل صرف کردے اور صرف ایک ہی پتی بنادے، کسی پھول کی ایک چھوٹی سی پنکھڑی ہی بنادے۔ اچھا اگر یہ نہ کرسکے تو کم ازکم یہی بتادے کہ دیمقراطیسی اجزاء کے ارتقائی سلسلہ نے گلاب کیلئے ایک رنگ، چمیلی کے لئے دوسرا رنگ اور اسی طرح ہر ہر پھول کیلئے الگ رنگ کیوں تجویز کیا۔

گلاب کی خوشبو خاص اسی شکل میں کیوں رکھی، گیندے کی پنکھڑیوں میں چمیلی کی خوشبو کیوں نہیں بھردی اور لیجئے گل عباس کا ایک پھول ہے اُسکی ایک پنکھڑی سُرخ دوسری سفید، سوال یہ ہے کہ سُرخ پنکھڑی سفید کیوں نہ ہوئی اور سفید سُرخ کیوں نہ ہوئی۔ ایک ہی چمن ہے ایک ہی خیاباں، ایک ہی زمین، ایک ہی پانی اور کھاد، مگر یہ تفاوت آخر کیوں۔؟

اچھا مانو۔ خواص نوعی کوئی چیز ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ کہاں سے آئے۔ آیا بےحس اور بےشعور دیمقراطیسی اجزا نے خواص کی یہ تقسیم کردی تو کسطرح، جب وہ خود ارادہ اور اختیار سے خالی ہیں تو تقسیم اور تخصیص کیسی۔ یہ تو عقل و حکمت کا خاصہ ہے۔

اچھا اب نظر کو اور وسیع کیجئے یہ نظام شمسی آپکے سامنے ہے جسکے آپ گرویدہ ہیں۔ آپ غور کیجئے، دُنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ ماہرین، بڑے سے بڑے عقلاء کی بنائی ہوئی بہتر سے بہتر مشینیں فیل ہوجاتی ہیں عمدہ سے عمدہ گھڑیاں ٹائم میں غلطی کرجاتی ہیں، لیکن کیا آپنے کبھی سنا کہ نظام شمسی کے کل پُرزوں میں فرق پیدا ہوا۔ کیا کبھی آفتاب کی گردش نے غلطی کی۔ یکم دسمبر کو جس منٹ اور جس سکنڈ پر ایک ہزار برس پیشتر آفتاب نکلا تھا اس سال بھی اسی منٹ اُسی سکنڈ پر طلوع ہوتا ہے۔ آخر بےحس و بےشعور دیمقراطیسی اجزاء کا قائم کردہ نظام دُنیا بھر کے سقراط و بقراط کے حکیمانہ کارناموں سے کہیں زیادہ مستحکم، کہیں زیادہ پائیدار، کہیں زیادہ منظم اور کہیں زیادہ دلکش اور کہیں زیادہ قربان ہونے کے لائق کسطرح ہوگیا۔ (باقی آئندہ)

زمین کس کی ہے؟

عروجِ مسلم کے تاریخی اسباب

آج جب ضعفِ ایمان کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو عام طور سے یہی خیال کیا جاتا ہے کہ نماز، روزہ اور دیگر عبادات کی پابندی نہیں رہی قوتِ ایمان کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ صوم و صلوٰۃ وظائف اوراد کا پابند ہو، شب بیدار ہو، دُنیا سے بے تعلق ہو۔ نفلی روزے بکثرت رکھتا ہو۔

بیشک یہ تمام چیزیں اصل ایمان ہیں، ارکان ایمان ہیں۔ ان میں کلام نہیں، کلام اس میں ہے کہ آیا صرف ان عبادات کی پابندی ہی سے ایمان کامل ہو جائیگا۔ ایمان اور اسلام نے ان کے سوا حکومت، دولت، انقلابات اور سیاسی تحریکات وغیرہ کے متعلق کچھ فرائض مسلمانوں کے ذمہ نہیں کئے افسوس صد افسوس آج ہمارے جذبات اور خیالات ان فرائض سے قطعاً عاری ہو گئے، ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں آیا کہ آیا ان تمام چیزوں کے متعلق بھی ہم پر کوئی فرض عائد ہوتا ہے۔؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ فرائض دو قسم کے ہیں، ایک انفرادی، دوسرا اجتماعی۔ نماز، روزہ حج یہ انفرادی فرائض ہیں جنکا تعلق ہر ایک شخص سے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے، ان کا مقصد تزکیہ نفس ہے کہ انسان ان چیزوں کے ذریعہ سے اپنی توجہات خدا کیطرف منعطف کرے۔

مگر اس سے بڑھ کر ورنہ کم از کم ان کے مساوی کچھ دوسرے فرائض بھی ہیں جنکا تعلق مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے ہے اور وہ بھی نماز روزہ کی برابر اہمیت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ جہاد کا منصوبہ اُسکے دلمیں آیا وہ نفاق کی موت مریگا۔ (معاذ اللہ) جہاد کا مقصد آیا صرف کافروں کو مارنا، معاذ اللہ اسلام خونی مذہب نہیں وہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ

علیہ وسلم کا لایا ہوا مقدس مذہب ہے جسکے ذریعے سے رب العالمین اور ارحم الراحمین نے نوع انسانی پر رحم وکرم کو عام کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

جہاد کا مقصد ہے ملتِ اسلام کی ترقی، کلمۃ اللہ کا اعلاء، پرچم اسلام کی سربلندی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہی شخص شہادت کے اعلیٰ مراتب حاصل کریگا جو اس نیت سے جہاد کرے اور شہید ہو کہ اللہ کا حکم بلند ہو، ملتِ اسلامیہ کا بول بالا ہو یعنی خدا کے ملک میں اسکا قانون نافذ ہو، قانونِ الٰہی کے حامل خلافتِ الٰہیہ کا علم زمین کے چپہ چپہ پر نصب کردیں اور دنیا بھر کی تمام حکومتیں آسمانی حکومت کے جلال وعظمت کے سامنے جبہ سا ہو

مجھے آپ کہنے دیجئے کہ نماز روزہ نوافل اور تہجد کی پوری پابندی کیساتھ ہمارا ایمان بہت کمزور ہے کیونکہ ہم اس فریضے سے قطعاً غافل ہیں جو من حیث القوم ہم پر عائد ہوتا ہے۔ ہم بیشک علم غیب امکان نظیر قرأتِ فاتحہ خلف الامام، میلاد شریف، حدیث قلتین، معراج، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ وغیرہ کے متعلق بہتر سے بہتر بحث کرسکتے ہیں، ان تمام مباحث پر دقیق سے دقیق نکتے لطیف سے لطیف پیرایہ میں بیان کرسکتے ہیں۔ مگر افسوس ہمیں کبھی اس چیز پر غور کرنے کی توفیق نہیں ہوئی کہ زمین کس کی ہے خلافت اور حکومت کس کا حصہ ہے، دنیا کی سیادت اور قیادت کسکا حق ہے؟ مالک الملک کون ہے اور اسکا خلیفہ کون؟

ان تمام عنوانات کے سامنے آتے ہی ہمارے دلمیں انقباض، طبیعت پر الجھن، دماغ پر وحشت پیدا ہوجاتی ہے اور بسا اوقات کاتبین کرام سے کہیں زیادہ برطانوی سامراج کی سی آئی ڈی کا خطرہ حواس معطل کردیتا ہے۔

ان سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ہمیں آج جھجک پیدا ہو گی لیکن اسی دنیا نے اور اسی زمین و آسمان نے اُن مسلمانوں کو بھی دیکھا ہے جنکو پورا یقین تھا کہ زمین صرف اُنہیں کی ہے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ ہیں اور اُنکو دنیا میں صرف اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ نوکِ شمشیر سے دنیا کے فساد کو مٹائیں، نیزہ کی نوک سے اپنا رزق حاصل کریں اور تلواروں کے سایہ میں اپنے لئے جنت تعمیر کریں۔ ہر ایک فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ بنکر اسکے تخت فرعونیت کو الٹ دیں۔ اور ہر ایک نمرود و شداد کے تاج نخوت کو خاک میں

روندھ کران کمزوروں پر احسان کریں جن پر ان کا رب ذوالجلال احسان کرنا چاہتا ہے۔

وہ ہر ایک بے دست و پا کیلئے دست و پا بنکر، ہر ایک کمزور کیلئے سراسر قوت بنکر، ہر ایک مظلوم کیلئے سراسر عدل و انصاف ہو کر، ہر ایک درماندہ اور نکبت زدہ کیلئے پیکر ظفر و فتح بنکر دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں۔ ملوکیت اور شہنشاہیت کے دفتر الٹ کر وہ جمہوریت پیدا کر دیں جو ایک فقیر کے نور چشم کو اوج خلافت تک پہنچا سکے۔ وہ مساوات پیدا کر دیں کہ ہر ایک سپہ سالار سپاہی ہو اور ہر ایک سپاہی سپہ سالار، ہر ایک امیر گدا ہو، اور ہر گدا امیر۔

ملک کے ایک معمولی فقیر کے کرتے میں اگر ایک پیوند ہو، تو خلیفہ کے کرتے میں سترہ پیوند ہوں، ایک سپاہی کے پیٹ پر فاقہ سے ایک پتھر بندھا ہو تو خلیفہ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہوں۔ اگر کبھی خلیفہ اور غلام کیلئے ایک ہی اونٹنی ہو اور ایک روز خلیفہ سوار ہو تو دوسرے روز غلام اونٹنی پر سوار ہو، اور خلیفہ اسکی مہار کھینچتے ہوئے چلے۔

کہنے کو کہہ سکتے ہو کہ ہمیں یقین ہے کہ ہم مالکِ ارض ہیں اور ہم ہی خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں، مگر کیا یہ صحیح ہے۔ آپکی ایک گز زمین جو تر کہ میں ملی ہو اسکے لئے کتنے مقدمے لڑا سکتے ہو، کتنا روپیہ خرچ کر سکتے ہو اور کتنی فوجداریاں کر سکتے ہو۔ مگر آج تقریباً ۲ ، لاکھ مربع میل زمین مسلم قوم سے نکلکر یورپ والوں کے قبضہ میں پہنچ لی۔ تم نے اسکی واپسی کیلئے کبھی سوئی کے ناکہ کی برابر بھی کوئی قربانی پیش کی۔

اسلامی فتوحات کے اسباب۔ آج دنیا کو حیرت ہے کہ ایک غیر متمدن، وحشی اور پراگندہ قوم نے کسطرح روم اور فارس کے صدہا سال کی منظم حکومتوں کو صرف ۱۰ سال کے عرصہ میں فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ اسکی مختلف وجوہات بیان کیجاتی ہیں، مگر درحقیقت وجہ صرف ایک ہی ہے یعنی انکو کامل یقین تھا کہ وہ خلیفۃ اللہ ہیں، وہ دنیا میں حکومتِ الٰہی کو قائم کرنے اور قانونِ خداوندی کو رائج کرنے کیلئے آئے ہیں۔ لہٰذا (الف) جب تک مقصود حاصل نہ ہو راحت و آرام حرام ہے۔ (ب) انکو سب سے پہلی فرصت میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ کر لینا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الہامی طور پر انکی کنجی عطا فرما دی گئی ہے۔

اسی یقین کا نام جزم، احساس، منصب، عزم اور استقلال ہے۔ (باقی آئندہ انشاءاللہ)

سیاسی روزنامچہ

یکم جولائی ۱۹۳۸ء ۔ لندن لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ کی دعوت پر پنڈت جواہر لال نہرو نے صبح دس بجے ۸۸ ایٹین اسکوئر پر اُن سے تقریباً ایک گھنٹہ ملاقات کی ۔

۲؍جولائی ۱۹۳۸ء ۔ شملہ ۲۰؍جون ۱۹۳۸ء کو ختم ہونے والے دس دنوں میں جو کہ آٹھویں مدت ہے تمام سرکاری ریلیوں کی آمدنی اندازاً ۲۵۰ لاکھ روپیہ ہوئی ہے (۱) گذشتہ سال اس مدت کی آمدنی سے ایک لاکھ روپیہ کم ۔ (۲) ۱۹۳۸ء کی اس مدت کی اصلی آمدنی سے ۴ لاکھ روپیہ کم ۔ (۳) ۳۷-۱۹۳۶ء کی اصلی آمدنی سے ۱۶ لاکھ روپیہ زیادہ ۔ یکم اپریل سے ۲۰؍جون ۱۹۳۸ء تک کل آمدنی اندازاً ۲۱ کروڑ ۹۳ لاکھ روپیہ ہوئی ہے ۔ (۱) گذشتہ کی اصلی آمدنی سے ۲۱ لاکھ روپیہ کم (۲) ۳۷-۱۹۳۶ء کی اصلی آمدنی سے ۲۷، لاکھ روپیہ زیادہ ۔

۶؍جولائی ۔ پٹنہ، مزارعین کے نئے بل میں وصولی لگان کی دفعہ پر جو کانگریس زمیندار تنازعہ چلا آتا تھا حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی مساعی سے سمجھوتہ ہوگیا معاہدہ کی شرائط حسب ذیل ہیں ۔

(الف) اگر تحقیقات کے بعد عدالت کو معلوم ہو کہ گذشتہ چار سال سے کسان عادی نادہندہ رہا ہے تو اس کسان کی تمام جوت فروخت کردی جائیگی ۔

(ب) لیکن اگر کسان نے ثابت کردیا اور عدالت کو اس سے اطمینان ہوگیا کہ چار سال میں سے اسکے پاس کسی سن لگان ادا نہ کرنے کی معقول وجوہ موجود تھیں تو اُس پر مندرجہ بالا حکم کا اطلاق نہ ہوگا ۔

(۲) شریک کمیوٹ زمیندار کو سہولت بہم پہنچائی جائے گی تاکہ وہ صرف دوسرے شریک کمیوٹ زمیندار کو فریق بناکر تو ذاتی طرف سے لگان کا مقدمہ دائر کرسکے ۔

(۳) لگان کی ادائیگی کے معاملہ میں کسان کے دھوکا دہی سے کام لینے کے خلاف ایک دفعہ رکھی گئی ہے ۔

(۴) اجراء ڈگری میں فصلوں کی کچّی قرقی کے متعلق دفعات رہینگی جوکہ اسوقت قانونِ مزارعین میں موجود ہیں لیکن دیوانی عدالتوں کے بجائے ریونیو عدالتیں ڈگری کا اجراء کرینگی ۔

۱۱ر جولائی ۱۹۳۸ء ۔ کلکتہ بحوالۂ معاصر امرت بازار پترکہ مقیم لندن ۔ برطانیہ نے کانگریس کے مطالبہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مجوزہ فیڈرل اسکیم میں چند ترمیمات کرنے کا فیصلہ کیا ہے، ترمیمات حسب ذیل ہیں ۔

(۱) حکومتِ برطانیہ ریاستوں پر زور دیگی کہ فیڈرل لیجسلیچر میں اُنکی شرکت محض نمائندگی کے بجائے کسی جمہوری طریقہ پر ہونا چاہیئے ۔

(۲) ڈیفنس رزرو شعبوں کے معاملہ میں وائسرائے اپنے وزیروں کے مشورہ کے مطابق عمل کریں گے ۔

(۳) حکومت برطانیہ ہندوستان کے ڈیفنس کے اخراجات میں حصّہ بٹائے گی ۔

۱۳ر جولائی ۱۹۳۸ء ۔ لکھنؤ ڈائرکٹر محکمۂ اطلاعاتِ عامہ یو ۔ پی نے ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ محکمۂ صنعت وحرفت میں اقلیتوں کی نمائندگی، نیز حکومت کے ماتحت ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوشن میں انکے داخلہ میں کوئی کمی نہیں محکمۂ صنعت وحرفت کی ۴۳ فیصدی آسامیاں اقلیتوں کے قبضہ میں ہیں ان میں سے ۳۰ فیصدی پر مسلمان فائز ہیں ۔

۱۵ر جولائی ۱۹۳۸ء ۔ ٹوکیو جاپان میں حال ہی میں جو سیلاب آیا تھا اُسمیں ۲۴۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا نقصان ہوا ۔ ۳۲۳۹، اشخاص ہلاک ۴۹۳ زخمی ہوئے ۔ ۹۰۰ مکانات تباہ ہوگئے ۔

۱۶ر جولائی ۔ بمبئی ۔ آج ختم ہونے والے ہفتہ میں بھی بمبئی سے ۶۴۱۴۶۵۷ لاکھ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو چلا گیا ۔ جبوقت سے طلائی معیار ترک کیا گیا ہے ابتک ہندوستان سے ۳۱۶۷۷۶۳۷۲۲ ارب روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ۔

۱۷ر جولائی ۔ کلکتہ مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر انڈین نیشنل کانگریس نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ قائم مقام گورنر کا تقرر وزارتوں کے مشورہ سے کرنا چاہیئے ۔

قائد عربی — جمادی الثانیہ ۵۵ھ

(تتمة المقالة المنشورة بعنوان السياسة فى الاسلام راجع نمبره ٣)

السياسة فى الإسلام

من العلامة الاديب حضرت الاستاذ مولنا عبد الحق المدنى المدير فى الجامعة القاسمية مراد آباد

فظهر (سيد الانبياء) عليهم (اى على كفار مكة عام الفتح) ظهور الليث وعاملهم معاملة الغيث فكان رحمة لا نقمة - ولو شاء لانتقم منهم اشد الانتقام - و جرعهم كؤوس الحمام - ولكنه كان اشفق من الشفيق بشقيقه - و ارأف من الوالد بولده فاعلن بالامن والامان، والتجاوز والغفران حتى ان آمن من دخل دار ابى سفيان الذى قد كان تجاوز فى عدوانه وكم آذى المسلمين بسيفه ولسانه فاصبحوا عبيد لاحسانه اسراء لفضله وامتنانه -

و كانوا على شفا حفرة من النار فانقذهم منها - كذلك يبين الله آياته الباهرة ، و يويد الرسل بالمعجزات القاهرة - فهذه هى السياسات الخطيرة التى بنى عليها ملك الامة العربية وقامت عليها دعائم الحكومة الاسلامية - فى سائر الاقطار والنواحى ودانت لها رقاب الامم - فى مشارق الارض ومغاربها ولقد اخطأ المنفلوطى فى نظراته - حيث عبّر عن السياسة بان سطورها اشلاء القتلى منقوطة بدماء الجرحى فان السياسة ارفع من ان يعبر عنها بذلك التعبير الفظيع اللهم الا ان يكون طعنا منه فى السياسة الحاضرة الاروبية - فان التعبير عنها بمثل ذلك لا يبعد عن الصواب - على ان تسميتها سياسة انما يكون تهكما بالمنتسبين الى السياسة فهم عنها بمعزل - كيف؟ وان السياسة ما جعلت الا لتعمر بها البلدان ويتمدن بها الانسان فيخرج

من شان الى شان ويفوز بالعزة والنجاة فى الحيات وبعد الممات ۔

وبالجملة فان السياسة علاج تعالج بها الامراض السارية فى الامم كما ان الطبيب يعالج الامراض السارية فى الاجسام فان السياسىّ طبيب يعالج امته بما يتكفل له دفع امراضها السارية فيها ابقاءً على امته وشفقةً عليها ورحمةً بها ۔

فكيف يتسنّى له ان يسل فيها سيوف الفتك ويوردها موارد الهلك فهو حينئذٍ ليس الا كطبيب يجعل السمّ فى الدواء ليريح المريض من المرض والعناء مع انه قد قضى بذالك على المريض نفسه واسكنه فى رمسه ۔ فهل يُعَدُّ ذلك طبيبًا ۔ كلّا ۔

وهكذا السياسة لمن تدبر معناها ۔ وامعن النظر فى مبناها والخبير بصحف التاريخ يعلم يقينًا ان السياسة بهذا المعنى الذى هو معناها الحقيقى ما قام بواجبها ولا استعملها حق استعمالها الا معاشر الانبياء (عليهم الصلوة والسلام)

ثم من حذى حذوهم من الخلفاء الراشدين الاعلام ۔ و اما الملوك فلم يقوموا بها واجب القيام ولا رعوها حق رعايتها على ممر الدهور والايام ۔ الا ما شاء الله وقليلٌ ما هم ۔

هذا وما يتوهم اعمى البصيرة من مشروعية الجهاد والاسترقاق، وضرب الجزية فى الاسلام فانه مخالف لما ذكرناه ۔

فانه بحث مستقل فى بابه والتعرض له يفضى الى التطويل نعم لو ساعدنا التوفيق لافردنا له مقالةً مستقلةً وما ذلك على الله بعزيز ۔ وهو حسبى ونعم الوكيل ۔

تمت مقالة "السياسة فى الاسلام" على مديرها الاحقر عبد الحق ۔

٢٣ جمادى الاولى ٥٠ھ

بقیة القصیدة البعیة

المنشورة فی الربیع الثانی (راجع نمبر ۳)

للعلامة الادیب الاریب حضرة الاستاذ مولانا عبد الحق المدنی ۔ متعنا اللہ ببرکاتہم

وهل یرضیٰ بالافرنج الا منافق ۔۔۔ سفیه مصاب بالغوایة و العمی

فرنگیوں کو صرف وہی شخص پسند کرسکتا ہے جو خود منافق ۔۔۔ بے وقوف، گمراہ اور نور باطن سے محروم ہو

فهلا اعتبرتم والحوادث جمة ۔۔۔ وحتام لاتجری مآقیکم دما

پھر آپ عبرت کیوں نہیں پکڑتے حالانکہ عبرت آموز واقعات کثرت سے ۔۔۔ ہیں اور تمہاری آنکھوں کے کوئے کب تک خون نہ بہائینگے

فباللہ توبوا واستقیموا و سددوا ۔۔۔ امورا قد اعوججت عسیٰ ان تقوما

تمہیں خدا کا واسطہ توبہ کرو اور حالت درست کرلو ۔۔۔ اور ان معاملات کو ہموار کرلو جو ناہموار اور کج ہوگئی ہیں شاید سدھر حالت

وخافوا عقابا لامرد له و لا ۔۔۔ تخافوا سوی المولیٰ وان کان ضیغما

اور ڈرو اُس عذاب سے جو اگر نازل ہوگیا تو پھر نہ واپس ہوگا اور[عـ۵] ۔۔۔ حضرت حق کے سوا کسی سے مت خوف کھاؤ اگرچہ وہ شیر ہی ہو

ولوذوا الی المولیٰ بجاه رسوله ۔۔۔ لیمحو عنا کل ذنب تقدما

اور اپنے آقا (حضرت حق جل مجدہ) کی پناہ پکڑو اُسکے رسول کی حرمت واسطے کے ۔۔۔ تاکہ ہماری اُن تمام گناہوں کو محو کردے جو ہوچکے ہیں .... !

علیٰ ان فضل اللہ للخلق شامل ۔۔۔ ورحمته عمت تقیا و مجرما

باینہمہ اللہ تعالیٰ کا فضل مخلوقات پر شامل ہے ۔۔۔ اور اسکی رحمت نیک اور بد کو عام ہے۔

ولولاه ما ابقی علی الارض ماشیا ۔۔۔ ولا انبتت زرعا ولا ابرقت سما

اگر فضل خداوندی نہ ہو تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ رہے ۔۔۔ اور نہ زمین سے کھیتی پیدا ہو نہ آسمان سے بجلی چمکے۔

ففی مثل هذا الجمع لیستوهب الرضا ۔۔۔ وتفتح ابواب الاجابة عندما

اس جیسے مجمع میں رضاء الٰہی کی درخواست ہونی چاہئے ۔۔۔ اور ایسے ہی وقت میں قبولیت کی دروازے کھولے جاتے ہیں

فسیروا علیٰ نهج الصحابة واقتفوا ۔۔۔ معاهد رشد اسسوها لکم حما

تم لوگ صحابہ کرام کے طریقہ پر چلو اور رشد و ہدی کے اُن شعائر ۔۔۔ کی اتباع کرو کہ صحابہ کرام جنکی بطور ایک حرم کے بنیاد رکھ گئے ہیں

فان رسول اللہ قد حث قائلا ۔۔۔ لاصحابه فی الدین امرا محتما

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ کہکر ۔۔۔ دین کے بارے میں ایک لازمی امر پر آمادہ کیا تھا

عـ۵ اس حدیث کیطرف اشارہ ہے جسکا مضمون ہے مسلمانوں اچھی باتوں کی تعلیم کرتے رہو اور بری باتوں سے ممانعت کرتے رہو ورنہ خدا ایسا عام

الا بلغوا عنی و لو آیۃً الیٰ — خبیر بھی ما قلتہ ، متفھما

کہ دیکھو (میری جانب سے اگر تمہیں ایک آیت ہی معلوم ہو) تو وہ بھی پہنچا دو — کسی ایسے عالم تک جو میرے قول کو سمجھ کر یاد رکھ سکے۔

فما فتئ الاصحاب یروون کلما — تلقوہ من خیر البریۃ مثلما

چنانچہ صحابہ کرام ہمیشہ خیر البریہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقوال کو اُسی — طرح پہنچاتے رہے جیسے انہوں نے سنا اور محفوظ کیا تھا

وقد اسست ھٰذی المدارس بعدھم — فیاحبذا من اَمّھا متعلما

اُن کے بعد یہ مدارس قائم کئے گئے ...، — کیسے اچھے ہیں وہ لوگ جو اِنہیں تعلیم کے قصد سے آتے ہیں

نریٰ ھولاء الطالبین کانّھم — یُرَوّون من حوض الجنان علیٰ ظما

تم ان طلبہ کو دیکھو کہ گویا وہ ..... — جنت کے حوضوں سے تشنگی کی حالت میں سیراب کئے جاتے ہیں

ضیوفاً علی الاسلام اوصیٰ بحبھم — واکرامھم خیر الانام و حتّما

اسلام کے مہمان ہیں - ان کی محبت اور اکرام کی خیر الانام —— صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی اور اسکو فریضۂ مسلم قرار دیا

ھم الیوم ضِیفانُ الرسول کما تریٰ — وضیف رسول اللہ یکرم حیثما

وہ آج مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا تم دیکھ رہے ہو — اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان کا اکرام لازم ہے جہاں

وحق علیٰ کل امرءٍ ذی دیانۃً — یقی رکن ھٰذا الدین ان یتثلما

اور ہر دیندار مسلمان پر لازم ہے - کہ — اس دین کے ستون کو رخنہ اندازی سے بچائے

فبالعلم یبقی الدین ان کان باقیا — والا فوَدِّع نادباً ذلک الحِما

پس اگر دین باقی رہ سکتا ہے تو علم ہی کے ذریعہ سے — ورنہ تم اس حرم پاک پر ماتم کرتے ہوئے اسکو رخصت کردو

وما ھٰذہ الا نصیحۃ مسلم — لتوقظ قوماً اھملوا الدین ، نُوّما

ان اشعار کا مقصد صرف مسلمانوں کو نصیحت کرنا ہے — تاکہ اس قوم کو بیدار کردیں جس نے خواب غفلت میں دین کو معطل کر رکھا ہے

فمن یستفق لیسعد ومن لم یفق فلا — یلومن الا نفسہ ان تندما

جو شخص ہوش میں آئیگا وہ سعید ہوگا اور جو ہوشیار نہ ہو سکو — اگر ندامت نصیب ہو تو وہ اپنے نفس ہی پر ملامت کرے

بذا والسلام (مولانا) عبد الحق المدنی - یوم السبت ۲۴ جمادی الاولیٰ ۷۵ھ

فقہیات

المختار للفتوی

ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود موصلی متوفی ۶۸۳ھ کی معتبر اور مستند تصنیف جسکا قلمی نسخہ ۷۴۲ھ کا بمقام بیت المقدس شریف لکھا ہوا حضرت علامہ مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ دار العلوم دیوبند کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہنچا ہے، حاشیہ اور ترجمہ کے اضافہ کیساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب قدوری سے بھی آسان اور جملہ ابواب فقہ کو حاوی ہے ۲۵۰ آراء کے حاصل ہونے پر مستقل کتاب کی شکل میں شائع کردی جائے گی۔ (ادارہ)

فصل۔ اِذَا وَقَعَتْ فِی الْبِیْرِ نَجَاسَةٌ فَاُخْرِجَتْ ثُمَّ نُزِحَتْ طَهُرَتْ وَاِذَا وَقَعَ فِی آبَارِ الْفَلَوَاتِ مِنَ الْبَعْرِ وَالرَّوْثِ وَالْاَخْثَاءِ لَا یُنَجِّسُهَا مَالَمْ یَسْتَکْثِرْہُ النَّاظِرُ وَخُرْءُ الْحَمَامِ وَالْعُصْفُوْرِ لَا یُفْسِدُهَا۔ (ف ع)

(ترجمہ) کوئیں میں پلید چیز کے گرجانے کے بعد جبکہ اُس پلیدی کو نکالدیا جائے، پھر کنویں کا تمام[1] پانی نکالدیا جائے تو کنواں پاک ہوجاتا ہے۔ جنگلوں کے کنووں میں اگر مینگنیاں، یا لید یا ارنے (گوبر کے ٹکڑے) گرجائیں تو جب تک صاحب بصیرت[2] اُن کو زیادہ نہ مانے تو یہ چیزیں کنویں کو ناپاک نہ کرینگی۔ کبوتر اور چڑیا (کنجشک) کی بیٹ کنویں کو ناپاک نہیں کرتی۔

حاشیہ متن عربی۔ ع رمزہ ف ای خلافا للشافعی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1] اگر کنویں میں سوت ہے جس سے پانی ہر وقت ابلتا رہتا ہے، تمام پانی نکالنا ممکن نہیں تو ایسی صورت میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو سو ۲۰۰ ڈول اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک تین سو ۳۰۰ ڈول نکالدینے کافی ہونگے ۱۲ واللہ اعلم شرح نقایہ ملا علی قاری صفحہ ۲/ج ۱۔

[2] یعنی جو شخص مسئلہ مسائل سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہو وہ سمجھ جائے کہ ان کا اثر پانی میں نفوذ کر گیا ہے اس وقت کوئیں کو ناپاک مانا جائیگا۔ اور زیادہ کی علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اگر معمولی طرح پر پانی نکالا جائے تو کوئی ڈول مینگنی سے خالی نہ آئے ۱۲ بدائع الصنائع صفحہ ۷۶/ج ۱۔

وَاِذَا مَاتَ فِی الْبِئْرِ فَارَةٌ اَوْ عُصْفُوْرَةٌ اَوْ نَحْوُهُمَا يُنْزَحُ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا اِلٰی ثَلَاثِیْنَ دَلْوًا ۔ وَفِی الْحَمَامَةِ وَالدَّجَاجَةِ وَنَحْوِهِمَا مِنْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ وَفِی الْاٰدَمِیِّ وَالشَّاةِ وَالْکَلْبِ جَمِیْعُ الْمَاءِ ۔ وَاِنْ انْتَفَخَ الْحَیَوَانُ اَوْ تَفَسَّخَ نُزِحَ جَمِیْعُ الْمَاءِ وَیُعْتَبَرُ فِیْ کُلِّ بِئْرٍ دَلْوُهَا وَاِذَا لَمْ یُمْکِنْ اِخْرَاجُ جَمِیْعِ الْمَاءِ یُنْزَحُ مِائَتَا دَلْوٍ اِلٰی ثَلَاثِمِائَةٍ

(ترجمہ) اور جب کوئیں میں چوہا یا چڑیا (چوہے کی برابر) یا اُنکی برابر کا کوئی اور جانور مرجائے تو بیس سے تیس تک ڈول نکالدیئے جائیں اور کبوتر، مرغی، یا اُن کی برابر کے جانور کے مرنے میں چالیس سے ساٹھ تک ڈول نکالے جائیں ۔ اور آدمی، بکری، کُتّے (کے مرجانے) میں تمام پانی نکالا جائے۔ اور اگر کوئی جانور (چھوٹا ہو یا بڑا) پھول جائے یا پھٹ جائے تو تمام پانی نکالا جائے ۔ ہر ایک کنوئیں پر وہاں کا ڈول معتبر ہوگا ۔ اور اگر تمام پانی نکالنا ممکن نہو (مثلاً سوت ہو) تو دوسو سے تین سو تک ڈول نکال دیئے جائیں ۔

اعتذار

اسمرتبہ وقتی مضامین کی زیادتی کے باعث مسلسل مضامین اپنی پوری مقدار پر شائع نہ ہوسکے مثلاً فقہیات کیلئے چار صفحہ ہوا کرتے تھے ۔ اس مرتبہ ۲ صفحہ بھی پورے نہیں ہوسکے ناظرین کرام سے معافی کی استدعا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آسمانِ علم کے روشن تارے

(۱) دین و دانش (۲) دین و آئین

اسلام پر کفر ہدایت اور ضلالت کی جنگ ابتداء دنیا سے جاری ہے۔ سلفِ صالحین کے عہد مبارک میں جب یونانی فلسفہ کی تاریکی نے نورِ ایمان پر حملہ کرنا چاہا تو خداوندِ عالم نے امام غزالی اور امام رازی جیسے اکابر ملت کو پیدا کیا جنہوں نے فلسفہ اور منطق کے اصول میں مہارت حاصل کر کے انہیں اصول سے غلط خیالات اور عقائد کی تردید کی اسلامی عقائد کے دلائل پیش کئے۔ دورِ حاضر میں سائنس جدید اور دہریت کا زور ہے سخت ضرورت تھی کہ جو محققین اہرین یورپ کے دانشوروں عقلاء اور حکماء کے اقوال ہی سے اُن کے خیالات کی تردید کر کے اسلامی عقائد کیلئے جدید علم کلام مرتب کیا جائے ہمیں مسرت ہے کہ بزرگ محترم مولانا سید محمود احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج نے اس ضرورت کو پورا کر کے علماء ہند کو بہت بڑے فرض سے سبکدوش کر دیا۔ آپ نے عربی اور انگریزی دونوں زبانوں اور اُن کے علوم میں کافی مہارت حاصل کر کے ہزاروں ورق کے وسیع مطالعہ کے بعد تصنیفات کا ایک بیش بہا ذخیرہ اُمتِ اسلامیہ کیلئے فراہم کر دیا۔ دین و دانش اور دین و آئین اسی گرانقدر خزانہ کے دو بیش بہا موتی ہیں۔ سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی جیسے محقق نے ان کتابوں کو بہت ہی زیادہ پسند فرما کر ان کے مطالعہ کی ترغیب دی ہے۔

دین و دانش میں اسلامی عقائد کو روشن اور واضح طور پر اصول سائنس سے ثابت کرتے ہوئے مخالفین کا جواب اور اُن کے خیالات کی تردید اُن ہی کے اقوال سے کی ہے۔ اور دین و آئین میں اسلامی احکام کی سچائی عجیب و غریب پیرایہ میں ثابت کی ہے، ہمارے خیال میں ہر ایک مسلمان اور بالخصوص علماء کرام اور محترم طلبہ کو ان کا مطالعہ از بس ضروری ہے زبان نہایت شستہ طرز تحریر نہایت پاکیزہ طباعت کتابت نہایت دیدہ زیب ہمنے ان کتابوں کے فوائد بنا ئمہ سے زائد عام کرنیکے لئے ان کی قیمت میں (۸ع) یعنی ۸ فی کتاب معاف کر دیا ہے۔

ذیل میں ان دونوں کتابوں کے ابواب کی فہرست درج کی جاتی ہے تاکہ ان دونوں کتابوں کی جامعیت اور افادی شان کا کسی قدر اندازہ ہو سکے

مختصر فہرست ابواب دین و دانش صفحات ۲۰۰ علاوہ ضمائم قیمت اصلی تین روپے رعایتی ڈھائی روپے	مختصر فہرست ابواب دین و آئین قیمت ۲ رعایتی ۱۲
باب اول، مذہب اور فطرت۔ سائنس اور مذہب، مذہب کی تعریف مذہب اور عقل و ترقی از صفحہ ۱ تا صفحہ ۳۲ باب دوم۔ تحقیقات مذہب کے نتائج۔ ترقی مذہب انسان کا دینی فرض ہے۔ مذہب کے بغیر خدا کا وجود ناممکن ہے۔ از صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۵۶	باب اوّل۔ اصول بحث علم و تہذیب کا مفہوم وغیرہ باب دوم۔ انکار وجود باری اور اسلام کا جواب۔ قطع نسل کی کوشش سیاسی چالیں معزز ضمہ مزدور امن و آسائش، تاجرانہ چالیں تعلیم کی برکت و نحوست باب سوم وقت کا مصرف، ثروت کا حسن و قبح، سامعد ال کا

دس روپیہ کی کتابیں خرید نے پر رسالہ قائد قسم دوم اور بیس روپے کی کتابیں خرید نے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

باب سوم ۔ وحی ، انبیاء کی ضرورت ، الہامی کتابوں کی ضرورت ، نسخ شرائع صفحہ ۵۷ تا صفحہ ۱۵۲

باب چہارم ۔ ملائک ، معراج ، معجزہ ، روحانی مناظر ، ارواح مجردہ ، جنات اور شیطانی وحی ۔ جدید تحقیقات کے بموجب روح اور اسکے اثرات ۔ از صفحہ ۱۱۳ تا صفحہ ۱۵۵

باب پنجم معجزہ اور سلسلۂ علت و معلول ، اسلام اور قانون قدرت معجزہ اور دعوی نبوت ، معجزہ اور عقل از صفحہ ۱۵۶ تا صفحہ ۱۸۰

باب ششم ختم نبوت ، قانون ارتقا ، ختم نبوت اور تحقیقات جدید

باب ہفتم ۔ مختلف مذاہب پر نظر ، مادہ کی ابتدائی شکل ، بدھ ، ہربرٹ سپنسر کے مباحث ، وحدت وجود ، صفحہ ۲۰۳ تا صفحہ ۲۲۶ ۔

باب ہشتم ۔ پیدائش نیست سے ہست ، معلول حادث اور علت قدیم ، لامحدودیت وغیرہ صفحہ ۲۲۸ تا صفحہ ۲۶۴

باب نہم ۔ پیدائش اور وید و بائبل اور قرآن شریف کی شہادتیں ۔ خدا کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا ، صفحہ ۲۶۹ تا صفحہ ۳۴۰

باب دہم ۔ خیر و شر ، نیچر کی برائیاں ، کیوں کا جواب ، مسئلہ تقدیر ۔ رحم اور غضب اور انکی تعریف ۔ صفحہ ۳۴۹

باب یازدہم ۔ توبہ ، استغفار ، دعا ، شفاعت گناہ اور ثواب کی حقیقت اور توبہ کی وجہ عذاب و ثواب کے اصولی اسباب ، دعا ، بحث صلی ، شفاعت صفحہ ۳۴۹ تا صفحہ ۳۷۹

باب دوازدہم ۔ جزا ، سزا کا دوام ، اپنی مزم اور پیسیزم تناسخ کا عقیدہ اور اسکی تردید ۔ بدھ اور مسیح ۔

باب سیزدہم قیامت اور سائنس جدید ۔ انرجی فورس ۔

باب چہاردہم حشر ، تناسخ ، بہشتی عورتیں ، بہشت کا سامان ۔ وغیرہ وغیرہ

تنبیہ ۔ ان سیکڑوں مباحث کی فہرست بہت طویل ہے جو اس کتاب میں درج ہیں بطور نمونہ چند مباحث کے نام درج کر دئے گئے ہیں

روزہ ۔ عبادت ، روحانیت کی ترقی ، نبوت اور نبوت کا حقدار ، تہمتیں اور جوابات ۔ حج اور طواف کی حقیقت اور سیاست ، حجر اسود کی آنکھ اور زبان وغیرہ

باب چہارم ، تجارتی نظام ، بینک اور سود ۔ سود خوار کی اخلاقی قباحت ۔ تجارتی سود کی قباحت ، یمحق اللہ الربٰو کی تفسیر ۔ از صفحہ ۶۶ تا صفحہ ۱۳۶ ۔

باب پنجم ۔ زنانہ اور مردانہ خصوصیتیں ، عورت کا روشن اور تاریک پہلو وغیرہ وغیرہ ۔ از صفحہ ۱۳۷ تا صفحہ ۱۵۵

باب ششم تعلقات زناشوئی ، حکم خداوندی ، یورپ اور ہندوستان میں انا قوامی ازدواج ، اصول میرج ، توحید شرک کا اختلاف ، مسئلہ کفائت صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۱۶۸

باب ہفتم ۔ تعدد ازدواج ، ازدواج کی غرض اسلامی نقطۂ نظر سے ، مساوی سلوک اور مساوی محبت کا فرق ، تعدد ازدواج کی موجودہ قباحتوں کی وجوہات صفحہ ۱۶۸ تا صفحہ ۱۸۴

باب ہشتم طلاق اور خلع ، طلاق مسنون اور غیر مسنون ، ہندوستانی قانون کا نقص ، قانون خلع کی نظیریں صفحہ ۱۸۵ تا صفحہ ۲۱۳

باب نہم ۔ پردہ ۔ پردہ کی ضرورت ، لڑکیوں کی تعلیم ، ازواج مطہرات کا پردہ صفحہ ۲۱۳ تا صفحہ ۲۲۶

باب دہم قانون اور مذہب اجتماعی نفع و نقصان کا اصول خراج معدنیات ، مال تجارت ، ایراہو کی ضرورت ، بانٹنا ، جزیہ عرب کا ٹیکس

باب یازدہم ۔ قانون دیوانی ، حلت و حرمت کا قانون ، قمار بازی ، لاٹری پھل کی بیع فاسد ، زمین کا معاہدہ فاسدہ ، فک رہن کا وقت ، انتفاع بالمرہون

باب دوازدہم قانون وراثت وصیت ، انگریزی قانون اور اسکی علت خرابی کے شرعی معیار ۔ **باب سیزدہم** ، قانون وراثت وصیت اور اسلام کا فیصلہ ۔ **باب چہاردہم** ، قانون فوجداری ، سزا کی قسمیں موجودہ قانون کا اصول اور اسکی خرابیاں ، اسلامی حکومت کے معاشر ۴۴

۴۴ **باب پانزدہم** ۔ ارتداد ، مارشل لاء ۔ قتل کی مصلحت ، سزائے قتل کا عام فائدہ ، میلانِ قلب کا احترام ۔ **باب شانزدہم** ۔ حریتِ عمل ، اہل علم کی فضیلت ، خدائی مذہب اور تمیز حق و باطل ۔

تبلیغ و اصلاح کا سب سے پہلا قدم

ہر مسلمان کا اہم ترین مذہبی، قومی فرض

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا (آیۂ کریمہ)

(ترجمہ) اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے۔

آپ کے ننھے ننھے جگر پارے عنقریب قوم کی قسمت کے مالک ہونگے، ان کی اصلاح قوم کی اصلاح ہے، ان کی ترقی قوم کی ترقی ہے، کوشش کیجئے کہ آپ کا نور چشم، چشم قوم کا نور ہو، یہ تحتی پھول، اسلامی غنچہ ہے، گلشن ملت کا اسلامی پھول ہے، اگر آپ نے اسکی اصلاح کی تو وہ آپکے لئے باقیات صالحات سے ہوگا ورنہ معاذ اللہ ارشاد خداوندی سے ڈریئے۔

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ "تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے" آپ اسکی ایسی تربیت کیجئے کہ گلِ گریجویٹ ہوکر بھی اسکی اسلامی خوشبو سے دُنیا مہکے۔ آپ سب سے پہلے یہ بتا دیجئے کہ اسلام کیا ہے؟ وہ تم سے کیا چاہتا ہے؟ مسلمان کا مقصدِ حیات کیا ہے۔؟

خیال تو فرمائیے، علماء امت، زعماء قوم، مدبران ملت، مدیران جرائد کا فیصلہ یہ ہے کہ بچوں کیلئے اسلامیات کا بہترین نصاب یہ ہے۔

تعلیم الاسلام (مکمل) (چار حصے) مصنفہ حضرت علامہ مولانا کفایت اللہ صاحب ۱۲؍

اربعین مصنفہ حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب قیمت ۶؍

اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب مع عقائد و احکام اسلام عرف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قیمت ۳؍

مذکورہ بالا تصانیف کے متعلق ذیل میں مختصر طور پر تشریحات درج ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

تعلیم الاسلام - یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکی ہے اسلامی مدارس میں داخل درس ہے اسلئے صرف اسقدر تشریح کافی ہے کہ اسمیں اسلامی عقائد اور فقہ کے ضروری مسائل کو نہایت ہی خوبصورت اور دلپذیر شکل میں سوال و جواب کی صورت میں جمع کیا گیا ہے یہ کتاب اپنی جگہ پر بیشک بہترین کتاب ہے لیکن ساتھ ساتھ ضرورت تھی کہ اسلام کی اخلاقی معاشرتی اقتصادی تعلیمات کو اسی طرح مختصر طور پر جمع کر دیا جائے جنکو پڑھکر ہر بچہ یہ سمجھ سکے کہ اسلام کیا ہے؟ وہ کس تہذیب کی تعلیم دیتا ہے؟ اُس نے معاشرت اور رہن سہن، خانگی اور بیرونی تعلقات کے متعلق مسلمانوں کو کیا تعلیم دی ہے؟ ایک مومن کی شان کیا ہونی چاہئے۔ فخر الانبیاء، خاتم الرسل سید الکونین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کیا ہے آپ نے اپنے مقدس اعمال سے دُنیا کے سامنے کیا نمونہ پیش فرمایا تجارتی کتبخانہ فخریہ مستحق مبارکباد ہے کہ اس نے اس سلسلہ میں خاص جدوجہد کی اور بحمد اللہ کامیاب ہوا۔ اس سلسلہ میں دو کتابیں لکھی گئیں جنکو اکابر علماء نے بہت زیادہ پسند فرمایا اور جا بجا مدارس اسلامی مدارس کے نصاب میں انکو داخل کر لیا گیا۔

اربعین از حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ یہ کتاب تقریباً ڈھائی سو احادیث مقدسہ اور چالیس آیات کریمہ پر مشتمل ہے، جو مندرجہ ذیل ابواب کے ماتحت نہایت خوبی سے جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب عرف ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عقائد و احکام اسلام۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے چار خزانے جمع کئے ہیں (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے پاکیزہ حالات جو اپنے انداز تحریر میں بے نظیر ہیں (۲) کلمہ طیبہ کی تشریح و تفسیر اور عقائد اسلام (۳) اسلام کے ضروری احکام (۴) حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے ہر واقعہ کے بعد اسکے نتیجہ پر خاص تنبیہ کیگئی ہے اور نہایت دلدوز طرز پر اس سے سبق حاصل کرنے کی

معین کی کتاب - طرز تحریر ایسا پیارا کہ شروع کیجئے تو ختم کے بغیر چھوڑنا مشکل ہو اور ایسا آسان کہ ہر بچہ خود بے معلم مضمون سمجھ سکے، خط نہایت واضح، ٹائٹل نہایت خوبصورت قیمت صرف ۳؍

ذیل تار لعین شہ کے ابواب کی فہرست درج کی جاتی ہے تاکہ کتاب کی جامعیت کا کسی قدر اندازہ ہو سکے

آپ کو تعجب ہوگا کہ ان تمام عنوانات کے تحت میں کئی کئی حدیثوں کے ترجمے (معہ حوالہ) جمع کئے ہیں بلا تشبیہ بہا خزانہ ہے دریا کو کوزہ میں بند کردیا گیا ہے ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ٦ ر

اسلامی تعلیمات کا تبلیغی مرقع

یہ ایک خوبصورت نقشہ ہے جو تار لعین کی طرح اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس میں ١١٠ قرآن پاک کی آیتوں اور دوسو احادیث صحیح کو حوالہ کتب بصفحات کے ساتھ جمع کیا گیا ہے ...

... در چسپاں کر دیجئے گویا ہر وقت وعظ حق آپ کے سامنے رہیگا۔ بقول حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب ہر مسلمان کے گھر میں اسکا رہنا ضروری

دس روپیہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم دوم اور بیس روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت۔

ایضاح الادلّہ

مولفہ حضرت شیخ الہند، مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علمی موتیوں کا بیش بہا خزانہ ہے: الہامی فوائد کا قیمتی ذخیرہ ہے حضرت مولف کا مشہور علم و فضل مضامین کی عمدگی خوبی اور استناد کیلئے بہترین شاہد ہے۔ یوں تو علوم الٰہیہ کے سیکڑوں جواہر ریزے کتاب کے اوراق میں جلوہ فرما ہیں مگر خصوصیت کیساتھ مندرجہ ذیل مسائل پر سیرحاصل اور لاجواب بحث کی گئی ہے۔

(۱) فقہاء کرام کی فضیلت حضراتِ محدثین پر (۲) فقہاء کرام کا بدرجۂ اوّل محدث ہونا (۳) رفع یدین۔ آمین بالجہر (۵) زیر ناف ہاتھ باندھنا۔ (۶) قرأت فاتحہ خلف الامام (۷) وجوب جمعہ اور اسکے شرائط (۸) تقلید شخصی کی اہمیت (۹) تقلید کی مختلف قسمیں (۱۰) حقیقت ایمان (۱۱) ایمان کی زیادتی اور کمی۔ (۱۲) امام صاحب کے متعلق الزام ارجاء کی تردید۔ (۱۳) قضاء قاضی کے ظاہراً و باطناً نفاذ کی شرعی اور عقلی بحث (۱۴) حکومت اسلامیہ کی حقیقت (۱۵) خلافت اور حکومتِ الٰہی۔ (۱۶) اسباب ملک حقیقتِ ملک (۱۷) قبضہ شرعیہ (۱۸) بیع فاسد کی تحقیق، اور فاسد و باطل کا فرق (۱۹) نکاح محارم۔ (۲۰) قلتین اور دہ در دہ کا مسئلہ۔ (۲۱) ما رکثیر کے متعلق ائمہ ثلاثہ کے مذاہب کی بے نظیر تفسیر۔ وغیرہ وغیرہ۔

قیمت قسم اول عہ/ قسم دوم عا/ صفحات ۴۱۶ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ متعدد بار طبع ہوکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی جلد طلب فرمائیے۔ ورنہ پھر کف افسوس ملنا پڑیگا۔

اصلاح الرسوم ۔ باضافۂ حواشی حل الفاظ و توضیح مراد۔ بہتر طباعت اور کتابت۔ بالخصوص مستورات کو ضرور مطالعہ کرائیے عمل و خیال کی اصلاح کیلئے بہترین کتاب ہے۔

عشاقِ کلام اللہ کو مژدہ

مشتاقانِ قرأت اور تجوید کو مبارک باد

"طیبۃ النشر" کی اُردو شرح

فن قرأت کا کونسا مشتاق ہے جو "طیبۃ النشر" کا متوالا نہ ہو طیبۃ النشر قرأتِ عشرہ کی مشہور اور مستند کتاب ہے، امام تجوید علامہ جزری کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے مگر اسکے طرز تحریر کی صعوبت اساتذہ اور طلبہ دونوں کیلئے سوزانِ روح ہے۔

سوء اتفاق سے آجتک اسکی شرح کسی زبان میں بھی میسر نہیں اسکی اشکال و اغلاق کے باعث بسا اوقات مشتاقانِ تجوید حسرت کیساتھ طیبہ کو دیکھتے اور مایوسی کے عالم میں دل مسوس کر رہ جاتے، اراکین کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی مرادآباد نے کتاب کی شہرت و معروف اہمیت اور پھر اسکی صعوبت و دشواری کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت فخر القرا مولانا قاری **عبد اللہ** صاحب (استاذ تجوید و قرأت) جانشین حضرت الحاج مولانا قاری **عبد الرحمٰن** صاحب (مکی) سے "طیبہ" کی اُردو شرح کیلئے درخواست کی ہے اور مقام مسرت ہے کہ حضرت مولانا موصوف نے اراکین کتب خانہ کی درخواست منظور فرماکر اسکی شرح نہایت واضح اور سلیس اردو میں فرمادی ہے۔ اب **طیبۃ النشر** مغلق اور پیچیدہ کے بجائے عام فہم اور نہایت سہل کتاب ہوگئی ہے اور حسن طباعت و حسن کتابت کے کامل اہتمام کیساتھ زیر طبع ہے۔ اُمید ہے کہ انشاءاللہ تین ماہ کے اندر اندر تیار ہوکر شائقین کے پاس پہنچ سکے گی۔

خاص رعایت سردست قیمت معین کرنا مشکل ہے لیکن جو صاحب تیاری سے پیشتر اپنا نام خریداروں کی فہرست میں لکھوادیں گے، انکے لئے قیمت کا ایک ربع کم کردیا جائے گا۔ **المشتھر**

سید احمد میاں منیجر کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی اندرون دروازہ مرادآباد

عــہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قاسم قسم دوم اور عـــہ ۲۰ روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کے لئے مفت۔

تاریخ الاسلام

نمبر ۱و۲و۳

مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند نے استاذ الحاج علامہ محمد اعزاز علی صاحب استاذ فقہ و ادب و مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کے حسب ارشاد مسلمان بچوں اور بچیوں کی مذہبی و اخلاقی تعلیم کیلئے تاریخ الاسلام کی تالیف کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ تینوں نمبر اس ہی مبارک سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔

پہلے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل زندگی مبارک۔ ہدیہ ۶ر

دوسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی مقدس اور غزوات اور جہاد کے متعلق مفید ترین بحث قیمت ۱۲ر

تیسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا ہے۔ یہ حصہ بذات خود ایک مستقل کتاب ہے۔ اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک، حضور کے اخلاق کریمہ، عادات شریفہ، طرز معاشرت، آداب مجلس، نظام الاوقات، ازواج مطہرات، اثاث البیت، ترکہ وغیرہ، جملہ اشیاء کا نہایت دلچسپ طور پر ذکر ہے قیمت ۶ر کم از کم ۷ر کے ٹکٹ ارسال فرما کر آپ تیسرے حصہ کو ملاحظہ فرمایئے اور اس سے باقی حصوں کا اندازہ لگایئے۔

معرفۃ التجوید۔ قرآن پاک مسلمان کی جان ہے غذائے روح ہے جملہ عبادات کا مدار ہے۔ اسکے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، مگر افسوس مسلمان اسکو اسطرح پڑھتے ہیں کہ ثواب کے بجائے عذاب کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ وہ حروف کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتے۔ اس رسالہ میں نہایت آسان اور مختصر طور پر حروف کی ادائگی کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے، ہر شخص کو اسکا مطالعہ بلکہ اسکا پڑھانا ضروری ہے۔ الہ آباد، لکھنؤ کانپور، مرادآباد وغیرہ کے اسکولوں میں داخل درس ہے، قرآن شریف کے ساتھ ساتھ بچوں کو پڑھایا جاتا ہے قیمت ار چار نسخوں تک محصولڈاک ۵ر

تعلیمی ہند

(سو فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ تھے)

حضرت شیخ الہند مولانا سید حسین احمد صاحب کی سیاسی اور تاریخی واقفیت شہرۂ آفاق ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کی تعلیمی حالت کے متعلق حضرت موصوف کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے جسکو بہترین طرز پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمان اپنے بادشاہوں کے متعلق بدگمانی کے گناہ سے بھی بچ جائیں گے۔ کیونکہ معتبر حوالوں سے بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں ۱۰۰ فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ ہوتے تھے

النور الفائض علیٰ علم الفرائض

از سیدنا حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رح

علم فرائض کو احادیث مقدسہ میں جملہ علوم کا ایک ثلث قرار دیا گیا ہے۔ فرائض کے متعلق یوں تو سیکڑوں کتابیں ہیں مگر اس علم کی اہمیت کے پیش نظر ایک ایسے رسالہ کی ضرورت بھی جو اختصار کیساتھ کچھ ایسا انداز لئے ہوئے ہو کہ خواہ مخواہ اسکو یاد کرنے پر طبیعت راغب ہو جائے۔ النور الفائض اس مقصد کو بہترین صورت سے پورا کرتا ہے۔ یہ نہایت دلچسپ اور سلیس فارسی نظم ہے جو علم فرائض کے اصول پر اسطرح حاوی ہے کہ جسکو یہ نظم یاد ہو وہ گویا ماہر فن ہے قیمت صرف ۲ر

بلاغ مبین از حضرت الحاج مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے فرامین ارسال فرمائے تھے اس کتاب میں ان تمام فرامین کی نقل لیجانے والے صحابہ اور اُن بادشاہوں نیز اُن ممالک کے ۴۴

دس روپیہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم دوم اور بیس روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

رہنمائے تعلیم

اسی کا نام شیطان کا نفرنس بھی ہے بچوں کو علم کا شوق دلانے والی جسکے پڑھنے سے بے رغبتی سے تمام عیب دور ہو کر پڑھنے کا شوق ہوجاتا ہے بچوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بڑوں کیلئے بھی مفید ہے بُرے اخلاق سے نفرت اور عمدہ اخلاق کی رغبت پیدا کرتی ہے۔ یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اگر پڑھ کر نا پسند ہو، یا شروع کرکے بغیر ختم کئے چھوڑ دیں تو بے تکلف واپس کردیں۔ قیمت ۸؍

اتالیق نسواں

عورتوں کی دنیوی اور معاشری حالت درست کرنے اور انکی خانگی حالت سنوارنے اور میکے اور سسرال میں رہ کر سب کو خوش رکھنے کے بہترین فریعے بچوں کی تربیت کے عمدہ طریقے، اور بچوں کی بیماریوں کے مجرب علاج ونسخ ہیں۔ تمام لڑکیوں اور عورتوں کو پڑھانے کے قابل اور جہیز میں دینے کے لائق۔ قیمت قسم اول ۵؍ قسم دوم ۴؍

تبلیغ الحق

حضرت مولانا عبدالحق صاحب کا معروف ومشہور عربی رسالہ ہے جسمیں تبلیغ کی اہمیت، مبلغین کے آداب اور فضائل اور سلسلۂ تبلیغ کے احیاء کی ضرورت پر عجب انداز سے بحث فرمائی ہے۔

نصیحۃ الشیعہ

یہ کتاب شیعہ مذہب کی تحقیق، اور شیعہ اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جوابات کے متعلق مستند اور بہترین ذخیرہ جمع کیا گیا ہے، عرصہ سے نایاب تھی۔ اسکے حسن وخوبی کی روشن دلیل یہ ہے کہ رد شیعہ کے مجتہد وقت جناب مولانا عبدالشکور صاحب سابق مدیر النجم لکھنوی نے ۱جدید شیعہ میں مجتہدانہ اور مجددانہ شان رکھتے ہیں، اس کتاب کو بہت اہتمام سے طبع کرایا ہے، یہ کتاب رد شیعہ کی بہت سی کتابوں سے مستغنی کردیتی ہے کتابت طباعت نہایت موزوں کاغذ عمدہ سفید تقریباً ۵۰۴ صفحات۔ قیمت ہر دو حصہ مکمل ۱۲؍

نظام تجارت

(از مولانا سید محمود علی صاحب۔ پروفیسر)

زمانۂ موجودہ کی تجارت اور مسلمانوں کی دقتوں کا حل بنکوں کے سود کا مسئلہ اور اسکے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد عقلی حل جو قرآن وحدیث کے عین مطابق اور تمام اختلافات کا استیصال ہوگیا، اور مسلمانوں کیلئے تجارتی رکاوٹوں سے نجات مل گئی۔ قیمت ۶؍

القول الجامع

فی تحقیق جواز تعدد الجمعۃ والجوامع

(از حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب مدنی، مدیر جامعہ قاسمیہ مراد آباد)

حکومت اسلامیہ کے ختم ہوجانے کے بعد ہم اپنے فرائض کی شان کو بھی بھول گئے۔ نماز جمعہ اسلامی شیرازہ بندی کا بہت بڑا ذریعہ اور اسلامی اتحاد کا ایک مظاہرہ تھا، مگر اسکو محلہ محلہ کرکے ہم نے شیرازہ بندی کو اور بھی زیادہ منتشر کردیا ہے، حضرت مدنی صاحب موصوف نے اس رسالہ میں فلسفۂ جمعہ پر بحث کرتے ہوئے حضرات ائمہ مجتہدین کے فتاوی سے ثابت کیا ہے کہ محلہ محلہ جمعہ کی نماز پڑھنا کسی امام سے بھی ثابت نہیں۔ اور نہ اس کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک عجیب وغریب علمی تصنیف ہے اگر آپ عربی خواندہ ہیں تو اسکو ضرور مطالعہ فرمائیے۔ قیمت صرف ۴؍

بچوں کو چھ ماہ میں قرآن شریف پڑھا دینے والا

نورانی قاعدہ مع طریقہ تعلیم

مشہور اور مقبول قاعدہ ہے

سیکڑہ کی خریدار کیلئے خاص رعایت

ہر علم وفن کی اردو، فارسی، عربی کتابیں ملنے کا پتہ کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہی دروازہ مراد آباد (یو۔ پی)

عـ۵ روپیہ کی کتابیں خرید نے پر رسالہ قائد قسم دوم اور عـ۱۰ روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اوّل ایک سال کیلئے مفت

دیوانِ حماسہ (عربی)

بحاشیہ جدیدہ از سیدالادبا حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ واستاذ الادب دار العلوم دیوبند

دیوان حماسہ عربی درسیات کی مشہور کتاب ہے جسکو ادب عربی کی معیاری کتاب مانا جاتا ہے شدید ضرورت تھی کہ اسکا حاشیہ اسطرح کیا جائے کہ حل لغات کے ساتھ اشعار کے مضمون کو بھی واضح کردے حضرت الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مد ظلہ العالی نے عرصہ ہوا اس خدمت کو انجام دیکر اساتذہ اور طلبہ ادب پر احسان عظیم فرمایا تھا جو نہایت مقبول ہوا اور دیوان حماسہ کی طرح مشہور اور مستند معیاری حاشیہ بن گیا اور بار بار طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوا۔ مگر کاربرداران کی قلت اعتنا کے باعث طباعت اور کتابت کی خامیوں سے کبھی نہ بھی پاک ہوا۔ نیز حاشیہ اگرچہ فوائد کا ذخیرہ تھا مگر تاہم مزید اضافے کا محتاج تھا۔ اسمرتبہ حضرت موصوف مد ظلہ العالی نے حاشیہ پر نظر ثانی فرماکر قیمتی فوائد کا اضافہ فرمایا ہے اور کتبخانہ اعزازیہ نے اسکو نہایت اہتمام سے طبع کراکر اصل کتاب اور حاشیہ کی قدر کے حقوق کو پوری طرح ادا کیا ہے۔ چنانچہ جسطرح یہ کتاب یکتا تھی اسکا حاشیہ عدیم المثال تھا اسی طرح اسکی کتابت وطباعت بھی بے نظیر ہوئی قیمت ان تمام خوبیوں کے باوجود حسب سابق کاغذ قسم اوّل مبلغ صہ کاغذ قسم دوم للعہ

مدلل ومکمل اشاعتِ اسلام

یعنی

دُنیا میں اسلام کیونکر پھیلا

(مولفہ فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند و مفتی اعظم عدالتِ عالیہ حیدرآباد دکن)

جسمیں اسلام کی تدریجی ترقی اور اطرافِ عالم میں اُسکی اشاعت کی صورتیں مستند صحیح تاریخی واقعات کے ذریعہ بیان کرکے یہ مشاہدہ کرادیا ہے کہ یہ حیرت انگیز ترقی واشاعت محض حق تعالیٰ کے فضل سے اسلامی اخلاق اور اُنکی عالمگیر جاذبیت کا نتیجہ تھا، نہ کسی جبر وقہر کا۔ یہ کتاب درحقیقت حضرات صحابہ وتابعین کے اہم کارناموں اور فتوحات اسلامیہ کی مستند اور دلچسپ تاریخ ہے اور غلطیں معترضین کو دوسری کتب سے مستغنی کرنیوالی یہی ایک کتاب ہے جسپر علماء کی تقریظیں بھی تحریر ہیں اسمرتبہ ہم نے مندرجہ ذیل خصوصیات کیساتھ آراستہ کرکے شائع کی ہے (۱) تاریخی کتب کے حوالجات کی جسقدر ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں واقعات کے حوالجات کو اسقدر مکمل کردیا گیا ہے کہ اسکا درجہ معتبر ومستند ہونے میں پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہوگیا ہے۔ (۲) استشہاد میں جہاں تاریخی واقعات کی ضرورت پیش آئی حاشیہ پر مفصل واقعات کا اضافہ کیا گیا ہے (۳) آیاتِ قرآنیہ واحادیث کی تخریج و شرح بھی کیگئی ہے جو اہل علم کیلئے مزید سہولت بہم پہنچاتی ہے (۴) تصحیح جو ہر کتاب کی جان ہوتی ہے اسمیں پوری کوشش کی یعنی اوّل اصل کتاب کا مقابلہ نہایت جانفشانی کے ساتھ اُسکے ماخذ کیساتھ کیا گیا ہے، اس مقابلہ کے پہلے اڈیشنوں کی بیشمار غلطیاں ظاہر ہوئیں۔ (۵) کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ گویا جس عظیم الشان مقصد کیلئے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے اسمرتبہ اسی کے موافق کتابت طباعت تصحیح میں کوئی دقیقہ نہیں رکھا گیا۔ کتابت طباعت دیدہ زیب ٹائٹیل خوشنما رنگین قیمت باوجود ان تمام اوصاف کے بدستور سابق صرف تین روپے رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص خرید سکے۔

مسلمان کیوں مفلس ہوگئے

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ عیاشی کے باعث مسلمان تباہ ہوئے مگر یہ قطعًا غلط ہے، آپ اپنے قرب وجوار کے اُن گھرانوں پر نظر ڈالئے، جو کچاس برس پیشتر صاحب حیثیت تھے، اُن میں سے اکثر کی بربادی کا سبب اُنکی آمدنی سے مصارف کی زیادتی ہے اور زیادتی مصارف کا باعث ناجائز اور خلاف شرع رسومات، آپ اگر درد مسلم دل میں رکھتے ہیں تو رسومات کی اصلاح کیجئے۔

اصلاح الرسوم

معنفہ حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی صاحب اس مقصد کیلئے بہترین کتاب ہے، خوش عقیدہ مسلمان اس کتاب کو مستورات اور بچوں کو پڑھاتے ہیں، اسمرتبہ اسکے مشکل الفاظ کا حل بھی کردیا ہے۔ نہایت بہتر اور عمدہ چھپوائی گئی ہے۔ قیمت بدستور ۸؍

مفت تقسیم کرنیوالے حضرات کے لئے صر درجن

عـہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم دوم اور عـہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

مختصر فہرست قرآن شریف

موجودہ

تجارتی کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہہ گیٹ مراد آباد

چند سال پیشتر مراد آباد میں قرآن پاک یا دینیات کیلئے کسی مسلمان کی کوئی دوکان نہ تھی۔ اس شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کتب خانہ کا قیام عمل میں آیا جو ۵ سال سے نہایت نیکنامی سے کام کر رہا ہے

حمائل شریف عکسی مترجم

ترجمہ از حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر از حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

یہ ترجمہ اور چند پاروں کے فوائد سیدنا شیخ الہندؒ نے اسارت مالٹا کے زمانہ میں ترتیب فرمایا تھا، پھر اسکی تفسیر حضرت علامہ عثمانی نے مرتب کی ہے۔ یہ ترجمہ اور تفسیر اپنے عام فہم، مفید اور مستند ہونے میں یکتا مانا گیا ہے اسکی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پہلے ایڈیشن کے پانچہزار قرآن شریف تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ ابکی مرتبہ نہایت خوبصورت طور پر لکھوا کر [illegible] بلاک تیار کرائے گئے ہیں جن کے ذریعہ طباعت ہوتی ہے۔ یہ حمائل اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں میں بے مثل ہے۔ ہدیہ کاغذ قسم اول مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible]، کاغذ قسم دوم مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible]

حمائل شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور

[illegible] طلائی نقش و نگار صحیح ترین [illegible] [illegible] [illegible] صحیح ترین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی جلد [illegible] [illegible] [illegible]

عکسی قرآن شریف مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور

یہ قرآن شریف اگرچہ غیر مترجم ہے مگر اپنی نظیر صرف آپ ہی ہے، فوٹو [illegible] پریس کے ذریعہ اسکو طبع کرایا گیا ہے، خط نہایت پاکیزہ، کاغذ بہتر اور اعلیٰ، تقطیع نہایت موزوں، حاشیہ پر خوبصورت بیل، جلد نہایت خوبصورت، ہدیہ قسم خاص عـہ، قسم اول [illegible] قسم دوم [illegible]

پانچ ترجموں والا بےنظیر قرآن شریف

جسکو سلطان العلوم والی دکن حضور نظام حیدر آباد نے اپنی تلاوت کیلئے منتخب فرمایا ہے سائز کلاں، خط، طباعت اور کاغذ نہایت اعلیٰ، جلد مضبوط اور خوبصورت، ہدیہ مجلد چرمی [illegible] رعایتی [illegible]

معجزہ نما قرآن شریف

مولوی نور محمد صاحب والا ترجمہ [illegible] سائز کلاں، خط نہایت جلی اور نہایت صحیح، کاغذ خوبصورت اور مضبوط حاشیہ پر نہایت [illegible] [illegible] [illegible] ہدیہ مجلد چرمی [illegible]

معجزہ نما متوسط

دو ترجمے والا۔ مولوی نور محمد صاحب والا [illegible] [illegible] [illegible] مگر نہایت واضح اور خوبصورت [illegible] [illegible] کاغذ [illegible]

نورانی قرآن شریف

مترجم مطبوعہ [illegible] پریس دہلی

یہ قرآن [illegible] نہایت [illegible] [illegible]

[illegible] ہدیہ [illegible] صرف [illegible]

عـہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قاعدہ قسم دوم اور عـــہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

(۸) **قرآن شریف چوب قلم کلاں سائز** - مترجم مطبوعہ لاہور ۲۰×۳۰ ، چار ورق خوبصورت اور صاف ہدیہ صہ ر

(۹) **قرآن شریف چوب قلم کلاں سائز** - مترجم مطبوعہ لاہور ۲۲×۲۹ - ۴ ورق خوبصورت اور صاف ہدیہ صہ ر

(۱۰) **قرآن شریف متوسط** - خط واضح سائز (۲۲×۲۹) ۸ ورق مطبوعہ لاہور مترجم خوبصورت اور صاف ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ ہدیہ مجلد پارچہ عـہ

(۱۱) الف **نقل نظامی** - کانپور - اپنی صحت اور حسن تحریر خط امور زینت ، سائز کے لحاظ سے مشہور قرآن شریف ہے ، ہر پارہ علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم ، ہر سورۃ نمایاں طرز سے شروع ، کاغذ سفید عمدہ ہدیہ مجلد پارچہ مبلغ صہ ر رعایتی ہے -

(۱۲) ب - **نقل نظامی مترجم** - اپنی تمام خوبیوں میں بے نظیر قرآن شریف ہے - ہدیہ مجلد پارچہ ہے -

(۱۳) **قرآن شریف مصری نورانی** - مطبوعہ حیدر پریس دہلی نہایت صحیح قرآن شریف ہے ، صحت و حسن خط میں مشہور سائز ۲۰×۲۶ - ۸ ورق - ہدیہ مجلد پارچہ عـہ ر

(۱۴) **خوشنما قرآن شریف مترجم** یہ قرآن شریف اپنی تمام خوبیوں میں معجز نما متوسط نمبر ۶ جیسا ہے کاغذ چکنا سفید مجلد پارچہ ہدیہ رعایتی ہے

عجیب و غریب حمائلیں

(۱۵) **حمائل شریف معجز نما مترجم** مشہور حمائل شریف ہے - مولوی نور محمد صاحب کی چھاپی ہوئی حسن طباعت میں بے نظیر ہے ، مترجم ہے ، ہدیہ قسم اول مجلد چرم للعہ ، قسم دوم مجلد پارچہ عـہ دو روپے چار آنے -

(۱۶) **حمائل شریف عکسی** کلاں مطبوعہ لاہور ، نہایت ہی عجیب حمائل شریف ہے ، سائز بھی نہایت خوبصورت یعنی (۱۸×۲۲) ۸ ورق ، فوٹو لیتھو سے طبع کرائی گئی ہے ، اسکی قلم سے تعریف مشکل ہے - کاغذ نہایت عمدہ ، طباعت نہایت عمدہ اور خوبصورت جلد نہایت نفیس ہدیہ مجلد عـہ

(۱۷) **حمائل شریف عکسی خورد** اپنے تمام اوصاف میں نمبر ۱۶ جیسی ہے البتہ سائز کارڈ کی برابر ہے نہایت خوبصورت صحیح جلد نہایت خوبصورت ہدیہ مجلد ۱۲ ر

(۱۸) **حمائل شریف لاکٹ والی** - مع آئی گلاس یعنی قرآن شریف تعویذ کی برابر جسکو ڈبیہ میں رکھا جاتا ہے اور تعویذ کی طرح بازو پر باندھا جاتا ہے اُسکے ساتھ ایک آئینہ بھی ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے یہ حمائل شریف پڑھی جاتی ہے - ہدیہ عـہ

(۱۹) **مصحف الحفاظ** - مصری پوسٹ کارڈ سے نصف سائز نقل روسی نہایت خوبصورت صاف اور صحیح ، مصر کی چھپی ہوئی ، چاول کا سفید نفیس کاغذ پاکیزہ آب دار طباعت ہدیہ مجلد چرم عـہ ر مجلد پارچہ ۱۲ ر

(۲۰) **مصحف حبیب** (جیبی قرآن شریف) یہ حمائل بھی مصر کی چھپی ہوئی ہے ، سائز کارڈ کے نصف کے قریب ، جیب میں نہایت آسانی سے رکھی جا سکتی ہے - ہدیہ مجلد پارچہ ۱۲ ر

(۲۱) **حمائل شریف مصحف مصطفیٰ** - سائز ۱۸×۲۲ نہایت بہتر ہدیہ عـہ ر

(۲۲) **حمائل شریف مترجم لاہور** - ہدیہ عـہ

(۲۳) **حمائل شریف کارڈ سائز** دہلی محمد نور صاحب کی طبع کرائی ہوئی نہایت مقبول اور بہت مشہور حمائل ہے - ہدیہ مجلد پارچہ عـہ ر

اِن کے علاوہ مختلف قسم کے قرآن شریف اور حمائلیں کتب خانہ فخریہ میں موجود رہتی ہیں آپ کو جس قسم کے قرآن شریف یا حمائل کی ضرورت ہو تو

آپ

کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہی دروازہ مراد آباد

سے طلب فرمائیں

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور!

کی بہت شاندار عکسی رنگین و مطلا اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ و مطلا جلد بندی کا خاص الخاص دیدہ زیب نمونہ ہیں ان کی ظاہری و باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

یازدہ سورہ شریف ۔ مع درود تاج، درود لکھی، وعہد نامہ مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف } معہ دعاء گنج العرش مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف ۔ مع دعائے گنج العرش درود تاج، درود لکھی وعہد نامہ مترجم قسم اعلیٰ مجلد عہ

یازدہ سورہ شریف مترجم جیبی سائز ۔ قسم اول مجلد عہ ۔ قسم دوم ۱۰ر

دوازدہ سورہ شریف ۔ مع سورۂ کہف مترجم مجلد قسم اعلیٰ عہ ۔

ہفت سورہ شریف } معہ دعائے گنج العرش بلاترجمہ مجلد قسم اول عہ

دلائل الخیرات ۔ مجلد قسم خاص ۶ر قسم دوم عہ ۔

نماز مترجم ۔ قسم اول ۵ر دوم ۲ر

سورۂ یٰسین مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

دعائے گنج العرش مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

سورۂ کہف مترجم ۔ قسم اول ۸ر بلا جلد ۴ر

درود تاج، درود لکھی، وعہد نامہ قسم اول ۵ر دوم ۲ر

درود مستغاث ۔ قسم خاص ۴ر

مسدس حالی : قسم خاص ۃ قسم اول ۶ر قسم دوم ۴ر

شکوہ، جواب شکوہ و ترانہ اقبال قسم خاص ۷ر قسم دوم ۴ر، قسم سوم ۲ر

ہر علم و فن کی عربی، فارسی، اردو کی کتابوں کی

مختصر فہرست

موجودہ کتبخانہ فخریہ امروہہ گیٹ مراد آباد

نوٹ: مندرجہ فہرست کے علاوہ حسب طلب دیگر کتب بھی فراہم کی جا سکتی ہیں۔

الف

		اعجاز مسیحی	۶ر
ابوداؤد (مجیدی)	۴ر	اظہار رحم	۷ر
اوجز المسالک مکمل	۱۲ر	اپنے گرت (تاج کمپنی)	۴ر
الافادات مکمل	للعہ	اخلاق نقلیبی	۴ر
الابواب والتراجم	۱۲ر	انوار سہیلی (فارسی)	۱۵ر
اصلاح الرسوم	۶ر	الف لیلہ اردو	عہ
اخوان الصفا کامل	۸ر	الاسلام	۵ر
احسن المسائل	۴ر	العقل والنقل	۱۰ر
اصول شاشی خورد سائز	۱۲ر	الاقتصاد فی الاعتقاد	۲ر
” ” کلاں سائز	عہ	احسن التعلیم	۴ر
اخلاق محسنی	۹ر	الف بائے فارسی	۲ر
اشعۃ اللمعات	۵ر	احدی النعمۃ والتسعین	۲ر
اکسیر اعظم	۵ر	آداب القرآن	۲ر
اربع عناصر	۳ر	ارشاد مرشد	۲ر
ارژنگ چین	۸ر	اغلاط العوام	۱ر
ایساغوجی	۴ر	اخبارات کی مذہبی خبریں	۱۰ر
المنطق	۲۰ر	اعمال قرآنی مکمل	۵ر
الفاروق کاغذ عمدہ	۳ر	ایضاح المطالب	
” ” معمولی	عہ	ترجمہ وشرح کافیہ	۱۳ر
انتخاب حدیقہ حکیم سنائی	۱۲ر	اسرار قرآنی	۱۰ر
انتخاب کلیات قاآنی	۱۲ر	اصلاح ترجمہ دہلویہ	۲ر
انیس الغرباء	۲ر	اخبار نبی	۱۰ر
اکسیر الامراض	۹ر	ارشاد الملوک	۵ر

عـــہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ تاؤ قسم دوم، اور عـــہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

احکام انتقلی ۲/
اتمام النعم ۱۰/
آداب معاشرت ۲/
احتفاظ الوفیر ۳۰/
الاعجوب ۱۰/
انتصار الاسلام ۲/
احسن القواعد عہ
انتصاف البری ۱/
اسیر مالٹا (سفرنامہ)
حضرت شیخ الہند ۱۰/
اسلامی توحید کاغذ عمدہ ۲/
" " " رف ۱/
اخلاق سلطانی ۴/
احکام الاسلام ۱/
استاد درزکار (لاہوری) ۲/
الدعاء الدواء (") ۸/
اسرار النحو (") ۱/
اتالیق طلبہ جس سے ۱۲/
اقول الساری ۴/
احسان ۱/
شرف لعاب عہ
عجز بیوی
[illegible]

اردو کی دوسری فرہنگ ۱/
" " تیسری " ۲/
" " چوتھی " ۴/
اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب
(مصنفہ مولانا محمد میاں) ۳/
اربعین ۶/
انشاء اردو ۱/
اسلام کی پہلی ملکہ یعنی تلوار ۱/
" " دوسری " ۲/
" " تیسری " ۳/
" " چوتھی " ۴/
" " پانچویں " ۴/
" " چھٹی " ۵/
" " ساتویں " ۶/
" " آٹھویں " ۷/
اندر جال ۳/
آرائش محفل ۸/
آمد نامہ ۱/
آئینہ سوزن کاری ۱۲/
(حصہ دوم)
انشائے خرد افروز ۶/
انشاء بہار عجم ۶/
اوراد رحمانی ۲/
[illegible]

اردو کی چوتھی پوتھی مولوی اسمٰعیل صاحب ۴/
" " پانچویں " ۵/
الفاظ عزیزیہ ۲/

(ب)

بنجارہ نامہ ۱/
بچوں کے گیت (تاج کمپنی) ۲/
بال جبرئیل مجلد (") ۱۳/
بچوں کی تفسیر (پارہ عم) ۸/
بیضاوی شریف تا درس عا/ ۱۴/
بہشتی زیور مدلل نو حصے عمہ
" " مطبوعہ لاہور مجلد عا/
بہشتی جوہر ۱۰/
بشائر النبیین ۶/
البیان ۲/
بوستان مع فرہنگ ۱۲/
" مترجم ۱۴/
باغ رسول (میلاد) ۲/
باغ و بہار " ۵/
بہار خلد " ۳/
بیاض سلیمانی ۳/

(پ)

پارٹ بک حنفیہ ۸/
پند نامہ عطار ۲/
" مترجم ۳/
[illegible]

(ت)

تفسیر بیضاوی شریف تا درس عا/ ۱۴/
" قادری اردو گلیز عمہ
" " " رف عـــہ
" سورۂ تبارک الذی عا/ ۱۴/
" جلالین شریف ۲/
مع جامع البیان
ترکیب نحو ترجمہ (مجیدی) ۱/
" " " (لاہور) ۲/
تسہیل الفرائض (عربی) ۵/
" " (اردو) ۵/
تاریخ اسلام مکمل مجلد
(تاج کمپنی)
تذکرۃ الکرام عا/
تعلیم الایمان
(شرح فقہ اکبر) عہ
تذکرہ حضرت زبیر ۲/
تاریخ الدولتین عا/
تاریخ طبری فارسی للعربی
تزک جہانگیری عا/
تاریخ ابلیس ۴/
تبیان (شرح میزان) ۴/
تسہیل الکافیہ ۶/
التصفیۃ العقائد ۲/
توبۃ النصوح ۸/
ترجمہ شعاعات (اردو) عہ
ترجمہ مخزن الاوزار (اردو)
ترجمہ نوکنجہ (") ۸/

ترجمہ احیاء العلوم
(مذاق العارفین) عا/
تاریخ حبیب اللہ ۸/
ترجمہ حدائق البلاغۃ (اردو) ۸/
تدمیر کی سرزمین ۲/
توضیح البیان ۲/
تعبیر نامہ خواب ۲/
تحقیق الخطبہ ۲/
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱/
" " نمبر ۱ ۱/
" نمبر ۲ ۲/
" نمبر ۳ ۳/
" نمبر ۴ ۵/
تعلیمات اسلام ۱۲/
تیسیر المنطق ۳/
تحریر سینٹ عہ
تلخیص المفتاح ۸/
تزکیۃ الخواطر ۴/
التصریح فی نزول المسیح ۴/
تنزیہ رمضان ۱/
تعلیمی ہند ۱۲/
تیسیر المبتدی کلاں ۶/
تنویر السراج ۸/
تعلیم الدین مکمل ۸/
تحفہ نحویہ ۶/
تحذیر الناس ۳/
تعلیم ۶/
تنبیہ الفساد ۶/
الترتیب اللطیف ۳/

عہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قاعدہ قسم دوم اور عہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک ایک کیلئے مفت

تبلیغ دین مجتبی ۱۴ر
تربیۃ السالک عہ
تذکرۃ الرشید (لدھیانوی) ۸ر
تناسخ کا چکر ۵ر
تاریخ الاسلام ۱ (معنفہ مولانا محمد میاں) ۶ر
تاریخ الاسلام ۲ ۱۲ر
" " ۳ ۶ر
تقریر سیرت جلد (۱) عہ
" " (۲) عہ
تازہ مضامین مولانا ابوالکلام آزاد ۱۰ر
تبلیغی مرقع ۲ر
ترکیب الصلوٰۃ ۲ر
تنبیہ الغافلین ۹ر
تفسیر سورۂ یوسف ۸ر
تذکرۃ الاولیاء عہ
تاریخ الاسلام کامل / تذکرہ بہادران اسلام } عہ
تشریح الحروف ۰ر
تاثیر سلیمانی ۱ر
تحفۃ الزوجین ۱ر
تعلیم عزیزی ۱ر

ج

جلالین شریف مع جامع البیان وغیرہ ۸ر
جواہر القرآن ۵ر
جامع التعلیلات ۸ر

جنت کی کنجی عہ
جار بردی عہ
جزاء الاعمال ۲ر
جمال القرآن ۳ر
" محشی ۳ر
الجواب المتین ۵ر
جنت کا پھول ۰ر
جہاد اکبر ۳ر
جواب ترکی بترکی ۴ر
جمال قاسمی ۱ر
جہاد اسلام ۶ر
الجہاد فی سبیل اللہ ۸ر
جنگنامہ حضرت علیؓ ۱ر
جنگ نامہ کربلا ۳ر
جنگ نامہ محمد حنیف ۴ر
جنگ زیتون ۳ر
جادو کا تماشا ۳ر
جادو کا ہنر ۳ر

چ

چراغ رسالت
سرمایۂ آخرت ۹ر
چہل سبق
چشمۂ طلسم ۱ر
چار یار کی دھوم ۰ر
چہار گلزار ۳ر

ح

حسامی نظامی عہ
حیات حیدری ۱۲ر

حفظ الایمان ۱ر
حزب البحر ۰ر
حل اللغۃ البالغۃ عہ
حمائل بیجی نقل
نظامی کا پنج مجلد عہ
حدائق البلاغۃ اردو ۸ر
حق الیقین ۳ر
حیات المسلمین ۱۰ر
حیات حافظ ۲ر
حیلہ ناجزہ عہ
حقوق الاسلام ۱ر
حقوق البیت ۲ر
حق السماع ۲ر
الحق الصریح ۱ر
حزب اللہ ۱۲ر
مولانا ابوالکلام آزاد
حجۃ الاسلام ۱ر
الحریت فی الاسلام (مولانا ابوالکلام) ۱۲ر
حقیقۃ الصلوٰۃ ۱ر
حاتم طائی ۷ر
حیرت الفقہ ۱ر
حمد باری ۱ر

خ

خیر المجالس کامل عہ
خطبہ ماثورہ کا پٹری ۲ر
خطب ماثورہ (العزیزی) ۵ر
خاتم النبیین (لاہور) ۱۲ر

خاتم الانبیاء (از اجزاء ۱) ۱۰ر
خیر کثیر عہ
خلاصۃ العقائد ۳ر
خلاصۃ المسائل ۵ر
خلافت راشدہ
(از آلم جیراجپوری) عہ
خدیجۃ الکبریٰ ۱۲ر
خلق عظیم (سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ۴ر
خطب علمی معرا ۲ر
" " مترجم ۳ر
خطبہ صدارت مولانا ابوالکلام آزاد ۹
خطبہ صدارت لاہور ۶ر
" " تحریری مجور ۲ر
خدا کی رحمت ۲ر
خواب نامہ فالنامہ ۲ر
خالق باری ۰ر
خون نعمت کلاں ۱ر
خلاصہ کیدانی ۱ر
خلاصۃ الفقہ ۲ر

(د)

دلائل الخیرات معرا غیر مجلد ۸ر
" " " مجلد ۱ر
" " مترجم مجلد ۲ر
" " " غیر مجلد ۱۴ر
دعاء گنج العرش ۱ر
" " خورد عکسی ۰ر
" " (تاج کمپنی) ۵ر

دعا گنج العرش خورد
(تاج کمپنی) قسم اول ۴ر
(مد) تاج قسم اول کلاں ۵ر
" " خورد ۴ر
دلائل الخیرات (تاج کمپنی)
قسم اول عہ
" " قسم دوم عہ
دعا ماثورہ ۰ر
دعائے جمیلہ ۰ر
درود تاج ۲ر
دروس التاریخ الاسلامی
" " نمبر ۱ ۴ر
" " نمبر ۲ ۵ر
" " نمبر ۳ ۶ر
" " نمبر ۴ ۲ر
" " نمبر ۵ عہ
دعوت حق (مولانا ابوالکلام) ۶ر
دیوان حضرت علیؓ ۹ر
دیوان حضرت معین الدین اجمیری ۳ر
دیوان غالب ۶ر
" " (پاکٹ اڈیشن) ۴ر
" " (" ")
(مطبوعہ برلن) عہ
دیوان داغ ۴ر
" ظفر ۲ر
" ریختی ۴ر

[illegible]

رسالہ [illegible] ۱۳ر

[illegible]

دستور العمل ۲ر

[illegible]

دستور [illegible] ۱ر

دستان [illegible] ۲ر

ر

رموز القرآن ۱ر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱ر

رسائل ازل

رسالہ التعریف [illegible] ۲ر

رشحات (اردو) [illegible]

رسالہ [illegible] کتابت ۴ر

رقعات عنایت علی سہارنپوری ۵ر

رقعات عزیزی [illegible]

رقعات امان اللہ حسینی [illegible]

رحمۃ الرحیم [illegible]

راہ نجات ۲ر

راہ جنت [illegible]

رانڈوں کی شادی ۱ر

رہبر سوزن کاری ۱۲ر

راحت القلوب ۳ر

رکن دین ۸ر

ز

زنجانی ۳ر

زیور ایمان (لاہور) ۴ر

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۴

[illegible]

[illegible] ۱۲ر

[illegible] ۱۷ر

[illegible] ۸ر

[illegible] ۲ر

[illegible] کتابت ۳ر

زہر عشق ۲ر

زینت القاری ۲ر

زینت العرش ۱ر

س

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

سیرت الرسول [illegible]

سکندر نامہ مترجم [illegible]

" " غیر مترجم [illegible]

سیرت الحبیب ۳ر

سراج السالکین ۱۲ر

سچی شہادت نامہ ۴ر

سرور کیفی (کانپور) ۸ر

سحر سامری (لاہور) ۲ر

سوانح حضرت ابوذر غفاری [illegible]

سوانح عمری اکبر ۱۲ر

سوانح حضرت حافظ ۴ر

سیرت غازی مصطفےٰ کمال ۱۲ر

سوانح عمری لارڈ کلایو ۱۴ر

سرگذشت نپولین بوناپارٹ ۸ر

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲ر

[illegible]

[illegible] ۱۳ر

[illegible] ۸ر

سوال [illegible] ۱ر

ساونتری ۸ر

سفرنامہ [illegible] ۳ر

ستر عورت ۱ر

سکرات نامہ ۱ر

سراج الفقراء ۲ر

سیرت خاتم الانبیاء ۱۰ر

ش

شرح وقایہ جلد اول [illegible]

" " ثانی [illegible]

شرح نقایہ جلد ا [illegible]

شرح جامی مترجم اول [illegible]

" " مترجم دوم [illegible]

شرح اسباب اردو [illegible]

شرح فقہ اکبر [illegible]

شرح تہذیب [illegible]

تحفہ شاہجہانی ۱۴ر

شرح مرقات ۶ر

شرح جزری ۵ر

شرح سلم ملا حسین [illegible]

شمس بازغہ [illegible]

شفاء العلیل ۶ر

[illegible]

[illegible] ۱۲ر

[illegible] ۱ر

شانہ [illegible] ۱۴

شاعر [illegible] ۳ر

[illegible] ۱ر

[illegible] نامہ

[illegible] [illegible]

شرح [illegible] ۴ر

شاہنامہ (لاہور) ۷ر

شمائم الشہادتین ۱۳ر

ص

صراح مع قراح [illegible]

صمصام الاسلام [illegible]

صاعقہ آسمانی حصہ اول ۵ر

" " دوم ۷ر

صنم خانہ عشق [illegible]

الصالحات (دیوبند) [illegible]

الصالحات [illegible]

صفائی معاملات ۲ر

صدائے حق مولانا ابو الکلام ۸ر

صراط الاسلام ۲ر

صرف میر ۳ر

صبر ایوب (لاہور) ۲ر

صفوۃ المصادر ۱ر

ض

ضیاء الفردوس ۲ر

[illegible] ۳ر

[illegible] [illegible]

[illegible] ۳ر

ط

طب بنوی ۳ر

طریقۂ مولود شریف ۱ر

طوفان حوادث ۸ر

طب اکبر اردو [illegible]

طوطا مینا ۶ر

طوطا کہانی ۳ر

طوطوں کی پکار ۲ر

طلسم عجائبات ۳ر

طلسم بنگالہ حصہ ۱ ۳ر

" " " ۲ ۵ر

ع

[illegible] النجاۃ ۳ر

علامات قیامت ۳ر

علاج الغربا لکھنوی ۹ر

" " لاہوری ۶ر

علاج المواشی ۲ر

علاج الامراض اردو [illegible]

عربی زبان کا قاعدہ ۳ر

علم الصرف حصہ ۱ ۳ر

" " ۲ ۵ر

عقائد الاسلام ۴ر

علم الصیغہ ۶ر

[illegible] المبتدی ۲ر

عقائد علماء دیوبند ۲ر

عہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم اول اور عـہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال تک مفت

عربی بول چال مع محاورہ عمر
عروض المفتاح ۱۰ر
علم الاولین ار
علاج الغذا والدوا ار
عقل و ایمان ۸ر
علاج سلف عمر
عین الیقین ۲ر
عمدۃ الشمائلین ۳ار
عیدی نامہ ار
عورت ڈائن ۲ر
غنیۃ الطالبین ترجمہ مختار عـہ
غیاث اللغات للعہ

ف

فتاویٰ عالمگیری عربی عـہ
" " اردو عـہ
فتاویٰ عزیزیہ کامل سے
فتاویٰ مولانا عبدالحی عمر
فتاویٰ رشیدیہ عـا
فتاویٰ شریفیہ عہ
فضیلت مقدمہ محاربہ
فتوح البلدان اار
فرہنگ آصفیہ عمر
فیض تاثیر ۳ر
فضائل الایمان ۴ر
فتاویٰ محمدی
فتح شرح مثنوی ۱۰ر
تحفہ تعلیم الاسلام عـا
نعمۃ معرفت مسئلہ ار

فیض الستار ترجمہ
کتاب الآثار عـا
فضائل الشہور والصیام ۳ر
فیض سلیمانی ار
فیض اللغات اردو عـا
" " فارسی عـا
فرہنگ گلستان ار
فال نامہ قرآن مجید ۵ر
فارسی زبان کا قاعدہ
(مولانا اشتیاق احمد صاحب) ۳ر
فارسی کی پہلی کتاب مع اصلاح ار
" دوسری " " ۲ر
" تیسری " " ۵
" چوتھی " " ۵
فرہنگ فارسی کی پہلی ۱ر
" " دوسری ۳ر
" " تیسری ۵ر
" " چوتھی ۲ر

ق

قصیدہ بردہ ۲ر
قدوری عربی عمر
قطبی ۱۲ر
قلیوبی عـہ
قاعدہ بغدادی عربی عہ
" اردو ۸ر
قرابادین قادری اسد عمر
" کبیر ہندی عـہ
" احسانی عہ

قرابادین اعظم سے
قصص الانبیاء (لکھنؤ) عـہ
" (کلاں کانپور) عـہ
" " خورد ۱۰ر
قرابادین نجم الغنی سے
قصہ شاہ روم ۵
" " یمن ۵
" شیخ منصور ۱۰ر
قادر نامہ غالب ۵ر
قصائد عرفی ۸ر
قصہ اگر گل ۳ر
" گل بکاؤلی ۴ر
" گل صنوبر ۲ر
قبلہ نما ۸ر
قاصمۃ الظہر ۳ر
قواعد فارسی ۱ر
قیامت نامہ ۲ر
قطوف دانیہ ۲ر
قصہ ماہ رمضان ۱۰ر
قندیل عرش ۱ر

ک

کوکب دری کامل سے
کبیری شرح منیۃ المصلی عـہ
کفایت المتحفظ ۶ر
کافیہ ۸ر
کلیات بدایہ ۱۲ر
کلیات نظم حالی عہ
کرامات امدادیہ ۲ر
کلمہ طیبہ ۳ر

کثرت الازدواج ۶ر
کوکب یمانی ۵ر
کائنات روحانی ۵ر
کتاب التصرف ۱۲ر
کتاب النحو ۸ر
کرامات محبوب سبحانی ۱ر
کریم اللغات مع
عظیم اللغات ۱۱ر
کریم اللغات خورد ۶ر
کلمہ مناجات ۱۰ر
کریما ۱۰ر
کشف الحاجۃ ترجمہ
ما لا بدمنہ ۴ر
کنز الحسین اردو
دو جلد ۱۳ر
کاشف الاسرار ۲ر
کسب الانبیاء ۱ر
کشف الاسرار ار
کاغذات کارروائی کچہری

گ

گلزار دبستان ار
" " مترجم ۲ر
گفتگو نامہ فارسی ار
گلزار ابراہیم ۳ر
گلزار دستکاری ۱۰ر
گلدستہ معراج ۱ر
گفتگوئے مذہبی ۳ر
گلزار احمدی ۱۰ر
گلبن نعت ۴ر

گلزار نسیم ۱ر
گلزار سنت ۱ر

ل

لغات الصراح عـا
لغات کشوری سے
لامیۃ المعجزات (عربی) ۱۲ر
لڑکوں کا کھیل ۵

م

مشکوٰۃ شریف عہ
مظاہر الحق (ترجمہ
مشکوٰۃ شریف) عـہ
مذاق العارفین ترجمہ
احیاء علوم الدین عـہ
موطا امام مالک عـا
موطا امام محمد سے
معجز عربی عمر
میزان الطب اردو ۱۰ر
" " فارسی ۸ر
مراۃ الصلوٰۃ اردو ۶ر
مجربات بشیر اردو ۲ر
مجموعہ رباعیات خیام ۵ر
مفید الانشاء ۱ر
منہاج الصرف (صرف عربی) ۲ر
مجموعہ قوالی امیر ۲ر
معجزہ آل نبی ۱۰ر
مناجات مری بار ار

عـــہ رکی کتابیں خریدنے پر رسالہ قاعدہ قسم دوم اور عـــہ رکی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایکساں کیلئے مفت

مولود شہید ۵ر
معالجات احسانی ۵ر
مخزن الادویہ (اردو) للعہ
مفید الاجسام لکھنو ۴ر
تجربات دیری اردو عہ
مفتاح القرآن ۳ر
منیۃ المصلی عربی ۲ر
" " اردو عہ
مقامات حریری (حاشیہ مولانا ادریس صاحب کاندھلوی) ۳ر
مستطرف عہ
مرقات (اعزازی) ۵ر
" (کانپوری) ۳ر
مفید الطالبین ۳ر
مجموعہ منطق ۸ر
محاورات ہندوستان عہ
مختصر المعانی (کانپوری) عا
" " (مجتبائی) ۸ر
منتخب النفائس (لغات) ۸ر
معارف لدنیہ ۶ر
مقدمہ جزریہ ۳ر
میراث المسلمین ۳ر
مفید الوارثین عہ
معانی جلیلہ عمر
معرفۃ التجوید ار
مفید القاری ۲ر
مفید نامہ ۳ر
میزان الصرف ۲ر
مائۃ عامل عربی ۵ر

مخزن الحساب ۴ر
مبادی الحساب ۳ر
معراج نامہ ۳ر
مخزن الرزاق ۳ر
مسائل موتیٰ ۳ر
مراۃ العروس ۸ر
مخلطات مرزا ۳ر
مجالس الابرار اردو ۵ر
مفید الاطفال ۲ر
مذہب و اسلام عہ
ماقیمان ۰ر
مشاہیر امت ۶ر
مولوی معنوی ۵ر
مکتوبات امدادیہ ۲ر
مسیح موعود کی پہچان ۴ر
مشاہیر عالم عہ
مثنوی تحفۃ العشاق ۲ر
ملح القرآن ۳ر
مسافر آخرت ۰ر
محاسن الاسلام ۵ر
مسدس حالی ۶ر
مفتاح الجنت ۵ر
مالابدمنہ اردو ۴ر
محفل گیارہویں ۲ر
مولود برزنجی ۳ر
مولود سعدی ۲ر
مولود سعیدی ۲ر
مولود شہید ۵ر
مولود جدید ۳ر

مثنوی شمس تبریز معرا ار
" بوعلی قلندر ار
" " مترجم ار
" تحفۃ العاشقین ۲ر
معجزہ آل نبی ار
مجموعہ معجزات ار
مائۃ مسائل فارسی ۵ر

ن

نسائی شریف کامل لعہ
نخبۃ الفکر ۸ر
نوادر الوصول ۸ر
نشر الطیب عہ
نفحۃ الیمن عا
نور الایضاح ۱۰ر
نور الاصباح معہ
نور الایضاح۔ زیر طبع
نور فائض (قواعد) ۳ر
علم فرائض ۲ر
نزہۃ القاری ار
نظم دلکشا ۳ر
نافع الخلائق عہ
نیت نامہ ۲ر
نوید جاوید ۲ر
نقرۃ الابرار ار
نہال اکبر لاہور ۴ر
نعت محمدی ۳ر
نمکدان فصاحت عہ
نعمت عظمیٰ ۰ر

نار الفضا ار
نماز (مطبوعہ مدینہ بجنور) یس ۴ر
نماز (مطبوعہ تاج کمپنی) قسم اول ۵ر
" قسم دوم ۲ر
نقش سلیمانی ۲ر
نقش روحانی ۲ر
نصیحۃ المسلمین ار
نام حق عہ
" مترجم ار
نجم الضیاء کامل ۵ر
نور نامہ کلاں ار
" خورد ار
نبراس شرح الشرح
عقائد نسفی سے

و

وظیفہ کریما لاہور ۲ر
وفات نامہ " ار
وقائع نعمت خان عالی ۲ر
" کانپوری عہ
" نولکشوری ۷ر
وزیر منصور ۲ر
وعظ سکھانے والی عا
وحی اور اسکی عظمت ۲ر
واسوخت امانت ار
وید اور سوامی دیانند ۲ر
وعظ بے نظیر ۱۲ر

ہ

ہدایہ اولین مجیدی سے

ہدایہ اولین (مطبع علیمی) ۸ر
ہدایہ آخرین سفید چکنا کاغذ) ۲ر
ہدیہ ضمیر وعظ بے نظیر ۱۳ر
ہدیہ سعیدیہ عہ
ہدایۃ الحکمت ۱۰ر
ہدایۃ النحو ۸ر
ہدایات قادریہ ۲ر
ہمارے نبی ۳ر
ہمارے رسول ۵ر
ہدیہ سنیہ ۲ر
ہدایۃ المعتدی ۲ر
ہزار مسئلہ ۲ر
ہر فن مولا ۶ر
ہدایت الاسلام ۲ر

ی

یادیاران ۲ر
یوسف زلیخا ۲ر

انکے علاوہ ہر علم و فن کی اردو، فارسی عربی کی کتابیں۔
کتبخانہ فخریہ
شاہی کمپنی لہردہی دروازہ مراد آباد سے طلب فرمائیں

رجسٹرڈ نمبر اے ۳۲۲۳

علمی، ادبی، اقتصادی، سیاسی اور اصلاحی ماہنامہ

"قائد" مرادآباد یوپی

اہم مقاصد

(الف) سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اور بالخصوص اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک اور مستند حالات پیش کر کے، مسلمانوں کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی یعنی مالی اور تجارتی اصلاح۔ (ب) تاریخ عالم اور اقوام دنیا کے عروج و زوال کے فلسفہ اور وجوہات پر بحث کر کے مسلمانوں میں جذبات ترقی و عروج پیدا کرنا۔ (ج) عربی طلبہ میں عربی زبان کا مذاق پیدا کرنا (د) ہندوستان و حجاز میں صحافتی رابطہ قائم کرنا۔

سرپرست

(۱) سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔

(۲) حضرت علامۃ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ دارالعلوم دیوبند۔

مستقل مضامین (۱) سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۲) ترجمہ تفسیر ابن کثیر (۳) سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، (۴) سیر اصحاب الصفہ رضی اللہ عنہم اجمعین؛ (۵) فقہیات یعنی مسائل کے سلسلہ میں حضرت علامہ ابوالفضل مجد الدین عبداللہ بن محمود موصلی متوفی سنہ ۶۸۳ھ کی مشہور و معروف اور مستند کتاب "المختار للفتویٰ" کا ترجمہ مع متن (یہ کتاب آج تک غیر مطبوع ہے اس کا ایک قلمی نسخہ حضرت استاذ العلماء مولانا محمد اعزاز علی صاحب نے عنایت فرمایا ہے) (۶) تاریخ عالم، (۷) مسلم اقتصادیات (۸) سیاسیات حاضرہ (۹) سیاسی روزنامچہ (۱۰) زنات العرب یعنی عربی اشعار مضامین، (۱۱) مذہبی مکالمہ یعنی باہمی گفتگو کی شکل میں عقائد و تعلیمات دلائل و حکم (۱۲) علمی و اصلاحی افسانے

سید محمد میاں پرنٹر و پبلشر نے شاہی برقی پریس میں طبع کرا کر شائع کیا